رُوح عشق

پری گل

رُوح عشق

پری گل

دُو ہی بیٹا اُٹھ بھی جاؤ 6 بج گئے ہے نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے۔۔۔۔عائشہ بیگم اپنی لاڈلی کو اُٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔کیاااااپٹ سے اُسنے آنکھیں کھولی۔۔۔یااللہ اِتنا ٹائم ہو گیا۔۔۔۔اور ماما آپ مجھے اب اُٹھا رہی ہے۔۔۔۔وہ عائشہ بیگم کو ناراضگی سے کہتی۔۔۔جلدی سے الماری سے اپنے کپڑے لے کر واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔عائشہ بیگم اُسکی جلد بازی پر مسکرا کے رہا گئی اور سر نفی میں ہلاتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔

منٹ بعد واشروم سے فریش سی وضو کر کے نکلی اور سر پر نماز کے سٹائل سے دوبٹہ لے کر 15 فجر کی نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔۔ نماز ادا کر کے دُعا کے لیے اپنے ہاتھ بلند کیے۔۔۔یااللہ تو رحیم و کریم ہے۔۔۔تو ہی ہم گناہ گار خطا گار بندوں کو معاف کرنے والا ہے۔۔۔یااللہ تو اپنے بندے کو ہر حال میں رکھ سکتا ہے۔۔۔میں نے کبھی تجھ سے شکوہ نہیں کیا نہ ہی تیری نہ شکری کی۔۔۔آنکھوں سے آنسوں مسلسل جاری تھے۔۔۔اے اللہ میں خوش ہوں تو جیسی بھی حالت میں مجھے رکھے میں خوش ہوں۔۔۔۔آج یونیورسٹی کا پہلا دن ہے۔۔۔۔۔۔بس مجھے ہمت حوصلہ اور صبر عطا فرمایئے گا۔۔۔۔۔کچھ دیر بعد نماز ادا کر کے اپنی شہد جیسی میٹھی سی آواز میں اُس نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔۔۔۔۔۔اور یونی کے لیے جلدی سے تیار ہونے لگ گئی۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم یو شاہ اپنی کُرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔واعلیکم سلام حماد صاحب نے ایک نظر اُسے دیکھ کر سلام کا جواب دیا۔۔۔بیگم صاحبہ ہماری شہزادی کہاہے ابھی تک ناشتہ کرنے نیچے کیوں نہیں آئی۔۔۔حماد صاحب اخبار کا جائزہ لیتے ہوئے محبت سے بولے۔۔۔

ج۔ی۔ملک صاحب بس۔۔آرہی ہے۔۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ سامنے سے وہ آتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔لو آگئی عائشہ بیگم محبت سے بیٹی کو دیکھ کر بولی۔۔۔اسلام علیکم اُسنے آتے ہی سب کو بلند آواز میں سلام کیا۔۔۔اور اپنی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔واعلیکم سلام سب نے ہم آواز ہو کر سلام کا جواب دیا۔۔۔کیسی ہے میری شہزادی حماد صاحب ٹیبل پر اخبار رکھ کے اُس کے سر کا بوسہ لیتے ہوئے پیار سے بولے۔۔۔الحمداللہ۔۔۔باباجانی۔۔۔دُوہی بیٹا یہ لو آپ کا فیورٹ سینڈوچ ندا بیگم اُسکے سامنے پلیٹ رکھتے ہوئے مسکرا کر۔۔۔۔بولی۔۔شکریہ چچی جان۔۔۔ویسے یہ چاچو جان ایان بھائی علی بھائی اور ایمان کہاہے نظر نہیں آرہے سب۔۔۔دُوہی نے ڈائنگ ٹیبل پر کسی کو نہ پاکر سوال کیا۔۔۔بیٹا ایان اپنے بابا کے ساتھ ایک ضروری میٹنگ کے لیے گیا ہے۔۔۔ایمان کالج اور علی دوستوں کے ساتھ ٹور پر ندا بیگم نے تفصیل سے مسکرا کر بتایا۔۔۔۔پرنسز ناشتہ کر لیا تو چلو میں آپ کو جاتے ہوئے یونی چھوڑ دو گا۔۔۔ویسے بھی آج آپ کا یونی میں فسٹ ڈے ہے نہ۔۔چلو۔۔۔۔شاباش۔۔۔۔یو شاہ اُٹھتے ہوئے پیار سے بولا۔۔۔۔لیکن دُوہی کو ہنور ویسے ہی بیٹھا دیکھ کر وہ دوبارہ گویا ہوا۔۔۔۔کیا ہوا پرنسس چلنا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

شاہ بھائی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔دُوہی اپنی نیلی آنکھوں میں آنسوں لیے بمشکل بولی۔۔۔کیوں میری جان کیا ہوا ڈر کیوں لگ رہا ہے۔۔۔اپنی بہن کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر شاہ تڑپ کے آگے بڑھا اور سینے سے لگا کر بولا۔۔۔بھیا سب میرا مزاق اُڑائے گئے۔۔۔سب لوگ مجھ پر ہنسے گئے۔۔۔دُوہی سوں سوں کرتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔کوئی بھی نہیں اُڑائے گا مزاق میری جان کا اور آپ ہمت سے کام لو سب ٹھیک ہو گا انشاءاللہ اور آپ اکیلی تھوڑی ہو آپ کی بیسٹ فرینڈ بھی تو آپ کے ساتھ ہو گئی۔۔۔اگر کسی نے بھی میری پرنسس کو تنگ کرنے کی کوششیں کی تو مجھے کال کرنا او کے۔۔۔شاہ اُسے پیار سے گلے لگاتے ہوئے محبت سے بولا۔۔۔اب چلے۔۔۔ہمم۔۔۔اللہ حافظ کہتے ساتھ وہ اُسے لے کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یااللہ میری پھول سی بچی کی حفاظت کرنا۔۔۔عائشہ بیگم اُسے جاتے ہوئے دیکھ کر بولی۔۔۔(آمین) سب نے یک زبان ہو کر کہا۔۔۔۔

شہباز ملک اور نفیسہ بیگم کی تین اولادیں ہوئیں۔۔۔بڑا بیٹا حماد ملک، حماد ملک کی شادی اُن کی خالہ کی بیٹی عائشہ بیگم سے ہوئی۔۔۔جو بہت سُلجھی ہوئی اور نیک دل خاتون ہیں۔۔۔اُن سے چھوٹا معاذ ملک اُن کی شادی شہباز ملک نے اپنے دوست کی بیٹی ندا بیگم سے کی۔۔۔جو عائشہ بیگم کی طرح نیک دل خاتون ہے۔۔۔اور سب سے چھوٹی زرتاشہ اُن کی شادی اپنے چچا کے بیٹے احسن ملک سے ہوئی۔۔۔حماد ملک کی چار اولادیں ہوئیں۔۔۔بڑی بیٹی ہانیہ جس کی شادی حماد

صاحب نے اپنے جگری دوست کے بیٹے عبداللہ سے کی۔۔۔ہانیہ کا ایک بیٹا احد جو بے حد شرراتی ہے۔۔۔سب کی آنکھوں کا تارا۔۔۔ بڑا بیٹا ہادی جو ایک آرمی آفیسر ہے۔۔۔اپنے ملک کے لیے جان قربان کرنے والا بہادر سپاہی۔۔۔اُس سے چھوٹا یوشاہ جس نے حال ہی میں اپنا بزنس سٹاٹ کیا ہے۔۔۔اور سب سے چھوٹی معصوم سی دُعا ملک سب پیار سے دُوہی بُلاتے ہے۔۔۔کالے گھنے لمبے بال، گہری نیلی کانچ جیسی آنکھیں جو دیکھتا اِن آنکھوں کے سحر میں کھوُ سا جاتا۔۔۔ تیکھی ناک، پنکھڑیوں جیسے گلابی ہونٹ جن کے اوپر ایک کالا چھوٹا سا تل، جو اُسے اور دل فریب بناتا۔۔۔ بھرے بھرے سفید گلابی گال، ملائی جیسی سفید گوری رنگت،،جو بھی دیکھتا اِس قدر حسین رب کی عطا کردی خوبصورتی میں کھو سا جاتا۔۔۔ایسا لگتا تھا جیسے رب نے 😌 بڑی فرصت سے بنایا ہے۔۔۔۔بس ایک کمی نے اِس قدر خوبصورتی کو پھیکا کر دیا،۔۔۔۔ دُعا کا پیدائشی ایک پاؤں سے ڈس ایبل ہونا، جب وہ پیدا ہوئی تھیں تب ڈاکٹرز نے کہا تھا دعا کبھی بھی ٹھیک نہیں ہو سکتی۔۔۔ لیکن وہ بغیر سہارے کے ہر کام کر سکتی تھی۔۔۔کوئی بھی اُسے یہ محسوس نہیں ہونے دیتا تھا کہ اُس میں کوئی کمی ہے۔۔۔۔بھائیوں کی تو سب سے زیادہ لاڈلی ہے،،،،دونوں کی جان بستی ہے، اُس میں۔۔۔اُسکی آنکھوں میں ایک بھی آنسوں دیکھ کر تڑپ جاتے ہیں دونوں۔۔۔۔

معاذ ملک کی تین اولادیں ہوئیں۔۔۔ بڑا بیٹا ایان جو اپنے بابا کے ساتھ اپنا فیملی بزنس سنبھالتا ہے۔۔۔ اُس سے چھوٹا علی جو ابھی یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔۔۔۔۔۔ اور اُس سے چھوٹی ایمان جو ابھی کالج جاتی ہے۔۔۔۔ معصوم سی آنکھوں والی۔۔ چلبلی اور تھوڑی شرارتی سی۔۔۔

زرتاشہ ملک کی دو اولادیں ہوئیں بڑا بیٹا عاشر جس نے ابھی گریجوئیشن مکمل کی ہے۔۔۔۔ اور اُس سے چھوٹی عدن مغرور سی اپنے حُسن پر حد سے زیادہ غرور کرنے والی۔۔۔ جس کو دعا سے اِنتہا کی نفرت ہے۔۔۔

ہ۔یلو۔ ہیلو۔۔۔ ہاں بول وہ نیند میں ڈوبی آواز میں بولا۔۔۔ یار میں کب سے پاگلوں کی طرح دروازا پیٹ رہا ہوں مجال ہے جو تو سُن لے آگے سے کسی کی غصے سے بھری ہوئی آواز آئی۔۔۔ تو یہاں ہے باہر اسنے حیرانی سے پوچھا۔۔ نہیں پڑوس والی آنٹی کے گھر کے باہر سامنے والا جھنجھلا کر بولا۔۔۔ اچھا۔۔ اچھا رُک میں آتا ہوں کہتے ساتھ وہ بستر سے اُٹھا اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔ اور مین ڈور کا دروازہ کھولا۔۔۔ جہاں وہ کھڑا اُسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

ہاں بول تمہیں کون سی موت پڑ گئی جو صبح صبح یہاں آ ٹھپکے ہو جن کی طرح۔۔۔۔۔ وہ اُسے اندر آنے کا راستہ دیتے ہوے بے زاری سے بولا۔۔۔۔۔ مجھے بھی کوئی شوق نہیں صبح صبح اپنی نیند قربان کر کے تیرے گھر منہ اُٹھا کر چلے آنے کا سلال منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔ اچھا بکواس چھوڑ چل بتا کیوں آیا تھا۔۔۔ سالار نے سلال کو بگڑتے دیکھ کر جلدی سے سوال کیا۔۔۔ حویلی سے

کال آئی تھی۔۔۔ تمہارا نمبر لگ نہیں رہا تھا۔۔اب پتہ نہیں کیسے لگ گیا۔۔۔ تو مجھے کال کی۔۔۔داجی پر حملہ ہوا ہے۔۔۔وٹ۔۔۔ تو مجھے اب بتا رہا ہے۔۔۔فون پے نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔اور اب بھی اِتنی دیر سے تو اپنی بکواس کر رہا ہے۔۔۔پہلے نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔کب کیسے ہوا۔۔۔۔اب کیسے ہے وہ۔۔۔ سالار نے چہرے پر سنجیدگی طاری کیے بے چینی اور پریشانی سے بولا۔۔۔۔۔ریلکس یار بتاتا ہوں۔۔۔۔۔وہ حملے میں محفوظ رہے بس بازو پر تھوڑی سی چوٹ لگی۔۔۔۔وہ تمہیں یاد کر رہے تھے بس اِسی لیے کال کی تھی۔۔۔ سلال اُسکی طرف دیکھ کر آرام سے بولا۔۔۔پہلے نہیں بتا سکتا تھا اتنی دیر سے اپنی بکواس لے کر بیٹھا تھا۔۔۔۔ گدھا کہی کا۔۔۔

وہ بچارا منہ کھولے اُسکے الزام سُن رہا تھا۔۔۔میں ابھی دس منٹ میں ریڈی ہو کر حویلی کے لیے نکلوگا۔۔۔ میسنٹگز وغیرہ تم دیکھ لے نہ۔۔۔داجی سے زیادہ میرے لیے کچھ اہم نہیں۔۔اور انہیں دیکھے بنا مجھے ایک پل بھی چین نہیں آئے گا۔۔۔۔کہتے ساتھ وہ روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔اور وہ بچارا پیر پٹک کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

مسلسل 3 گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ خان حویلی پہنچا۔۔۔گاڈز نے دیکھتے ساتھ جلدی سے گیٹ کھولا۔۔۔۔وہ گاڑی سے نکلا تو سب گاڈز نے مؤدب انداز میں سلام پیش کیا جس کا جواب اُسنے سر ہلا کر دیا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔اندر داخل ہوتے ساتھ دائیں جانب ڈائنگ ٹیبل اور خوبصورت سا نئے ترز کا کچن، بائیں جانب بلیک اینڈ وائٹ رنگ کا خوبصورت صوفہ

سیٹ سامنے دایور پر ایک بڑی سی ایل ای ڈی نصب تھی۔۔۔اُس سے آگے سامنے اوپر جانے کے لیے ماربل کی بنی چمکتی سیڑھیاں تھی۔۔۔۔

خان حویلی اپنی خوبصورتی سے ہر جگہ مشہور تھی۔۔۔اسکی خوبصورتی اپنی مثال آپ تھی۔۔۔ہر کوئی ستائش اور رشک سے اس خان حویلی کو دیکھتا تھا۔۔۔سامنے ہی اُسکو اپنی چاچی آنیہ بیگم دیکھی۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔واعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا اور تم کب آئے۔۔۔الحمد اللہ ٹھیک اور میں ابھی آیا ہوں اُسنے سر جھکا کر رسمی سا جواب دیا۔۔۔۔۔داجی کہاں ہے سالار نے جلدی سے پوچھا۔۔۔اپنے کمرے میں ہے۔۔۔بی جان بھی اُنہی کے پاس ہی ہے۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔میں ملکر آتا ہوں کہتے ساتھ وہ اُوپری حصے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

داجی۔۔۔۔اُسنے کمرے میں داخل ہوتے ہی آواز لگائی۔۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔۔سالار نے انھیں دیکھتے ہی سلام کیا۔۔۔۔۔۔بیگم میں نے کہاں تھا نہ میری پکار سُن کر میرا لاڈلا پوتا بھاگا چلا آئے گا۔۔۔وہ اُسے اپنے سامنے دیکھ کر خوشی اور جوش سے بولے۔۔۔۔آپ مجھے بولائے اور میں نہ آؤ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔آپ بتائے کیسے ہے داجی، آپ ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔اور آپ پر کس نے حملہ کیا تھا۔۔۔مجھے بتائے میں اُنہیں چھوڑو گا نہیں۔۔۔سالار اپنے لہجے میں داجی کے لیے محبت سموئے سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

برخوردار میں ٹھیک ہوں۔۔۔بس کچھ دوسرے گاؤں کے لوگوں کے ساتھ تھوڑا مسئلہ چل رہا ہے۔۔۔تو انہوں نے یہ سب کیا۔۔۔ہم دیکھ لے گئے۔۔۔تم فکر مت کرو۔۔۔داجی مسکرا کر بولے۔۔۔

آپ ٹھیک ہے نہ۔۔سالار نے ایک بار پھر فکر مندی سے پوچھا۔۔

آپنے لاڈلے پوتے کو دیکھ لیا نہ اب میں بھلا۔۔چنگا۔۔ہو گیا۔۔ہو۔

داجی خوشی سے بولے تو تینوں ہی مسکرا دیے۔۔۔بی جان آپ کیسی ہے سالار بی جان کی طرف مڑ کر بولا۔۔۔فرصت مل گئی اپنے داجی سے بی جان مصنوعی ناراضگی سے بولی۔۔۔آپ تو میری سویٹ سی خوبصورت سی بی جان ہے۔۔۔وہ پیار سے بی جان کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولا۔۔۔ چل پرے ہٹ بد معاش۔۔۔

یہ منظر ہے خان حویلی کے مکینوں کا۔۔۔سردار جہان سکندر خان انتہائی رعب دار گاؤں کے سردار کسی کی بھی ہمت نہیں اُن کے فیصلے پر اُنگلی اُٹھانے کی اس گاؤں میں لڑکیوں کو کالج تک پڑھنے کی بے مشکل اجازت تھی۔۔۔ان کا جو بھی فیصلہ ہوتا پتھر کی لکیر بن جاتا۔۔۔اگر کوئی بھی اِن کے فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیتا تو پھر وہ زندہ سلامت نہیں رہتا۔۔۔سردار جہان سکندر خان کو سب سے زیادہ اپنے لاڈلے پوتے سالار علی خان سے محبت ہے۔۔۔اُس کی خوشی کی لیے وہ کچھ بھی کر سکتے تھے۔۔۔لیکن سالار علی خان کو اِن بے جہ پرانی روایت والی رسموں سے

سخت نفرت تھی۔۔۔اس لیے وہ زیادہ تر شہر میں بنے اپنے فلیٹ میں رہتا تھا۔۔جو داجی نے خود اپنی نگرانی میں اپنے پوتے کے لیے بنوایا تھا۔۔۔ہفتے میں ایک دو بار ہی خان حویلی آتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سردار جہان سکندر خان اور عالیہ بیگم کی تین اولادیں ہوئیں۔۔دارم خان شہریار خان اور راحیلہ خان۔۔۔دارم خان کی شادی اُن کے چچا کی بیٹی مدیحہ بیگم سے ہوئی جو دس سال پہلے اِس دنیا سے رخصت ہو گئی۔۔۔شہریار خان کی شادی اُن کی پھوپھو کی بیٹی آنیہ بیگم سے ہوئی جو زبان کی انتہائی تیز ہے۔۔۔اور سب سے چھوٹی راحیلہ بیگم جن کی شادی عالیہ بیگم کے بھانجے ریحان احمد سے ہوئی جو اپنے شوہر اور تین بچوں کے ساتھ لندن میں مقیم تھی۔۔۔۔

دارم خان کی دو اولادیں ہوئیں۔۔۔بڑا بیٹا سالار علی خان۔۔۔۔سفید دودھیا رنگت جس کی بوڈی پر بنے سکس پیکس اُسے بہت سوٹ کرتے تھے۔۔۔گرین دلکش آنکھیں، مغرور ناک نہایت ہی سنجیدگی سے آپس میں پیوست ہونٹ غصہ ہر وقت ناک پہ، غصے کا تیز، سلکی کالے بال جو ہر وقت ماتھے پر بکھرے رہتے۔۔جس سے وہ اور دلکش لگتا۔۔۔اُن سب سے بڑھ کر اُس کی گالوں میں پڑھتے قتل ڈمپل جو قسمت سے ہی کسی کو دیکھنے ملتے۔۔۔ہر لڑکی سالار علی خان کی پُر وقار شخصیت پہ مرمٹنے کو تیار تھی۔۔۔لیکن مجال ہے وہ کسی کو آنکھ بھر کر بھی دیکھ لے۔۔۔سالار علی خان کو سب سے زیادہ نفرت اپنے باپ دارم خان سے تھی۔۔۔۔سالار خان کو لگتا تھا اُسکی ماں کی موت اُسکے باپ کی وجہ سے ہوئی ہے۔۔۔آج تک کوئی بھی اُسکی

نفرت ختم نہیں کر پایا۔۔۔۔۔۔اور اُس سے چھوٹی معصوم سی حوریہ دل کی صاف ہر بات پر ہنسے مسکرانے والی سالار علی خان کی لاڈلی جان۔۔۔لڑکیوں کو یونیورسٹی جانے کی اجازت نہیں اس لیے کالج تک ہی بے مشکل پڑھ سکی۔۔۔

شہریار خان کی بھی دو اولادیں ہوئیں بڑا بیٹا حیدر جو ابھی یونی میں پڑھتا تھا۔۔۔اور اس سے چھوٹا دانیال جو ابھی کالج کے سیکنڈ ائیر کا طالب علم میں تھا۔۔۔۔

راحیلہ بیگم کی تین اولادیں ہوئیں منت اُجالا شاہ رخ، منت کی شادی اسکے پاپا کے دوست کے بیٹے علی سے دو سال پہلے ہوئی جو اپنی فیملی کے ساتھ لندن میں ہی مقیم تھا۔۔۔

اجالا ماڈرن سی ہر وقت گھر باہر اپنے دوستوں کے ساتھ پارٹیز کرنا۔۔۔خود کے علاؤ کسی ایک کی بھی نہ سننے والی۔۔اُسے صرف ایک چیز سے محبت ہے وہ ہے سالار خان۔۔۔۔جو اُسے بُلانے بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔۔اور سب اینڈ پے شاہ رخ۔۔۔

مستی مزاق کرنے والا۔۔۔جسے اپنی بہن کی عادتوں سے سخت چڑ تھی۔۔۔یونی کے آخری سالوں میں ہے۔

یو شاہ دُو ہی کو یونی کے گیٹ کے باہر چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔گھبراہٹ کے مارے اُس کا دل ایک سو بیس کی رفتا سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔یہ ایشی کی بچی بھی ابھی تک نہیں آئی۔۔۔یا اللہ میں کیا کرو دعا آنکھوں میں آنسوں لیے آسمان کی طرف دیکھ کر

بولی۔۔۔باہو۔۔۔۔۔آہ۔ہہہہ۔۔۔اُسکے منہ سے چیخ نکلی۔۔۔دُو ہی ریلیکس میں ہوں یار تم تو

ڈر گئی۔۔۔ایشل جلدی سے سامنے آکر بولی۔۔۔دُعا جلدی سے اُسکے گلے لگ کر زور سے رونے لگ گئی۔۔۔۔ایشل تواُسکے رونے سے ہی گڑ بڑا گئی۔۔۔دُوہی یار۔۔۔ایم۔ریلی سوری یار مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔پلیز تم رو تومت۔۔۔ایشل سمجھی دُوہی اُسکے ڈرانے سے رو رو ہی ہے۔۔۔۔

می۔ں۔میں۔۔تم۔ہارا۔۔کب سے ویٹ کر رہی تھی۔۔بتمیرا اِتنی دیر کیوں لگادی۔۔۔۔

۔۔۔دُعا ایشل کے کندھے پر ناراضگی سے مارتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔اس لیے مج۔ھے ۔۔مجھے۔۔تمہیں۔۔۔سامنے۔۔دیکھ۔۔۔کر رونا آگیا۔۔۔دُوہی سوں سوں کرتے ہوے بولی۔۔۔۔

ایشل کواِس وقت دعا پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔۔آہ۔۔میری جان ایشل دعا کے روئی جیسے گالوں کو چٹاچٹ چومتے ہوئے بولی۔۔۔

سوری یار۔۔۔اچھا۔اب تو میں آگئی ہوں نہ۔۔اب۔۔تو۔۔رونا۔۔بند کر دو۔۔ایشی نے جلدی سے آگے بڑھ کر اُسکے آنسو صاف کیے۔۔۔۔یہ لو تم پہلے پانی پیو ایشل نے جلدی سے اپنے بیگ سے پانی کی بوتل نکال کر اُس کی طرف بڑھائی۔۔۔۔دعا نے بھی چپ چاپ سے بوتل پکڑ کر منہ کو لگائی۔۔۔۔ٹھیک ہو تم۔۔۔ہمممم۔۔۔اب چلے۔۔۔کہتے ساتھ وہ اُسے لے کر یونی کے اندر بڑھ گئی۔۔۔۔

ایشل دُعا کی بچپن کی دوست تھی۔۔۔دونوں دوست کم بہنیں زیادہ لگتی تھی۔۔۔۔دونوں ایک دوسرے کی جان تھی۔۔۔سکول سے لے کر اب یونی ہر جگہ ہمیشہ ساتھ رہی تھی۔۔۔ایشل کو دُعا کے ایک پاؤں سے ڈس ایبل ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ اُسکا حد سے زیادہ خیال رکھتی تھی۔۔۔ایشل کے سامنے کوئی دُعا کو اُلٹا سیدھا کچھ بول دیے۔۔۔تو پھر بس اگلے بندے کا اللہ ہی مالک۔۔۔

دونوں ہر دُکھ سُکھ ایک دوسرے کے ساتھ شئیر کرتی ہیں۔۔۔۔اِن دونوں کی دوستی کی ہر جگہ مثال دی جاتی۔۔۔

وہ دونوں جیسے ہی یونی کے اندر داخل ہوئی ہر کوئی رُک رُک کر حیران نظروں سے اُن دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔یار ہم کونسا دوسرے پلانٹ سے آئی ہے جو سب ایسے گھورنے میں مصروف ہے۔۔۔ایشل منہ میں ہی غصے سے بڑبڑائی۔۔۔۔۔کہتے ہیں نہ کسی انسان کے اندر اگر اللہ پاک کی طرف سے کوئی خامی ہے اور وہ انسان اپنی اُس خامی کے ساتھ جینا چاہتا ہے۔۔۔انسان کوشش بھی کرتا ہے۔۔۔لیکن یہ ظالم دنیا جو ہے نہ وہ نہیں جینے دیتی جب تک وہ انسان مر نہیں جاتا۔۔۔۔۔

لیکن اُن دونوں کو کسی سے کوئی غرض نہیں تھا۔۔۔کوئی حیران نظروں سے تو کوئی ترس بھری نظروں سے تو کوئی پسندگی کی نظروں سے دیکھ رہا۔۔۔دُعا کو آج سہی معنوں میں اپنا آپ نمائش میں رکھا سامان لگ رہا تھا۔۔۔جسے ہر کوئی گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔ایشل نے اُسکے کے

کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔دُو ہی لوگوں کی نظروں اور باتوں کو دل سے لگاؤ گی تو اپنے رب کی ناشکری کر بیٹھو گی۔۔۔۔اپنے آپ میں خامی مت دیکھو اپنی خوبیاں دیکھو۔۔۔اور یاد رکھنا ہمارا رب کبھی بھی کوئی چیز عام نہیں بناتا۔۔۔اور تم تو اللہ کی سب سے خاص بندی ہو۔۔۔۔ریلکس یار۔۔۔ایشل نے اُسے پیار سے سمجھایا اور وہ اُسکی باتیں کچھ حد تک سمجھ بھی گئی۔۔۔۔چلے۔۔۔۔۔ہمممم۔۔اور وہ بغیر کسی کی نظر کو اپنے اُوپر محسوس کیے اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

دونوں ابھی اپنی کلاس میں جا رہی تھی۔۔۔کہ سامنے سے تین لڑکیوں کا گروپ آتا دیکھائی دیا۔۔۔وہ لڑکیاں دعا کو دیکھ کر ہسنے لگی۔۔ایشل کو انھیں دیکھ کر غصہ آیا۔۔۔لیکن دعا اُسکو غصے میں دیکھ کر اسے اپنے ساتھ کھیچتی ہوئی سائیڈ سے گزرنے لگی۔۔۔۔جب ان میں سے ایک لڑکی نے اُن دونوں کا راستہ روکا۔۔۔۔

تم دونوں یہاں نئ ہو۔۔۔۔وہ لڑکی دعا کا اُوپر سے نیچے تک کا جائزہ لیتے ہوئے ناگواری سے بولی۔۔۔جی۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔ویسے تم نے گریجویشن کر کے کون سا دنیا فتح کر لینی ہے۔۔۔دوسری لڑکی دعا کے ڈس ایبل ہونے کی وجہ سے تنز کرتے ہوئے نفرت سے بولی۔۔اسے دعا کی حد سے زیادہ بڑھی خوبصورتی دیکھ کر جلن محسوس ہوئی۔۔۔۔تو اُن تینوں نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

یہ یونی کون سا تمہارے باپ کی ہے۔۔۔جو تم ہمیں بتا رہی ہو۔۔کہ کس۔۔کو یہاں پڑھنا چاہیے۔۔۔کس کو نہیں۔۔ایشل ان کی طرف قہر آلودہ نظروں سے دیکھتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔اپنی اوقات میں رہو ورنہ اوقات یاد دلانے میں میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤ گئی۔۔۔۔ایشل غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی اور دعا کا ہاتھ تھامے کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

وہ داجی سے ملکر اپنے کمرے میں جا رہا تھا کہ سامنے سے آتے دارم خان کو دیکھ کر چہرے پر چٹانوں جیسی سختی در آئی۔۔۔۔وہ ان کے پاس سے گزر کر جانے لگا تو ان کی آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔لگتا ہے تم شہر میں رہ کر اپنے باپ کو سلام کرنا بھی بھول گئے ہو۔۔۔۔سالار نے دارم خان کی بات کا کوئی بھی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔اور پیچھے وہ کلس کر رہ گئے۔۔۔۔۔

کمرے میں آکر سب سے پہلے اُسنے شاور لیا اور بیڈ پر لیٹ کر اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔۔۔14 سال کا تھا جب اُسنے دیکھا کیسے اُسکا باپ اُسکی معصوم ماں پر ظلم کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔بے قصور ہوتے ہوئے بھی اُن کو مارتا پیٹتا تھا۔۔۔۔۔وہ اُن کے سامنے ہاتھ جوڑتی گڑگڑاتی رحم کی بھیک مانگتی۔۔۔لیکن اُنھوں نے نہیں کیا اُسکی ماں پر رحم۔۔۔۔کرب کے آثار اُسکے چہرے پر صاف ظاہر ہو رہے تھے۔۔۔۔جب بھی وہ اِن بیتے لمحوں کو یاد کرتا تو ایسی ہی تکلیف سے گزرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ ٹھاہ۔۔۔سے

دروازا کھولا اور کوئی آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوا۔۔۔ سالار نے نظر گھما کر دیکھا تو۔۔۔ سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر اُسکے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔ جس سے اُسکے قاتل ڈمپل صاف واضح نظر آنے لگے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم لالا۔۔۔ واعلیکم سلام لالا کی جان اُسنے بیڈ سے اُٹھ کر آگے بڑھ کر اُسکا سر چوما اور اُسے پیار سے گلے لگایا۔۔۔ کیسی ہے میری گڑیا۔۔۔ پیار سے اُسے اپنے ساتھ بیٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔ میں ٹھیک ہو لالا آپ کیسے ہے۔۔۔ اپنی لاڈلی کو دیکھ لیا نہ اب میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ حوریہ وہ وحد ہستی تھی جس سے بات کرتے وقت اُسکے چہرے سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔۔

۔ہ۔ہو۔ہو۔۔ہ۔۔ میں تو بھول ہی گئی آپ کو سب نیچے بلا رہے ہیں کھانے کے لیے۔۔۔ حوریہ نے یاد آتے ہی جلدی سے کہا۔۔۔۔ چلو پھر ساتھ ہی چلتے ہیں نیچے۔۔۔ کہتے ساتھ وہ اُسے لے کر نیچے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ اسلام علیکم۔۔ ڈائنگ ٹیبل پر آتے ساتھ اُسنے سب کو سلام کیا۔۔۔ آؤ برخودار بیٹھو دا جی نے اپنے لاڈلے پوتے کو دیکھ کر کہا۔۔ جی۔۔ اور وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں سب کھانا کھانا شروع ہو گئے۔۔۔۔ دا جی میں کل صبح واپس جا رہا ہوں۔۔۔ سالار نے کھانا کھاتے ہوئے دا جی کو مخاطب کیا۔۔۔ برخودار کچھ دن تو رُوک جاتے تو اچھا ہوتا۔۔۔ سردار جہان سکندر اپنے خوبرو جوان پوتے کو دیکھ کر بولے۔۔۔ نہیں دا جی۔۔ نہیں رُک سکتا میں آپ پر پہلے ہی حملے کا سُن کر بہت ہڑبڑای میں یہاں آیا

ہوں۔۔۔سلال سے سب کچھ مینج نہیں ہو گا اس لیے مجھے جانا پڑے گا۔۔۔۔۔ٹھیک ہے
برخوردار جیسا تمہیں ٹھیک لگے۔۔۔۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر وہ ابھی کمرے میں ہی آیا تھا۔۔۔جب اُسکا فون بجا۔۔۔اُسنے پینٹ کی
پاکٹ سے موبائل نکال کر دیکھا تو تابش کی کال تھی۔۔۔۔یس کے بٹن کو پریس کر کے اُسنے
فون کان سے لگایا۔۔ہیلو۔۔۔شرم آنی چاہیئے مسٹر کھڑوس حویلی جا کر تو تو اپنے جگر کے ٹکڑوں
کو ہی بھول جاتا ہے۔۔۔۔فون اُٹھاتے ساتھ آگے سے بھرپور شکوے کیے جا رہے
تھے۔۔۔۔جسے سُن کر وہ صرف مسکرا رہا تھا۔۔۔۔تم نے کر لی بکواس۔۔۔میں نے سُن لی صبح
واپس آ رہا ہوں پھر تمہیں دیکھتا ہوں۔۔۔بائے۔۔۔۔سالار نے تابش کی اور کوئی بھی بات سُننے
بغیر فون کھٹاک سے رکھ دیا۔۔۔اور وضو کرنے واشروم میں گھس گیا۔۔۔۔۔۔

سالار سلال کا بچپن کا دوست تھا۔۔۔۔سکول، کالج یونیورسٹی ہر جگہ اُن کی دوستی کی مثالیں دی
جاتی۔۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کے جگری دوست تھے۔۔۔ہر کام ساتھ
کرتے۔۔۔۔سالار اور سلال سے تابش کی دوستی یونی ٹائم میں ہوئی تھی۔۔۔تابش کی چنچل اور
شوک طبیعت کی وجہ سے اِن تینوں کی دوستی کب گہری ہوئی پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔تابش اپنے ماں
باپ کا اکلوتا تھا۔۔۔۔۔تینوں ایک دوسرے کے لیے جان دینے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتے
تھے۔۔۔۔۔۔تینوں ہی ایک دوسرے کے ہر راز جانتے تھے۔۔۔۔۔

دس منٹ بعد وہ سفید قمیص شلوار پہنے گیلے بالوں کے ساتھ وضو کر کے واشروم سے نکلا اور جلدی سے عیشاء کی نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔۔۔ نماز ادا کر کے اُسنے ہر بار کی طرح اپنی ماں کے لیے بخشش کی دعا کی۔۔۔

نماز ادا کر کے۔۔۔ وہ بیڈ پہ آ کے لیٹ گیا۔۔۔ اُسے پتہ ہی نہیں چلا کب سفر کی تھکان کی وجہ سے اُس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔

کھانا کھا کر کمرے میں آ کر اُسنے وضو کیا اور عیشاء کی نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔۔۔ نماز ادا کر کے وہ ابھی بیڈ پر آ کر لیٹی تھی جب اُسکا فون بجا۔۔۔ موبائل اُٹھا کر دیکھا تو

ہادی بھائی کالنگ لکھا تھا۔۔۔ اُسنے جلدی سے فون اُٹھا کر یس کیا ہیلو اسلام علیکم۔۔۔ واعلیکم سلام۔۔۔ کیسی ہے میری پرنسس۔۔۔ میں ٹھیک ہو بھیو آپ کیسے ہے۔۔۔ بھیو بھی ٹھیک ہے۔۔۔ یونی کا پہلا دن کیسا گزرا آپ کا ہادی نے پیار سے پوچھا۔۔۔ ٹھیک تھا بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا گیا۔۔۔ کیا ہوا پرنسس آپ رو رہی ہوں۔۔۔ ہادی نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔ وہ کہاں دیکھ سکتا تھا اپنی جان سے عزیز پیاری بہن کی آنکھوں میں

آنسوں۔۔۔ نہ۔۔یں۔ نہیں تو۔۔ اُس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔ بھیو آپ کب واپس آؤ گئے۔۔۔ آئی مس یو۔۔۔ بھیو بھی آپ کو بہت مس کرتے ہیں۔۔۔ بس بہت جلد بھیو آپ کے ساتھ ہو گئے۔۔۔ ہادی نے پیار سے پچکارتے ث کہا۔۔۔ او کے بھیو مجھے نیند

آرہی ہے۔۔۔اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔۔اوکے گڑیا آپ بھی اپنا بہت سارا خیال رکھنا اللہ حافظ۔۔۔۔کہتے ساتھ اُسنے جلدی سے فون رکھ دیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔۔۔۔

ہر سو اندھیرے نے اپنے پر پھیلا ہوے تھے۔۔۔۔گہری کالی رات۔۔موتیوں جیسے آسمان میں چمکتے چاند ستارے۔۔۔۔کالے کپڑے پہنے چہرے پر بھی کالا ماسک لگائے۔۔۔۔کانوں میں بیلو ٹوتھ لگائے۔۔۔رات کے اِس پہر۔۔۔۔۔دو نکاب پوش ایک گھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھے۔۔۔سر ہم اُسکے گھر کے سامنے کھڑے ہے۔۔۔۔بیلو ٹوتھ کے ذریعے کہا گیا۔۔۔اسکے جواب میں آگے سے کچھ کہا گیا۔۔۔اوکے سر۔۔۔کہتے ساتھ دونوں نکاب پوش دیوار پھلانگ کر گھر کے اندر گھس گئے۔۔۔۔سی۔سی۔ٹی۔وی۔۔کمروں سے بچتے بچاتے وہ بمشکل اندر داخل ہوئے۔۔۔ہر سو اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔۔وہ دونوں دبے قدموں کے ساتھ اُوپر کے جانب بڑھے۔۔۔ایسا لگتا تھا جیسے اِن نکاب پوشوں کو اِس گھر کا چپا چپا پتہ ہوا۔۔۔۔وہ دونوں ایک کمرے کے سامنے روکے اور آرام سے دروازا دھکیل کر اندر داخل ہوئے۔۔۔۔ایک قہر بھری نظر بیڈ پر سوئے وجود پر ڈالی۔۔۔اور دبے پاؤں سے لوکر کی جانب بڑھے۔۔۔

سر پاسورڈ@۔۔۔اُن نکاب پوشوں میں سے ایک نے بیلو ٹوتھ آلے کے ذریعے پوچھا۔۔۔۔جیسے ہی پاسورڈ آگے سے بتایا گیا اُسنے جلدی سے انٹر کیا۔۔۔ٹھک۔۔کی آواز سے

لوکر کھل گیا۔۔۔اُنہوں نے جلدی سے اپنی مطلوبہ چیز نکالی۔۔۔اور واپس جانے کے لیے موڑے اور اپنی لال انگارا آنکھوں سے ایک قہر بھری نظر بیڈ پر سوئے ہوئے وجود پر ڈالی اور دبے پاؤں کمرے سے نکل گئے۔۔۔اور جیسے چپ چاپ آئے تھے ویسے ہی چپ چاپ نکل گئے۔

دُعا آج یونی نہیں گئی تھی۔۔۔وہ ڈارئنگ روم میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔جب معاذ صاحب اور ایان اندر داخل ہوئے۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔اُنہیں دیکھ کر اُسنے سلام کیا۔۔۔اور جلدی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔چاچو پانی۔۔۔اُسنے مسکرا کر اُن کی طرف پانی کا گلاس کیا۔۔۔شکریہ بیٹا معاذ صاحب نے مسکرا کر لے لیا۔۔۔ایان بھائی پانی۔۔۔شکریہ گڑیا۔۔۔۔دُوہی بیٹا آپ کی چچی جان کہاہے؟؟۔۔۔چاچو وہ اور ماما مارکیٹ گئی ہوئی ہے۔۔۔دُوہی نے جواب دیا۔۔۔آپ دونوں فریش ہو جائے میں تب تک کھانا لگاتی ہوں۔۔۔ہاں بیٹا لگاؤ کھانا۔۔۔سچ میں آج بہت بھوک لگی ہے۔۔۔میں فریش ہو کر آتا ہو۔۔۔کہتے ساتھ معاذ صاحب وہاں سے نکل گئے۔۔۔میں بھی فریش ہو کر آتا ہوا ایان بھی کہتے ساتھ وہاں سے نکل گیا۔۔۔اور وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

جلدی سے اُسنے ڈائنگ ٹیبل پر کھانا لگایا۔۔۔کچھ ہی دیر میں اُن دونوں نے دوپہر کا کھانا کھایا۔۔۔بیٹا جی کھانا تو ہو گیا اب ایک اچھی سی اپنے ہاتھ کی ادرک والی چائے ہو جائے۔۔۔۔جی چاچو میں ابھی بنا دیتی ہوں۔۔۔ٹھیک ہے بنا کر میرے کمرے میں بھیج دینا۔۔۔معاذ صاحب

مسکرا کر بولے۔۔۔اوکے چاچو۔۔۔آپ جائے میں بھیجتی ہوں۔۔۔گڑیا میرے لیے بھی اپنے ہاتھوں کی سپیشل والی کافی۔۔۔۔۔جی بھائی۔۔۔۔

وہ کچن میں کھڑی ابھی چائے اور کافی بنا ہی رہی تھی۔۔۔جب ایمان کچن میں داخل ہوئی۔۔۔اسلام علیکم آپو۔۔۔ایمان دعا کے گرد بازو پھیلائے دعا کے گال چٹاچٹ چومتے ہوئے بولی۔۔۔واعلیکم سلام۔۔۔۔آپو کی جان۔۔۔۔آپ کب آئی کالج سے؟

۔۔۔میں۔۔میں بس ابھی آئی۔۔۔اچھا سہی۔۔۔آپ کیا کر رہی ہو آپو۔۔۔میں چاچو کے لیے چائے اور ایان بھائی کے لیے کافی بنا رہی ہوں۔۔۔کھانا لگاؤ تمہارے لیے۔۔۔نہیں آپو۔۔مجھے بھوک نہیں ہے میں اب چینج کر کے سو گئی۔۔۔اچھا روم میں جاتے وقت چائے چاچو کو اور کافی ایان بھائی کو دے دو گی۔۔۔دُعا اُسکے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے بولی۔۔۔جی آپو۔۔۔۔

کہ تبھی ظہر کی اذان سنائی دی۔۔۔اور دعا کچن کا کام ٹمٹا کر ظہر کی نماز ادا کرنے کی غرض سے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

بادشاہ مجھے معاف کر دو۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔میں تو تمہارا وفادار آدمی ہوں۔۔۔میں ایسی غلطی کبھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔سامنے والا شخص اسکی پیروں میں پڑا گڑگڑا کر اپنے لیے رحم کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔۔تمہیں پتہ ہے نہ بادشاہ اپنے کام میں غلطی برداشت نہیں کرتا۔۔۔تم سے ایک فائل نہیں سنبھالی گئی۔۔۔کہی تم بھی تو ہمارے دشمنوں سے تو نہیں مل

گئے۔۔۔ بادشاہ اُسے اپنی خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔نہ۔ نہیں۔ نہیں بادشاہ میں اِتنے سالوں سے تمہارا وفادار ہوں۔۔ سامنے والا آدمی جلدی سے نفی میں سر ہلانے لگا۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہمارا کروڑوں کا نقصان ہوا۔۔۔۔ وہ غصے سے دھاڑا۔۔۔۔ ننن۔نہ۔۔نہ۔نہ۔۔اِس غلطی کی سزا تو ضرور ملے گی۔۔۔۔ بادشاہ مجھے مع۔اف۔۔ ٹھاہ۔۔ ٹھاہ۔۔ ٹھاہ۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاوہ کمینی مسکراہٹ سے ہنسا۔۔۔۔ بادشاہ کے کام میں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں۔۔۔۔۔ کبیر۔۔۔۔ کبیر بادشاہ کا رائٹ ہینڈ تھا۔۔ بادشاہ اپنا ہر چھوٹا بڑا کام کبیر کے حوالے کرتا تھا۔۔۔۔ جلدی پتہ کرو فائل کس نے چرائی ہے۔۔۔۔۔

کون ہمارا نیا دشمن پیدا ہو گیا ہے۔۔۔ جس کو اپنی زندگی سے پیار نہیں ہے۔۔۔۔اور جلدی سے اِسے کہی ٹھکانے لگاؤ مجھے گندگی بالکل پسند نہیں۔۔۔۔ بادشاہ سامنے دیکھتے ہوئے سختی سے بولا۔۔۔

جی۔۔۔جی بوس۔۔۔۔

سالار مسلسل 3 گھنٹے کے سفر کے بعد شہر پہنچا تھا۔۔۔اپنے فلیٹ پر آکر کچھ دیر آرام کرنے کے بعد فریش ہو کر وہ آفس کے لیے روانہ ہو گیا۔۔۔۔ وہ جیسے ہی آفس میں داخل ہوا۔۔۔ سب امپلوئے اپنے بوس کے احترام میں کھڑے ہو کر۔۔۔اُسے سلام کرنے لگے۔۔۔ جس کا جواب

وہ سر ہلا کر دیے رہا تھا۔۔۔ لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکے بھی اپنے اتنے ہینڈسم بوس کی پرسنلٹی کے دیوانے تھے۔۔۔ جو بھی دیکھتا تعریف کیے بنا نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔

اپنے آفس میں آکر سالار نے اپنا کوٹ اُتار کر سیٹ کی بیک پر ڈالا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔۔ ابھی اُسے آئے ہوئے بمشکل 15 منٹ ہی گزرے تھے۔۔۔ کہ دھڑام کی آواز سے دروازہ کھولے تابش اندر داخل ہوا۔۔ ہائے بڈی کیسا ہے تو۔۔۔ میں نے سوچا تو تو ہم غریبوں سے ملنے آئے گا نہیں۔۔۔ ہم ہی اپنے دیدار یار کروا دیتے ہیں جا کر۔۔۔ تابش ایک آنکھ ونگ کرتا ہوا مسکرا کر بولا۔۔۔ ویسے ایک بات بولو۔۔ ہاں۔ ہاں۔۔ بول تو کب سے اجازت لینے لگ گیا۔۔۔ ہی ہی ہی۔۔۔ تو نہ کمینے کا کمینہ ہی رہے گا۔۔۔ مجال ہے جو تو اپنی اِن چھچھوری حرکتوں سے تو باز آجائے۔۔۔ سالار نے بہت آرام سے اُسکی اچھی خاصی۔۔۔۔ بے عزتی کی۔۔۔ یار تمہیں تو میری قدر ہی نہیں ہے۔۔۔ وہ منہ بناتا ہوا بولا۔۔۔ سالار تو کب آیا سلال اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔۔ لیکن سامنے اُس آفت کے پرتولے کو بیٹھا دیکھ کر بولا۔۔۔ تو یہاں ؟۔۔۔ ہی۔۔ ہی۔۔ ہی۔۔۔ جی۔۔ جناب میں یہاں۔۔۔ تابش سلال کو دیکھ دانت نکالے مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔ تم کب یہاں ٹھپکے۔۔۔ میں نے تو تمہیں اندر داخل ہوتے نہیں دیکھا۔۔ سلال نے اُسے گھورتے ہوئے سوال کیا۔۔۔ جب تم اُس بچاری سویٹ خوبصورت سی سیکرٹری پر بھڑک رہے تھے۔۔۔۔ تابش منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔

گدھے تو کبھی بھی اپنی لوفرانا حرکتوں سے باز نہیں آئے گا نہ سلال نے کہتے ساتھ آگے بڑھ کر اُسکی پیٹھ پر مکا جھڑا۔۔۔

آہ۔۔ ظالم سماج۔۔۔ مجھ نکے۔۔ مشعوم شے۔۔ کاکے کے پیچھے سب ہاتھ دو کر پڑ گئے ہو۔۔ میں بول رہا ہوں میری ہائے لگے گی تم سب کو وہ منہ بناتا ہوا بولا۔۔۔۔

اُس کے اِس انداز ے پر اُن دونوں کا قہقہہ بے ساختہ نکلا۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔

تُو وہ بھی نکا کا کا۔۔۔ سلال پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنستا ہوا بولا۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔ میں نے کوئی اِتنا بھی فنی جوک نہیں مارا۔۔۔ وہ نروٹھے پن سے بولا۔۔۔ اچھا۔۔ اچھا۔۔۔ یہ سب چھوڑو ۔۔۔ سالار تو بتا۔۔۔ داجی اب کیسے ہے۔۔۔ سلال سالار کی طرف رک موڑ کر سنجیدگی سے بولا۔۔۔ ہاں۔۔ الحمد اللہ۔۔۔ وہ پہلے سے کافی بہتر ہے اب سالار نے جواب دیا۔۔۔۔ چلو شکر ہے۔۔۔ یار ویسے تو آج کل بڑا کنجوس ہو گیا ہے۔۔۔ تابش سالار کی طرف مڑ کر خفگی سے بولا۔۔۔ ہم اتنی دیر سے یہاں بیٹھے ہیں۔۔۔ پر مجال ہے تم نے جھوٹے منہ چائے پانی کا ہی پوچھ لیا ہو وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔۔

سوری یار میں بول گیا۔۔۔ ابھی منگواتا ہوں۔۔۔۔

سالار نے جلدی سے انٹر کال پر تین کپ کافی کے منگوائے۔۔۔

سالار یار 4 بجے مسٹر الطاف کے ساتھ میٹنگ ہے۔۔۔ سلال کافی پیتے ہوئے بولا۔۔۔ ٹھیک ہے پھر کافی پی کر چلتے ہیں۔۔۔۔

دُعا کتابوں میں سر دیے اپنے روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جب اُسکا فون بجا۔۔۔دُوہی نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اُٹھا کر دیکھا تو ایشل کی کال تھی اُسنے جلدی سے کال پک کی۔۔۔ہیلو دُوہی کیسی ہو؟۔۔۔اور آج تم یونی کیوں نہیں آئی؟۔۔۔اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم نہیں آرہی آج تو میں بھی نہ جاتی یونی۔۔۔میں اکیلی بہت بور ہوئی تھی۔۔۔ایشل کی ناراض ناراض سی آواز آئی۔۔۔اچھاااا جی۔۔۔۔۔۔۔ایشل میڈم آج مجھے مس کرتی رہی دُوہی اچھا کو لمبا کرتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔۔۔ہاں جیسی۔۔۔۔بہتتتت۔۔۔اچھاااا جی۔۔۔۔

کیا کر رہی تھی تم۔۔۔کچھ نہیں یار کتابوں سے سر کھپا رہی ہوں۔۔۔یار مجھے بھی کچھ نہیں آرہا ۔۔۔ہائے رہے۔۔ صبح فزکس کا ٹیسٹ بھی ہے۔۔۔ایشل دہائیاں دیتے ہوئے بولی۔۔۔ایشل کی دہائیاں سن کر دعا مسکرائی۔۔۔پھر کچھ ایک دو اور باتوں کے بعد فون رکھ دیا۔۔۔

ابھی وہ کتابوں میں سر دیے بیٹھی ہی تھی۔۔۔جب ایمان کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔آپو۔۔۔علی بھائی ٹور سے واپس آگئے ہے۔۔۔سب آپ کو نیچے بولا رہے ہیں۔۔۔اچھا ٹھیک ہے تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔جلدی سے بیڈ سے دوبٹہ کراوڑھا اور نیچے چلی گئی۔۔۔اسلام علیکم علی بھائی۔۔۔واعلیکم سلام کیسی ہو گڑیا۔۔۔ٹھیک ہوں آپ کیسے ہے دعا نے مسکرا کر کہا۔۔۔الحمد اللہ۔۔۔یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں۔۔۔علی نے چوکلیٹ کا

بوکس دعا کی طرف بڑھایا۔۔۔دعا کو چوکلیٹ سے عشق تھا۔۔شکریہ بھائی۔۔دعا نے مسکرا کر لے لیا۔۔۔آجاؤ سب کھانا لگ گیا ہے۔۔۔پھر سب نے بہت خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔کھانے کے بعد سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔کھانے کے بعد دعا لون میں آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں اِتنی گم تھی اُسے پتہ ہی نہیں چلا کب ایمان اُسکے پاس آکر بیٹھی۔۔۔آپو کہاں کھوئی ہو۔۔۔۔

ایمان کی آواز سُن کر وہ ہوش میں آئی۔۔۔ہا۔۔ہاں۔۔۔۔تم کب آئی۔۔۔جب آپ اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔ایمان اُسکی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔کیا سوچ رہی ہے یہاں اکیلے بیٹھے ہوئے۔۔۔کچھ خاص نہیں۔۔۔بس یہی سوچ رہی ہوں۔۔۔اگر میں تمہاری طرح نارمل ہوتی۔۔۔تو کتنا اچھا ہوتا نہ۔۔۔کوئی بھی مجھے ترس کی نگاہوں سے نہ دیکھتا۔۔۔کوئی بھی میرا مزاق نہ اُڑاتا۔۔۔میں کسی پر بھی بوجھ نہ ہوتی۔۔۔وہ اپنی ہی دُھن میں بول رہی تھی۔۔۔۔دعا کی باتیں سن کر ایمان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔آپو آپ کسی پر بھی بوجھ نہیں ہے یار۔۔۔ایمان دعا کے گلے لگتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔آپو اپنے رب پر بھروسہ رکھے۔۔۔۔وہ آپ کے ساتھ کبھی بھی کچھ غلط نہیں کرے گا۔۔۔اور نہ ہونے دیے گا۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا انشاءاللہ۔۔۔ایمان لاڈ سے دعا کے گلابی گال چومتے ہوئے نم آنکھوں سے مسکرا کر بولی۔۔۔۔اچھاا۔۔۔چھوڑو یہ سب چلو اندر چلتے ہیں رات کافی ہو گئی

ہے۔۔۔دعا خو کو نارمل کرتے ہوئے جلدی سے بولی۔۔۔اور ایمان کو لے کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔پیچھے چاند اس گھنی رات میں اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔۔۔۔

کچھ پتہ چلا کہ رانا کہ گھر سے فائل کس نے چرائی۔۔۔بادشاہ اپنی جگہ پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔بوس ہم نے سی، سی ٹی وی کمرے چیک کیے ہیں۔۔۔۔تو پھر کیا پتہ چلا بادشاہ کرخت آواز سے بولا۔۔۔۔کچھ خاص تو نہیں پتہ چلا۔۔۔۔بس دو لوگ تھے۔۔چہرے پر ماسک لگائے گھر میں گھسے تھے۔۔۔۔اُسکے آدمی نے تفصیل سے ساری بات بتائی۔۔۔۔جلدی اُن کے بارے میں پتہ کرو۔۔۔۔میں نہیں چاہتا میرے کام میں کوئی روکاوٹ ہو۔۔۔پہلے ہی وہ آرمی والے ہاتھ دو کر ہمارے پیچھے پڑے ہیں۔۔۔بادشاہ سنجیدگی سے اپنے آدمی کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔اور ہمارے دوسرے کام کا کیا ہوا۔۔۔۔جی بوس ہمارے آدمی لگ گئے ہے کام پر۔۔۔۔۔بوس۔۔۔۔ہاں بولو۔۔بادشاہ اُسکو رُکتا دیکھ کر بولا۔۔۔۔بوس وہ دبئ والا شیخ جلدی ڈیل کرنا چاہتا ہے۔۔۔اور اُسکے لیے وہ منہ مانگی قیمت دینے کو بھی تیار ہے۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔۔پھر کہی سے کوئی نئ تتلی شکار کے لیے اُٹھالو۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہاہاہاہا بادشاہ کمینی مسکراہٹ سے بولا۔

آج سنڈے تھا۔۔۔۔ہانیہ بھی اپنے شوہر اور بچے کے ساتھ ملک ہاؤس آئی ہوئی تھی۔۔۔۔بڑے سب ڈارئنگ روم میں بیٹھے باتوں میں مشغول تھے۔۔۔۔ینگ پارٹی لون

میں بیٹھی خوش گپوں میں مصروف تھی۔۔۔۔۔یار آج کتنا بورنگ دن ہے۔۔۔۔ علی منہ بناتا ہوا بولا۔۔۔۔پہلے تو کون سا ہواؤں میں اڑتا تھا۔۔۔۔یوشاہ بھی اُسی کے اندازے میں بولا ۔۔۔۔تو سب کا قہقہہ بے ساختہ چُھوٹا۔۔۔۔۔میرے پاس ایک آئیڈیا ہے ایان کچھ سوچ کر بولا۔۔۔۔۔۔کیوں نہ ہم سب کہی باہر چلے۔۔۔۔کافی ٹائم سے ہم سب اکٹھے کہی گئے نہیں ہے ۔۔۔اِسی بہانے سب کی آوٹنگ بھی ہو جائے گی۔۔۔ایان سب کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔۔ہاں یہ سہی رہے گا۔۔۔چلو پھر چلتے ہیں سب۔۔۔۔۔ہانیہ کے شوہر عبداللہ نے بھی حامی بھری۔۔۔۔۔۔

آپ سب چلے جاؤ میرے دل نہیں کر رہا میں گھر پر ہی ٹھیک ہوں۔۔۔دُوہی نے جانے سے انکار کیا۔۔۔کیا ہوا گڑیا آپ نے کیوں نہیں جانا۔۔۔یوشاہ نے بہن کی طرف دیکھ کر پیار سے پوچھا۔۔۔بس ویسے ہی بھیا میرا دل نہیں کر رہا دُوہی پھر سے منمنائی۔۔۔یار دُوہی چلو نہ۔۔۔دیکھو میں کتنے دن بعد آئی ہوں۔۔۔۔چلو نہ تم بھی۔۔۔۔سب ساتھ ملکر انجوائے کریں گئے بہت مزا آئے گا۔۔۔ہانیہ نے پیار سے کہا۔۔۔۔۔پر آپی۔۔۔۔پلیز ماشی تلو نہ۔۔۔(پلیز ماسی چلو نہ)۔۔۔۔احد اپنی تھوتلی زبان میں دعا کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔ہاں چلو نہ گڑیا۔۔۔۔پلیز پلیز پلیز۔۔۔۔سب کے بار بار کہنے سے آخر اُسے ہار ماننی پڑی۔۔۔۔۔اوکے ٹھیک میں چلو گی۔۔۔۔اپنی وجہ سے وہ کبھی بھی دوسرے کو ہرٹ نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔

چلو پھر جلدی سے سب ریڈی ہو جاؤ جانے کے لیے۔۔۔۔کچھ ہی دیر میں باری باری سب اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

آج سنڈے تھا۔۔۔آفس سے آج چھٹی تھی۔۔۔اسِ لیے وہ آج دس بجے تک سوتا رہا۔۔۔ابھی وہ واشروم سے شاور لے کر نکلا تھا۔۔۔۔۔شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے سلکی بالوں کو سنوار رہا تھا۔۔۔۔جب سائیڈ ٹیبل پر پڑھا اُسکا فون بجا۔۔۔اُٹھا کر دیکھا تو سلال کی کال تھی۔۔۔۔اُسنے یس کر کے کان سے لگایا۔۔۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔واعلیکم سلام۔۔۔۔کیا کر رہا تھا سلال نے سلام کا جواب دیے کر پوچھا۔۔۔۔کچھ خاص نہیں تو بتا کیسے فون کیا۔۔۔۔

کیوں نہ آج لنچ ہم باہر کرئے سلال نے جلدی سے کہا۔۔۔۔کیوں کس خوشی میں۔۔۔سالار سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔میں بول رہا تھا کافی دن ہو گئے ہیں۔۔۔کام کی وجہ سے ہم کہی اکٹھے بیٹھے ہی نہیں ہے۔۔۔اور مجھے تجھ سے کچھ ضروری بات بھی کرنی تھی۔۔۔آخری بات اُسنے سنجیدگی سے کہی۔۔۔۔ٹھیک ہے پھر میں 20 منٹ تک آتا ہوں۔۔۔۔میں تابش کو بھی بولا لیتا ہوا۔۔۔کہتے ساتھ سلال نے جلدی سے فون رکھ دیا۔۔۔۔سالار اُسکے جلدی سے فون رکھنے پر فون کو گھور رہا تھا۔۔۔جیسے وہ فون نہیں سلال ہو۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں وہ بلیک پینٹ پر بیلو شرٹ پہنے۔۔۔اُسکے اوپر بلیک کوٹ پہنے۔۔۔بالوں کو جل سے اچھی طرح سیٹ کیے۔۔۔اپنے اُوپر پرفیوم کا چھڑکاؤ کئے۔۔۔بائیں ہاتھ میں ریسٹ واچ

لگائے۔۔انتہائی پرُکشش لگ رہا تھا۔۔۔ایک نظر اپنے اوپر ڈال کر۔۔۔گاڑی کی چابی لیے وہ فلیٹ سے نکل گیا۔۔۔۔

سب تیار ہو کر نیچے آ چکے تھے۔۔۔۔۔گڑیا جلدی کرو اور کتنی دیر ہیں۔۔۔یوشاہ اُسکے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔جو شیشے کے سامنے کھڑی حجاب پن کر رہی تھی۔۔۔۔وائٹ کلر کی فراق پہنے جس کے اُوپر بلیک کلر کی کڑاہی ہوئی تھی۔۔۔۔ساتھ بلیک حجاب پہنے،، نیلی آنکھوں میں ہلکا سا کاجل لگائے،، گلابی ہونٹوں پر لپ گلوز لگائے۔۔۔۔میک اپ سے پاک چہرہ سادگی میں بھی انتہاء کی حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

بھیا میں ریڈی ہوں چلے۔۔۔وہ اُسکی طرف مڑتے ہوئے جلدی سے بولی۔۔

ماشاءاللہ میری پرنسس تو آج بلکل پری لگ رہی ہے۔۔۔۔۔یوشاہ پیار سے اُسکا ماتھا چومتا ہوا بولا۔۔۔تو وہ مسکرا دی۔۔۔چلے۔۔۔

جی۔۔۔کہتے ساتھ وہ اُسے اپنی باہوں کے حلقے میں لے کر نیچے چلا گیا۔۔۔۔

وہ دونوں جیسے ہی نیچے آئے۔۔۔تو احد اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے تھالیاں بجا کر خوشی سے بولا۔۔۔ماشی یو آر شو بیوٹی پھول۔۔۔(ماسی یو آر سو بیوٹی فل) اُسکے اندازے پر سب ہی مسکرا دیے۔۔۔اب چلو بھی دیر ہو رہی ہے۔۔۔کہتے ساتھ وہ گھر والوں سے اِجازت لے کر سب گھر سے نکل گئے۔۔۔۔

وہ دونوں ریسٹورنٹ میں بیٹھے سالار کے آنے کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔ کہ تابش کی زبان میں کجولی شروع ہوئی۔۔۔ وہ کہاں اِتنی دیر چپ رہا سکتا تھا۔۔۔ تو بولا۔۔۔ یار بھوک سے میرے پیٹ میں چوہے ڈانس کر رہے ہیں۔۔۔۔ ویسے تو خان میاں بڑے وقت کی پابندی کے گیت گاتے ہیں۔۔۔ آج خود جناب لیٹ ہے۔۔۔ تابش منہ بناتے ہوئے سالار کی برائیاں کر رہا تھا۔۔۔ یہ جانے بغیر کہ جس کی وہ برائیاں کر رہا ہے وہ پیچھے کھڑا سب سُن رہا ہے۔۔۔ سلال کا ہنسی روکنے کے چکر میں چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا تھا۔۔۔ کیوں کہ اُسنے سالار کو دیکھ لیا تھا۔۔۔ جو پیچھے کھڑا سب سُن رہا تھا۔۔۔ تابش کی نظر ابھی اُس پر نہیں پڑی تھی۔۔۔ سلال سے اور برداشت نہ ہوا اور اُسکا قہقہہ بے ساختہ نکلا۔۔۔ ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔ وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسے جا رہا تھا۔۔۔ تمہیں کیا ہوا جو پاگلوں کی طرح پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسے رہے ہوں۔۔۔ وہ اُسے ہنستا دیکھ کر چڑ کر بولا۔۔۔۔۔ رُک کیوں گئے۔۔۔ آگے بول بیٹا۔۔۔ سالار پیچھے سے اُسکی گردن دبوچتے ہوئے چبا چبا کر بولا۔۔۔۔ سالار کی آواز سُن کر اُسے اپنا آپ آج ختم ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ دل ہی دل میں اُس نے جلدی سے کلمہ

پڑھا۔۔۔ سس۔۔ سا۔۔۔ لا۔۔ ر۔۔۔ تت۔۔ تم۔۔ کک کب۔۔ آئے۔۔۔ تابش بے مشکل ہی گلا تر کرتا ہوا بولا۔۔۔۔ جب تم میری گن گن کر برائیاں کر رہے تھے

تب۔۔۔۔ ننن۔ نہیں۔۔ تو۔۔۔ ممم۔ میں۔ تمہاری برائیاں کیوں کرو گا بھلا۔۔۔ تابش جلدی

سے بولا کہی سب کے سامنے ہی نہ پیٹ وٹ جائے۔۔۔۔۔۔اچھاااااااا۔۔۔سالار اچھا کو لمبا کر کے بولا۔۔۔سالار چھوڑ دیے بچارے کاکے کو سلال ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولا۔۔۔تابش نے سلال کی بات پر اسے گھورا۔۔۔اچھا اچھوڑ یہ سب سالار تو بیٹھ نہ مجھے بہت بھوک لگی ہے چل لنچ کرتے ہیں۔۔۔سلال کو تابش کی حالت پر ترس آ گیا۔۔۔اِس لیے جلدی سے بولا۔۔۔۔ کہتے ساتھ اُنہوں نے کھانا اوڈر کیا۔۔اور کھانا کھانے لگ گئے۔۔۔سلال تمہیں کوئی ضروری بات کرنی تھی سالار نے اُسکی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔تم سے وہ ملنا چاہتے ہیں۔۔۔سلال نے بھی سنجیدہ ہو کر جواب دیا۔۔۔سالار کا کھانا کھاتے ہوئے ہاتھ ایک پل کو رُکا۔۔۔کون ملنا چاہتا ہے سالار نے انجان بنتے ہوئے پوچھا اور دوبارہ کھانا کھانے لگ گیا۔۔۔سالار تم جانتے ہو میں کس کی بات کر رہا ہوں۔۔۔سلال نے چڑ کر کہا۔۔۔اُنہیں تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔اچھا ٹھیک ہے کھانا کھا کر جاتا ہوں۔۔۔جیسے وہ کہنا چاہ رہا ہو بات ختم کرو۔۔۔۔۔اور جو کام میں نے کرنے کو بولا تھا وہ ہوا یا نہیں۔۔۔۔چٹانوں جیسی سختی سے پوچھا گیا۔۔۔۔ہو گیا ہے۔۔۔۔ٹھیک ہے پھر تم دونوں پہنچو میں اُن سے ملکر آتا ہوں کہتے ساتھ وہ دوبارہ کھانا کھانے لگ گیا۔۔۔کھانا کھانے کے بعد وہ تابش کی فرمائش پر کافی پی رہے تھے کہ اچانک کپ سے کافی اُچھل کر سالار کی شرٹ پر گر گئی۔۔۔۔اووو۔۔شٹ۔۔۔۔وہ جلدی سے اُٹھتا ہوا بولا۔۔۔سالار جاؤ واشروم جا کر صاف کر لو۔۔۔سلال جلدی سے بولا۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔کہتے ساتھ وہ واشروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

سالار کپڑے صاف کر کے تابش لوگوں کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ کہ اچانک اُسکے کانوں میں کسی کی ہنسنے کی آواز پڑی۔۔۔۔ اُسنے جیسے ہی آس پاس نظریں گھما کر دیکھا تو اُسکی نظریں ایک جگہ پر ٹھہر سی گئی۔۔۔۔ جو انسان کبھی کسی لڑکی کو آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔۔۔۔ آج اُسی کی نظریں ہی نہیں ہٹ پا رہی تھی۔۔۔۔ کیا کوئی سادگی میں بھی اِس قدر حسین لگ سکتا ہے۔۔۔۔ اُسنے اپنے دل سے پوچھا۔۔۔۔۔ سامنے والے نے جیسے ہی اپنی پلکوں کی جھالر اُٹھائی۔۔۔۔ وہ اُسکی گہری نیلی آنکھوں سے نظریں ہٹانا ہی بھول گیا۔۔۔ سامنے والے کی گہری نیلی آنکھوں میں اُسے آج اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ اُسکی کی نیلی آنکھیں جو اُسکی مسکراہٹ کی طرح مسکرا رہی تھی۔۔۔ اُسکے دل نے شدت سے خواہش کی کہ یہ لمحے یہی روک جائے یہ وقت یہی تھم جائے۔۔۔۔ لیکن وقت کبھی کسی کے لیے نہ روکا ہے اور نہ روکتا ہے۔۔۔۔۔ کہ تبھی اُسکے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔۔۔۔ سالار یہاں کیوں کھڑے ہو۔۔۔۔ سلال اُسے اپنی جانب متوجہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔ ہو۔۔۔

ہا۔۔ہاں۔۔۔ بس۔۔۔ آ ہی رہا تھا۔۔۔ تم چلو میں آتا ہوں۔۔۔ ٹھیک ہے جلدی آنا کہتے ساتھ سلال وہاں سے چلا گیا۔۔۔ جیسے ہی اُسنے دوبارا اُسی جانب نظریں گھمائی۔۔۔۔ تو ناکام لوٹ آئی۔۔۔۔ وہ وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔ جس سے وہ سخت بدمزہ ہوا۔۔۔ اور رہ رہ کر سلال پر غصہ آنے لگا۔۔۔۔ اور پھر اُس نیلی آنکھوں والی لڑکی کو یاد کر کے اُسکے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔۔ جس سے اُسکے قاتل ڈمپل صاف واضح نظر آنے لگے۔۔۔۔

جوارد گرد کے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کر گئے۔۔۔اور وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

کہاں رہا گیا تھا تابش نے اُسکو آتا دیکھ پوچھا۔۔ کہی نہیں چلے اب۔۔۔ہاں چلو۔۔۔کہتے ساتھ تین وہاں سے نکل گئے۔۔۔۔

سب نے ملکر سب سے پہلے ریسٹورنٹ میں کھانا کھایا۔۔۔اُسکے بعد احد کے زور دینے پر سب واٹر پارک گئے۔۔۔سب نے ملکر کافی انجوائے کیا۔۔۔اور اینڈ پر سب نے ملکر آئسکریم کھائی۔۔۔اور گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔ہانیہ لوگ وہاں سے سیدھا اپنے گھر چلے گئے تھے ۔۔۔آج سب نے ملکر کافی انجوائے کیا۔۔۔گھر آتے وقت سب کافی تھک گئے تھے۔۔۔سب آتے ہی اپنے کمروں میں چلے گئے سونے۔۔۔دعا نے بھی کمرے میں آکر سب پہلے کپڑے چینج کر کے وضو کیا اور عیشاء کی نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔۔۔کچھ ہی دیر میں اُسنے نماز ادا کی اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔وہ جیسے ہی لیٹی اُسے پتہ ہی نہیں چلا کب نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔۔۔

بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے اُسکے اُوپر برؤن لیدر کی جیکٹ پہنے سر پر بلیک ہڈی لیے چہرے پر بھی بلیک ماسک لگائے۔۔۔وہاں سے سیدھا وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچا اور ایک گہری

نظر اپنے آس پاس ڈالے وہ اندر داخل ہوا۔۔۔جی سر کین آئی ہیلپ یو۔۔۔۔۔۔ایک لڑکی اپنے پر فیشنل انداز میں مسکرا کر بولی۔۔۔مجھے مسٹر وقاص سے ملنا ہے۔۔۔۔کیا آپ بتا سکتی ہے وہ کس روم میں ٹھہرے ہے۔۔۔۔۔وہ اپنے آس پاس نظریں دوڑاتا ہوا سرد آواز میں بولا۔۔۔اُسکی اِتنی سرد آواز سُن کر وہ لڑکی اندر تک کانپ گئی اور جلدی سے اُسے روم نمبر بتانے لگی۔۔شکریہ۔۔۔کہتے ساتھ وہ آگے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔لفٹ کی مدد سے وہ اُوپری فلور پر پہنچا۔۔۔۔اور مطلوبہ کمرے کے باہر پہنچ کر اُسنے بل بجائی۔۔۔۔یس کم اِن۔۔۔اِجازت ملتے ساتھ ہی وہ اندر داخل ہوا۔۔۔۔اسلام علیکم اُسنے اندر آتے ہی سنجیدگی سے سلام کیا۔۔واعلیکم سلام۔۔۔مجھے پتہ تھا تم ضرور آؤ گئے۔۔۔چائے جتنی بھی مرضی ناراضگی کیوں نہ ہو۔۔۔ملک کی حفاظت کے لیے تم ہمیشہ تیار رہتے ہو۔۔وہ اُس سے بغلگیر ہوتے ہوئے نرم مسکراہٹ سے بولے۔۔آپ نے مجھے یہاں کیوں بُلایا ہے۔۔۔۔اُسنے سنجیدگی سے سوال کیا۔۔۔بیٹھو تو سہی بتاتا ہوں۔۔۔۔اُنہوں نے ہنور اُسے کھڑے دیکھ کر کہا۔۔۔تو وہ ایک سائیڈ پر رکھے سنگل صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔مجھے بادشاہ کے بارے میں تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔وہ اپنی جگہ بیٹھتے ہوئے بولنا شروع ہوئے۔۔۔جیسا کہ تم جانتے ہو کہ وہ ہمارے ملک کی نئی نسلوں کو برباد کر رہا ہے۔۔۔جو مستقبل میں ملک کا نام روشن کرے گی۔۔یونیورسٹی، سکول ،کالج ہر جگہ اُسکے آدمی پھیلے ہوئے ہیں۔۔۔جو ڈرگز سے ہماری نئی نسلوں کو تباہی کے دہانے پر لا کر کھڑا کر رہے ہے۔۔۔۔۔کچھ دیر وہ سانس لینے کے لیے رُوکے اور دوبارہ بولنا شروع

ہوئے۔۔۔پہلے تو ڈر گز سے ہماری نئ نسلوں کو بر باد کر رہے تھے۔۔۔ لیکن اب سکول کالج یونیورسٹی سے لڑکیاں غائب ہو رہی ہے۔۔۔ تین دنوں کے اندر اندر چار لڑکیاں غائب ہو چکی ہے۔۔۔۔یہ کام وہ بہت ہی صفائی سے سر انجام دے رہے ہیں۔۔۔۔اُن کی بات سُن کر اُسکی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔۔۔غصے کی وجہ سے اُسکے دماغ کی نسے پھول رہی تھی۔۔۔بے مشکل ہی غصے کنڑول کیے۔۔۔اُن کی بات سُن رہا تھا۔۔۔اور میں چاہتا ہوں تم جلدی سے جلدی اُن کے اڈوں کا پتہ لگاؤ۔۔۔اور اُس کمینے کو اُسکے انجام تک پہنچاؤ۔۔۔اِس لیے یہ کام میں تمہیں سونپ رہا ہوں۔۔۔۔اور مجھے پتہ ہے کہ میجر سالار علی خان کے لیے کوئی بھی کام نہ ممکن نہیں۔۔۔۔۔۔اُنہوں نے آخری بات اُسکی طرف دیکھ مسکرا کر کہی۔۔۔ جس سے نا چاہتے ہوئے بھی اُسکے چہرے پر مسکان دوڑ گئی۔۔۔ جسے وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا۔۔۔اور یہ مشن میں تمہیں اور تمہاری ٹیم کے حوالے کرتا ہوں۔۔۔۔۔اُنہوں نے مسکرا کر اُسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔بہت جلد اِس مشن کے کمپلیٹ ہونے کی خوش خبری آپ کو ملے گی اور اُس بادشاہ کی اب اِس دنیا سے رخصتی پکی۔۔اُسکی لال آنکھوں میں بادشاہ کے لیے نفرت ہی نفرت جھلک رہی تھی۔۔۔اب میں چلتا ہوں۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔کہتے ساتھ وہ دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔۔جب اُن کی بے بس سی آواز آئی۔۔۔یار اب تو معاف کر دو کب تک پرانی باتوں کو یاد کرو گئے کرنل وقاص اُسکی پیٹھ کو دیکھ کر بے بسی سے بولے۔۔۔اور وہ بغیر کچھ کہے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔اور وہ دکھ سے اُسکو جاتا دیکھتے رہے۔۔۔ کرنل وقاص سالار کے

سئنیر ہونے کے ساتھ ساتھ سالار کے انکل بھی تھے۔۔۔ کرنل وقاص سالار کی ماں مدیحہ بیگم کے کزن تھے۔۔۔۔اُنہیں پتہ تھا کہ مدیحہ بیگم کے ساتھ حویلی میں کیا کیا سلوک ہوتا ہے۔۔۔ لیکن اُنہوں نے اِس معاملے میں کوئی خاص توجہ نہیں دی۔۔۔ جس کی وجہ سے سالار کی ماں اِس دنیا سے چل بسی۔۔۔۔سالار کی کرنل وقاص سے بہت بنتی تھی۔۔۔ لیکن جب سے اُسے پتہ چلا۔۔۔ کہ کہی نہ کہی اُسکی ماں کی موت کے زمہ دار کرنل وقاص بھی ہے۔۔تب سے وہ ان سے کھیچا کھیچار ہتا تھا۔۔۔ کرنل وقاص کے علاوہ حویلی کے کسی بھی افراد کو نہیں پتہ تھا۔۔۔ دنیا کی نظروں میں سالار ایک بزنس مین تھا۔۔۔ لیکن حقیقت میں وہ بزنس مین ہونے کے ساتھ ساتھ اس ملک کا رکھوالا۔۔۔ اسپیشل پاک انٹیلیجنس کا نڈر اور بے باک فوجی میجر سالار علی خان ہے۔۔۔ جن کا نام سنتے ہی دشمنوں کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔۔۔۔ جس کی ایک نظر پڑھتے ہی دشمن پر لرزہ طاری ہو جاتا۔۔۔ جو دشمنوں کو ایک موقع دینے کے بعد دوسرا موقع نہیں دیتا تھا۔۔۔ سر دھڑ سے الگ کر دیتا تھا۔۔۔۔

سالار ہوٹل سے سیدھا اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچا تھا۔۔۔ اُس نے ایک بنگلے کے سامنے گاڑی روک کر آس پاس اپنی نظریں دوڑائیں۔۔۔ اور جلدی سے اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ بنگلے نما گھر میں داخل ہو کر وہ سیدھا بیسمنٹ میں پہنچا۔۔۔۔ جہاں سب اُسکا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔ اُسے دیکھتے ہی احتراماً سب اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا جا کر اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھا۔۔۔اور ہاتھ کے اشارے سے اُن سب کو بیٹھنے کا کہا۔۔۔آنکھوں میں اِنتہا کا سرد پن۔۔۔چہرے پر ہر وقت چھائی رہنے والی سنجیدگی جس سے دشمنوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔۔۔۔

میجر سالار علی خان نے ایک گہری نظر سب پر ڈالی اور پھر بولنا شروع ہوا۔۔۔جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں۔۔۔کہ ہم یہاں کیوں اکٹھا ہوئے ہے۔۔۔۔سر بادشاہ کو ڈھول کی تھاپ پر اس دنیا سے رخصت کرنے کے لیے۔۔۔کیپٹن تابش جوش سے بولا۔۔۔۔۔

سالار نے اُسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔جس سے وہ جلدی سے سیدھا ہوا۔۔۔ڈون بادشاہ کا اپنے وطن کی پاک دھرتی سے ناموں نشان مٹانے کے لیے۔۔۔۔۔کیپٹن دانش بولا۔۔۔۔جی بلکل کچھ ایسا ہی۔۔۔۔۔

ڈون بادشاہ نے نہ صرف سری لنکا۔۔دبئ، بھارت میں تباہی مچائی ہوئی ہے۔۔بلکہ اب اُس کی ناپاک نظریں ہمارے ملک پاکستان پر بھی ہے۔۔۔۔وہ ہماری آنے والی نسلوں کو تباو برباد کرنے پر آمادہ ہے۔۔۔۔۔پہلے وہ صرف ہماری آنے والی نسلوں کو برباد کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔۔۔۔لیکن اب وہ ہمارے ملک کی بہن بیٹیوں کی عزتوں کو پامال کر رہے۔۔۔بہت مشکل سے وہ اپنا غصہ کنڑول کئے بول رہا تھا۔۔۔وہاں موجود ہر شخص کی

آنکھوں میں بادشاہ کے لیے نفرت ہی نفرت نظر آرہی تھی۔۔۔اُن سب کے ہر اندازے سے بادشاہ کے لیے غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔۔۔

ہمیں اب نہ صرف اُن کواِس گند کو پھیلانے سے روکنا ہے۔۔۔بلکے اپنی آنے والی نئ نسلوں کو اُنکے پھیلائے ہوئے گند سے بچانا ہے۔۔۔اور۔۔ ہمیں اپنے ملک کی بہن بیٹیوں کی عزتوں کے محافظ بھی بننا ہے۔۔۔اور ملک کے غداروں کواُن کے انجام تک پہنچانا ہے۔۔۔۔ کیا آپ سب لوگ میرا اِس مشن میں ساتھ دیے گئے اُس نے سب کوایک نظر دیکھ کر سوال کیا۔۔۔۔یس سر۔۔۔۔ہم سب تیار ہے اپنے وطن کے لیے جان قربان کرنے کے لیے۔۔ ہمیں اپنی جان کی پرواہ نہیں۔۔۔ ہم اپنے ملک کے دشمنوں کواُن کے انجام تک ضرور پہنچائے گئے۔۔۔چائے اِس میں ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔۔۔۔ کیپٹن سعد جوش سے بولے۔۔۔۔ کہ اچانک ایک سدا آئی۔۔۔نارائے تکبیر۔۔۔۔اللہ اکبر۔۔۔۔سب ہم آواز ہو کر بولے۔۔۔۔

کل سے اِس سکریٹ مشن کی شروعات ہو گی۔۔۔۔

آپ سب لوگ تیار رہیے گا۔۔۔ بادشاہ کواس پاک وطن سے مٹانے کے لیے۔۔۔ میٹنگ ختم۔۔۔اس کے

کہتے ساتھ وہ سب ایک ایک کر کے وہاں سے نکل گئے۔۔۔۔

سالار وہاں سے سیدھا اپنے فلیٹ پر آیا تھا۔۔ فریش ہو کر اُسنے عیشاء کی نماز ادا کی۔۔۔ کب وہ نیند کی وادیوں میں کھو گیا اُسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔

صبح سالار کی آنکھ فون کی گھنٹی سے کُھلی۔۔۔جو مسلسل بجے جا رہا تھا۔ نیند سے بوجھل آنکھوں سے اُسنے فون اُٹھا کر دیکھا تو۔۔۔داجی کی کال تھی۔۔۔اُس نے جلدی سے سیدھا ہو کر کال یس کی۔۔۔اسلام علیکم داجی۔۔۔واعلیکم سلام برخوردار۔۔۔کیسے ہو۔۔۔جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔شہر جا کر تو تم ویسے ہی اپنے داجی کو بھول جاتے ہو۔۔۔اُنہوں نے مصنوعی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے شکوہ کیا۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے داجی۔۔۔ایسا بھلا ہو سکتا ہے۔۔کہ میں اپنے سویٹ سے داجی کو یاد نہ کرو۔۔۔اُس نے محبت سے مسکرا کہا۔۔۔تو پھر کب آ رہے ہو حویلی اُنہوں نے اسکے آنے کا پوچھا۔۔۔بس کچھ دن تک چکر لگاتا ہوں۔۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔۔پھر کچھ ایک دو باتوں کے بعد اُنہوں نے فون رکھ دیا۔۔۔اور وہ اپنے کپڑے لے کر واشروم میں گھس گیا۔۔۔دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلا اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں میں کنگھی کرنے لگا۔۔۔کہ اچانک اُسے وہی نیلی آنکھوں والی پری کی یاد ستانے لگی۔۔۔اور اُسکے چہرے پر خود بخود مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔پتہ نہیں کیا جادو کر دیا تم نے ہر جگہ بس تم ہی تم دکھتی ہو۔۔۔وہ تصور میں ہی دعا سے مخاطب ہو کر بولا۔۔۔اور سر جھٹک کر۔۔۔کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

شاہ بھائی مجھے آفس جاتے وقت یونی اور ایمان کو کالج چھوڑ دیے گئے۔۔۔وہ ناشتہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔دُوہی بیٹا آج آپ کو اور ایمان کو علی چھوڑ دیے گا۔۔۔۔شاہ سے مجھے کچھ ضروری کام ہے۔۔۔یو شاہ سے پہلے عائشہ بیگم بولی۔۔۔۔جی ٹھیک ہے۔۔۔

تم دونوں نے اگر ناشتہ کر لیا ہے تو چلے۔۔۔علی اُٹھتا ہوا بولا۔۔۔

جی چلے۔۔۔کہتے ساتھ دونوں اللہ حافظ کرتی باہر نکل گئی

دعا ایمان علی کی علاؤ باقی سب ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔جب عائشہ بیگم ایک نظر سب کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔مجھے آپ سب سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔کس بارے میں امی۔۔۔دُوہی کے بارے میں۔۔۔ایک نظر اُنہوں نے ندا بیگم کو دیکھا۔۔۔جو آنکھوں ہی آنکھوں میں بات کرنے کا اِشارہ کر رہی تھی۔۔۔پھر وہ کچھ دیر تحمید باندھتے ہوئے بولنا شروع ہوئی۔۔۔آپ سب لوگ مجھے غلط مت سمجھیے گا۔۔۔کہ دُعا ہم سب پر بوجھ ہے کہ میں اس لیے بول رہی ہوں۔۔۔ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔صاف صاف بولیے بیگم بات کیا ہے۔۔۔حماد صاحب الجھتے ہوے بولے۔۔۔ندا کی ایک دوست ہے مسز جمال۔۔۔اُنہوں نے ہانیہ کی شادی میں دعا کو دیکھا تھا۔۔۔

اور اُنہوں نے اپنے بیٹے اسد کے لیے دعا کا ہاتھ مانگا ہے۔۔۔عائشہ بیگم ایک نظر سب کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔لیکن دعا کے بارے میں۔۔۔اُنہیں دعا کے ایک پاؤں سے ڈس ایبل ہونے

سے کوئی مثلا نہیں ہے۔۔۔۔ معاذ صاحب کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ندا بیگم جلدی سے بولی۔۔۔ ویسا لڑکا تو اچھا ہے۔۔۔ ندا بیگم ایک نظر سب کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ہاں لڑکا تو اچھا ہے۔۔۔ بہت محبت سے ملا تھا ہم سے اُس دن

لیکن دعا ہی کیوں حماد صاحب کچھ سوچتے ہوئے بولے۔۔۔۔

کیوں ہماری دعا ماشاءاللہ سے اتنی پیاری ہے سیرت سے بھی صورت سے بھی۔۔۔ ایک خامی سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ اِس دنیا میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہے۔۔۔ عائشہ بیگم جلدی سے بولی۔۔۔

اُنہیں اور کیا چاہیے تھا۔۔۔ کہ اُن کی دوسری بیٹی کا بھی گھر بس جائے۔۔۔۔ یوشاہ تم کیا کہتے ہو۔۔۔۔ حماد صاحب یوشاہ کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔ میں کیا کہو۔۔۔ مجھے تو یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔ اور ویسے بھی ہماری بہن ہم پر کو بوجھ نہیں جو ہم اُسے ایسے کسی کے ساتھ رخصت کر دیے۔۔۔ مجھے آپ کا فیصلہ اچھا نہیں لگا۔۔۔ بیٹا ہم کون سا دعا کے دشمن ہے۔۔ ہم بھی اُسکا بھلا ہی سوچے گئے۔۔۔ وہ لوگ بہت اچھے ہے دعا وہاں بہت خوش رہے گی۔۔ عائشہ بیگم بولی۔۔۔ ٹھیک ہے پھر جیسا آپ سب کو ٹھیک لگے۔۔۔ لیکن کوئی بھی فیصلہ لینے سے پہلے بس ایک دو فعہ دعا سے ضرور پوچھ لیجیے گا۔۔۔۔ کہ وہ کیا چاہتی ہے۔۔ اور مجھے اپنی بہن کی خوشیوں سے زیادہ کسی کی پروا نہیں۔۔۔ وہ جو فیصلہ کرئے گی میں اُس کے ساتھ ہوں۔۔۔۔ یوشاہ سنجیدگی سے کہتے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

اور پیچھے حماد صاحب اُسکی باتوں پر غور کر رہے تھے۔۔۔۔

جب سے سالار نے دعا کو دیکھا تھا۔۔۔بس سوتے جاگتے اٹھتے، بیٹھتے ہر جگہ پر بس وہی ایک چہرہ دکھنے لگ گیا تھا اُسے۔۔۔اُس ایک چہرے نے میجر سالار علی خان کی نیندیں حرام کر رکھی تھی۔۔۔کیا بلا ہو یار تم جب سے تمہیں دیکھا ہے یہ دل بغاوت کرنے پر اُتر آیا ہے۔۔۔وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتا ہوا تصور میں بولا۔۔۔کہ ایک بار پھر اُسکی آنکھوں کے سامنے اُسکی نیلی آنکھوں کا عکس لہرایا۔۔۔جس میں چھپی معصومیت سالار کو دیوانہ کر رہی تھی۔۔ہاں۔۔آج۔۔۔میجر سالار علی خان اس دنیا کے سامنے یہ اقرار کرتا ہے۔۔۔کہ جو انسان کبھی محبت کے نام سے بھی دُور بھاگتا تھا۔۔۔جسے محبت کے نام سے بھی نفرت تھی۔۔۔آج اُسے ایک نیلی آنکھوں والی لڑکی سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔اُسے یاد کرتے وقت اُسکے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ رقص کرنے لگی جس سے اُسکے شرارتی ڈمپل صاف 💕واضح نظر آنے لگے۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی اُسی نیلی آنکھوں والی پری کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اُسکا فون بجا۔۔۔نمبر دیکھتے ہی پل میں اُسکی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔چہرے پر چٹانوں جیسی سختی نے بسیرا کر لیا۔۔۔۔۔

فون یس کر کے اُس نے کان سے لگایا۔۔۔ہیلو ہاں بولو۔۔۔۔۔۔آگے سے کچھ کہا گیا۔۔۔ٹھیک ہے سب کو بولاؤ۔۔۔میں دس منٹ تک پہنچاتا ہوں۔۔۔۔کچھ اور ایک دو باتوں کے بعد اُسنے فون رکھ دیا۔۔۔اور باہر نکل گیا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سالار سمیت سب بیسمنٹ میں موجود تھے۔۔۔۔ہاں بولا سعد۔۔۔سالار اُسکی طرف نظریں گھما کر بولا۔۔۔۔سر خبر ملی ہے۔۔۔بادشاہ کے آدمی لاہور کی سب بڑی یونیورسٹی سے لڑکیاں اغواء کر کے باہر کے ممالک میں سپلائی کرنے کا پلان بنا رہے ہیں۔۔۔۔خبر پکی ہے میجر سالار۔۔۔کیپٹین سعد کی طرف دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔جی ہمم۔۔اُن کی گینگ میں شامل ہمارے وفادار آدمی نے بتایا ہے۔۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔ٹھیک ہے پھر تم دونوں یونیورسٹی جاؤ گے۔۔۔

سالار سلال اور تابش کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔کیپٹین سلال تم پروفیسر کے بیس میں یونی میں سب پر نظر رکھو گے اور جو بھی انفورمیشن ملے مجھے دو گئے۔۔۔سالار۔۔۔سنجیدگی سے اُسکی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔جی سر۔۔۔اور میں تابش کی زبان پر پھر سے کجولی ہوئی۔۔۔۔تو جلدی سے بولا۔۔۔سالار اور سلال دونوں نے خونخوار نظروں سے اُسے گھورا۔۔۔تو وہ گڑبڑا کر جلدی سے بولا۔۔۔سوری سر۔۔۔۔۔۔۔وہاں سب کی دبی دبی ہنسی گونجی۔۔۔جس کو سالار کی ایک گھوری سے بریک لگائی۔

شام کے وقت دعا ابھی مغرب کی نماز ادا کر کے فارغ ہوئی تھی۔۔۔جب حماد صاحب کی آواز آئی۔۔۔پرنسس میں اندر آجاؤ۔۔۔دعا نے مڑ کر دیکھا تو حماد صاحب داخلی دروازے پر کھڑے تھے۔۔۔بابا جانی میرے کمرے میں آنے کے لیے آپ کب سے اِجازت لینے لگے ۔۔۔دعا اُن کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولی۔۔۔ہاہاہاہا ویسے یہ بات بھی آپ نے سہی کہی۔۔وہ مسکرا کر چلتے ہوئے اُسکے پاس آئے۔۔۔پرنسس مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔حماد صاحب اُسکی طرف دیکھ کر بولے۔۔۔جی بابا جانی کہی۔۔۔وہ اُن کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے محبت سے بولی۔۔۔۔

پرنسس آپ یہ مت سمجھنا کہ آپ ہم پر کوئی بوجھ ہو۔۔۔جسے ہم اُتارنے کے لیے یہ سب کر رہے ہے۔۔۔آپ اپنے بابا کو غلط مت سمجھیے گا۔۔۔۔دعا الجھی نظروں سے اُنہیں دیکھنے لگی کہ وہ کیا بول رہے ہیں۔۔۔بابا آپ بے جھجک بولے آپ کو کیا بات کرنی ہے دعا مسکرا کر بولی۔۔۔آپ کی چچی کی فرینڈ نے اپنے بیٹے اسد کے لیے آپ کا ہاتھ مانگا ہے۔۔۔حماد صاحب کی بات سے دعا کے مسکراتے ہونٹ یک دم سمٹے۔۔۔انھوں نے آپ کو ہانیہ کی شادی پر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔لیکن بابا جانی میں کیسے۔۔۔بیٹا اُنھیں آپ کی اس پرو بلم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔حماد صاحب اسکی بات بیچھ میں کاٹ کر بولے۔۔۔دعا کو ایسا لگا جیسے اُسکے گھر والے اُس سے جانے چھڑانے کے لئے یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔یک دم اُسکی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئی۔۔۔جنہیں بے مشکل اس نے اپنے حلق میں اتارا۔۔۔۔بیٹا میں صرف آپ سے بات

کرنے آیا ہوں۔۔۔ ہم آپ کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں کر رہے۔۔۔ اگر آپ کہو گئے تو ہی ہم بات آگے بڑھائے گئے۔۔۔ ورنہ نہیں۔۔ حماد صاحب اُسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے بولے۔۔۔۔ لیکن ان کی کوئی بھی بات۔۔ کا اسنے کوئی جواب نہیں دیا اور ہنور ویسے ہی سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔۔۔۔ کمرے میں چھائی خاموشی کو اُسکی پیاری سی آواز نے توڑا۔۔۔ بابا جانی جیسا آپ سب کو ٹھیک لگے۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔ اس نے بابا کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر سے سر جھکا لیا۔۔۔۔

خوش رہوں میری پرنسس۔۔۔ مجھے تم سے یہی اُمید تھی۔۔۔۔ حماد صاحب اُسکا ماتھا چومتے ہوئے پیار سے بولے۔۔۔ اللہ میری بچی کا دامن خوشیوں سے بھر دیے۔۔ آمین حماد صاحب نے اُسے دل سے دعا دی۔۔۔۔ اچھا اب چلتا ہوں۔۔۔ آپ ریسٹ کرو۔۔۔ کہتے ساتھ وہ کمرے سے نکل گئے۔۔۔ اور پیچھے وہ اپنی قسمت پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

آج پھر ایک انسان کی قسمت کا فیصلہ ہونا تھا۔۔۔ آج پھر ایک زندگی ختم ہونی تھی۔۔۔۔ آج پھر اِس گاؤں میں پنچایت لگی تھی۔۔۔ جہاں سردار جہان سکندر خان نے فیصلہ کرنا تھا۔۔۔۔۔ سردار میرے بیٹے کو چھوڑ دیے۔۔۔ اُس سے غلطی ہو گئی۔۔۔ معاف کر دیے۔۔۔ ایک ادھیڑ عمر شخص اپنے بیٹے کی زندگی کے لیے ہاتھ جوڑ کر رحم کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہے نہ تمہارا بیٹا ہمارے دشمنوں کے گاؤں سے آدھی رات کو لڑکی بھاگا کر لایا ہے۔۔۔۔ سردار

جہان سکندر اپنی گرجدار آواز میں غرائے۔۔۔۔۔معاف کر دیے سردار معاف کر دیے۔۔۔دوبارہ ایسا نہیں ہوگا۔۔۔۔وہ شخص ہاتھ جوڑے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔۔بھاگا کر ہی لایا ہوں۔۔۔کون سا میں نے اُسکا ریپ کیا ہے۔۔۔۔ادھیڑ عمر شخص کا بیٹا بغیر ڈرے اکڑ کر بولا۔۔۔۔کہ تبھی فائر کی آواز آئی۔۔۔۔ٹھاہ۔۔۔ٹھاہ۔۔۔۔

اور وہ شخص زمین پر ڈھ گیا۔۔۔۔سردار جہان سکندر کے سامنے کسی کو بھی بولنے کی اجازت نہیں۔۔۔بہت اکڑ سے کھڑا ہو کر سردار کے سامنے بول رہا تھا کہاں گئی اب ساری اکڑ۔۔۔دو پل میں نکل گئی ساری ہیکڑی۔۔۔۔سردار کا وفادار آدمی قاسم حقارت سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔اور سردار کے ساتھ وہاں سے نکل گئے۔۔۔۔پیچھے وہ ادھیڑ عمر شخص دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔۔۔۔

ایشل بے دھیانی سے چلتی جلدی جلدی میں اپنی کلاس کی طرف جا رہی تھی۔۔۔کہ سامنے سے آتے تابش سے ٹکرا گئی۔۔۔۔

ہائے اللہ میرا سر۔۔۔۔اندھے ہو دکھائی نہیں دیتا۔۔۔آنکھیں کہی پر گروی رکھ کر آئے ہو۔۔۔۔دیکھ کر چلا نہیں جاتا۔۔۔۔ایشل اُسکی طرف دیکھ کر غصے اور چڑ کر بولی۔۔اُسے پہلے کی آتے دیر ہو گئی تھی۔۔۔اوہیلو میڈم۔۔۔اندھا میں نہیں اندھی آپ ہے۔۔۔۔جو اپنی گینڈے جیسی موٹی موٹی آنکھیں نیچے کیے چل رہی تھی۔۔۔۔تابش کہا اپنی بے عزتی برداشت

کرنے والا تھا۔۔۔ایشل تو بس منہ کھولے اِس آفت کے پرتولے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اُسکی اِتنی پیاری گول مٹول آنکھوں کو گینڈے کی آنکھیں بول رہا تھا۔۔۔۔۔

یو۔۔۔اس سے پہلے ایشل غصے میں کچھ اور کہتی۔۔وہ وہاں سے آگے بڑھ گیا۔۔۔اور وہ پیچھے اس بندر سے نمٹنے کا سوچتے ہوئے اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔کس سے لڑ رہے تھے۔۔۔تابش کے کان میں لگے ائیر سپیکر سے سالار کی سنجیدہ آواز ابھری۔۔۔۔کچھ نہیں ایک موٹی آنکھوں والی بندریا مل گئی تھی۔۔۔۔تابش منہ بناتا ہوا بولا۔۔۔

تابش کام پر دھیان دو۔۔۔۔سالار کی سنجیدہ آواز اُبھری۔۔۔۔

تابش کام پر دھیان دو۔۔۔وہ سالار کی نکل اُتارتا ہوا بڑبڑایا۔۔۔

کچھ کہا تم نے ایک بار پھر اُسکی سپیکر سے آواز ابھری۔۔۔۔۔

نہ۔یں۔۔نہیں۔۔تو۔۔۔وہ سٹپٹا کر جلدی سے بولا۔۔۔۔۔

سب اسٹوڈنٹ کلاس میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔جب پروفیسر کلاس میں داخل ہوا۔۔۔گڈ مورنگ سر۔۔۔سب اسٹوڈنٹ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔گڈ مورنگ۔۔۔وہ اپنا چشمہ ٹھیک کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

میں آپ کا نیا پروفیسر سلال شاہ۔۔۔وہ اپنا تعارف دیتا ہوا بولا۔۔۔۔سفید شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے آنکھوں پر نظر کا چشمہ ٹکائے۔۔۔ہلکی داڑھی میں۔۔بالوں کو جل سے اچھی طرح سیٹ کیے۔۔۔وہ آج کوئی اور ہی سلال شاہ لگ رہا تھا۔۔۔

لڑکیاں تو اپنے اِتنے ہینڈسم سر کو دیکھ کر ہی فدا ہو گئی۔۔۔۔سب آنکھیں پھاڑے اُسے گھور رہی تھی۔۔۔کہ تبھی کوئی کلاس میں داخل ہوا۔۔۔میں آئی کم اِن سر۔۔۔۔تابش دانت نکالتا ہوا بولا۔۔۔۔ایشل کی نظر جیسے ہی دروازے پر گئی۔۔۔سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر اُسے چالیس والٹ کا جھٹکا لگا۔۔۔اچانک تابش کی نظر بھی اُس پر پڑی۔۔۔۔۔جو غصے سے اُسے ہی گھور رہی تھی۔۔تابش نے ایک آنکھ ونگ کر کے مسکراہٹ پاس کی۔۔۔جس سے وہ سٹپٹا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگ گی۔۔۔اور دل ہی دل میں اُسے مختلف القابات سے نوازا۔۔کم اِن۔۔۔۔سلال نے اُسے اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔۔سو اسٹوڈنٹ یہ آپ کا نیو کلاس میٹ ہے تابش ملک۔۔۔۔۔۔۔۔

سب ویلکم کرو۔۔۔سلال نے سب سے تابش کا تعارف کروایا۔۔۔

Ok Students let start the lacture....

سلال اپنا حولیا بدل کر پروفیسر کے طور پر یونی میں انٹر ہو کر سب پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔اور تابش اسٹوڈنٹ بن کر سب پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔اُنہیں پہلے اِن ٹیچرز کا پتہ لگانا تھا۔۔۔جو بادشاہ کے ساتھ ملکر لڑکیاں غائب کروا رہے تھے۔۔۔۔

کلاس کے بعد سب کنٹین جا رہے تھے۔۔۔ایشل بھی کلاس کے بعد کنٹین میں آ گئی۔۔۔کہ سامنے اُسے تابش بیٹھا دیکھائی دیا۔۔۔ تمہیں تو میں بتاتی ہوں۔۔۔ مجھ سے پنگا لینے کا نتیجہ ایشل کچھ سوچتے ہوئے مسکرائی۔۔۔اور کنٹین کی طرف بڑھ گئی۔۔۔کہ تبھی تابش کا دوست اُسکا اوڈر دینے آیا۔۔۔۔

خان بابا۔۔ایک کپ کافی۔۔۔کہتے وہ لڑکا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔پاس کھڑی ایشل کی آنکھیں چمکی۔۔۔۔خان بابا کافی لے کر جانے لگے جب ایشل نے انھیں روکا۔۔۔خان بابا ایک منٹ رُکے۔۔۔کیا ہوا ایشل بیٹی کچھ چاہیئے آپ کو۔۔۔خان بابا ایشل کی طرف دیکھ کر فکر مندی سے بولے۔۔۔وہ ایشل اور دعا کو کافی ٹائم سے جانتے تھے۔۔۔۔خان بابا کے گھریلو مسائل کچھ اچھے نہیں تھے۔۔۔۔اس لیے ایشل اور دعا کبھی کبھی اُن کی مدد کیا کرتی تھیں۔۔۔

خان بابا آپ کے پاس کالی مرچ ہے۔۔۔ہاں بیٹی ہے۔۔لیکن آپ کو کیوں چاہیئے۔۔۔خان بابا نے سوال کیا۔۔۔پہلے آپ دیے تو۔۔۔پھر بتاتی ہو۔۔۔ایشل نے جلدی سے اُن سے کالی مرچ کی ڈبی لی۔۔۔۔اور تین چمچ بھر بھر کر تابش کی کافی میں ڈال دی۔۔۔بیٹا یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔خان بابا حیرانی سے کھڑے اُسکی حرکت دیکھ رہے تھے۔۔۔۔خان بابا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔بس آپ لے جاو۔۔۔ایشل اُن کی طرف دیکھ کر آرام سے بولی۔۔۔میں نے کہا نہ کچھ نہیں ہوتا آپ جاؤ۔۔۔۔وہ اُن کو جانے کا کہتی خود بھی وہاں سے کھسک گئی۔۔۔اور تماشا دیکھنے کے لیے ایک سائیڈ پر جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔اب آئے گا مزہ۔۔۔

تابش نے جیسے ہی کافی کا پہلا سیپ لیا۔۔۔وہ ویسے ہی فوارے کی طرح باہر نکلی۔۔۔اور سامنے بیٹھا لڑکا کافی سے پورا کا پورا نہا گیا۔۔۔

آہ۔۔مرچی۔۔۔پانی۔۔پانی۔۔۔تابش اپنی زبان صاف کرتا ہوا بولا۔۔

جلن کی وجہ سے اُسکی آنکھوں میں پانی جما ہونے لگا۔۔۔تابش نے پانچ گلاس پانی پی لیا تھا۔۔۔جلن کم تو ہو گئی تھی۔۔۔لیکن ابھی ہو رہی تھی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔کہ تبھی ایشل ہنستی ہوئی وہاں آئی۔۔۔تابش اُسکو پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھ سمجھ چکا تھا۔۔۔کہ شرارت اُسکی ہے۔۔۔۔

پھر کیسا لگا۔۔۔مسٹر تابش ملک کو کالی مرچ والی کافی پی کر ایشل اُسکے سامنے آتی ہوئی مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔

دوبارہ ایشل سے پنگا۔۔۔اِس۔نوٹ۔۔چنگا۔۔۔ایشل تابش کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی ہوئی بولی۔۔۔اور ایک نظر تابش کو دیکھتی وہاں سے نکل گئی۔۔۔

تابش تو اس لڑکی کی ہمت کی داد دیے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔انٹریسٹنگ۔۔۔تابش ایشل کو سوچتا ہوا بولا۔۔۔۔

جب سے اُسے پتہ چلا تھا۔۔۔کہ وہ نکاح ابھی کرنا چاہتے ہیں۔۔اور رخصتی ایک سال بعد۔۔۔تب سے وہ اپنے کمرے تک یا کچن تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔یونی جانا بھی اُسنے

چھوڑ دیا تھا۔۔۔سب نے کہا کہ یونی جایا کرو۔۔۔لیکن اُسنے یہ کہ کر منہ کر دیا کہ وہ گھر سے ہی تیاری کر کے پرائیویٹ پیپر دیے دیے گی۔۔۔تو سب نے زیادہ فورس نہ کیا۔۔۔لیکن اُسکی دل کی حالت سے ہر کوئی انجان تھا۔۔۔وہ ابھی شاور لے کر واشروم سے نکلی تھی کہ۔۔۔دھڑام سے دروازا کھولا اور ایشل میڈم آندھی طوفان بن کر اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔ ہائے دُو ہی جان کیسی ہو۔۔۔۔۔وہ اُسکے بھرے بھرے گالوں کو کھینچتے ہوئے پیار سے بولی۔۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔تم بتاؤ اِتنی صبح صبح یہاں کیسے آنا ہوا دُو ہی آئینے میں اُس کا عکس دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔جو بازوں سر کے نیچے رکھے بیڈ پر لیٹی ہوئی اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ویسے نہ تم بڑی میسنی ہو۔۔۔ایشل اُسکی طرف دیکھ کر مصنوعی ناراضگی سے بولی۔۔۔۔میں نے اب کیا کر دیا۔۔۔۔اُسکے اندازے پر دعا اُسکی طرف مڑ کر مسکرا کر بولی۔۔۔۔تمہارا رشتہ بھی پکا ہو گیا۔۔۔اور تم نے مجھے بتایا ہی نہیں۔۔ایشل کی بات سن کر اُسکے مسکراتے ہونٹ پل بھر میں سمٹے۔۔۔اور دو ہفتے بعد تمہارا نکاح بھی۔۔۔مجال ہے جو تم نے خبر بھی لگنے دی ہو۔۔۔وہ اپنی ہی دھن میں بولی جا رہی تھی۔۔۔یہ جانے بغیر کہ اُس کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔۔۔۔تمہیں کس نے بتایا دعا اُسکے پاس بیٹھتی ہوئے بولی۔۔۔۔جب میں آئی تو سب نیچے باتیں کر رہے تھے۔۔۔تب سنا۔۔۔۔ممممم۔۔۔۔۔

کیا ہوا دُو ہی تم اِس سب سے خوش نہیں ہو۔۔۔ایشل اُسکا مرجھایا چہرہ اپنی طرف موڑ کر سنجیدگی سے بولی۔۔۔۔دُو ہی اُسکے سہی اندازے پر گڑبڑا گئی۔۔۔پھر بے مشکل خود کو نارمل

کرتے ہوے بولی۔۔۔ نہیں۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔میں۔۔خوش۔۔ہوں۔۔۔بہت خوش ہو۔۔۔بس تھوڑا سا ڈر لگ رہا ہے۔۔۔دُو ہی چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ لاتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔میں بہت خوش ہو تمہارے لیے رب کرے میری دوست ہمیشہ ایسے ہی مسکراتی رہے۔۔ہائے کتنا مزا آئے گا میری جان سے پیاری دوست کی شادی ہے ۔۔۔ایشل اُسے پیار سے گلے لگاتے ہوئے خوش سے بولی۔۔۔۔کیوں نہ اِسی خوشی میں شوپنگ پر چلے۔۔۔۔۔۔ایشل اُسکی طرف دیکھتے ہوئے چہک کر بولی۔۔۔۔۔۔

نہیں یار میرا بلکل بھی دل نہیں کر رہا دعا نے انکار کرنا چاہا۔۔۔۔۔اگر تم نے اب انکار کیا۔۔۔۔۔تو میں نے تم سے ناراض ہو جانا ہے۔۔۔اور تمہارے نکاح پر بھی نہیں آنا میں نے۔۔۔۔۔

ایشل نے صاف صاف دھمکی دی۔۔۔جسے سُن کر اُسے مجبور نہ چلنا پڑا۔۔۔۔۔اچھاااامیری ماں چلتے ہیں میں حجاب کر لو۔۔دعا نے چڑ کر کہا اور حجاب کرنے لگ گئی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں تینوں۔۔۔یوشاہ کے ساتھ مول روانہ ہو گئیں۔۔۔ایمان بھی اُن کے ساتھ تھی۔۔۔۔

سالار حویلی جانے سے پہلے مول آیا تھا۔۔۔ حوریہ کے لیے کچھ لینے۔۔۔ وہ ابھی حوریہ کے لیے کچھ گفٹس لے کر وہ شوپ سے نکلا تھا۔۔۔ کہ اچانک اُسکی نظر سامنے شوپ پے کھڑی اُس کی نیلی آنکھوں والی پری پر پڑی۔۔۔ دعا کو دیکھتے ہی اُسکے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آگئی۔۔۔ جسے دیکھنے کے لیے وہ اِتنے دن سے بے چین تھا۔۔۔ وہ اُسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ وہ کھڑا اِتنے دن سے بے چین آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا رہا تھا۔۔۔ وہ چاروں ایک شوپ سے دوسری شوپ پر جا رہے تھے۔۔۔ جب سالار کی نظر اُن پر پڑی۔۔۔۔ کہ تبھی اچانک اُس سے لگا جیسے سب کچھ ختم ہو گیا ہو۔۔۔ اُسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے پورے آسمان اُسکے سر پر آ گرا ہوں۔۔۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگ گیا تھا۔۔۔۔ وہ بے مشکل دایور کے سہارے کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔ جس چہرے پر کچھ دیر پہلے زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔۔۔ اُسی چہرے پر اب سنجیدگی نے چادر اوڑھ لی تھی۔۔۔۔

وہ تینوں ابھی شوپنگ کر رہی تھی۔۔۔۔ یوشاہ کال سُننے کے لیے ایک طرف گیا تھا۔۔۔ جب ایک لڑکا دعا کی طرف آیا۔۔۔

ہائے بیوٹی فل۔۔۔ وہ اُسکی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔ لیکن دعا نے اُسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور سائیڈ سے ہو کر گزرنے لگی۔۔۔

اوئے دیکھ اِسے۔۔۔ یہ تو ایک پاؤں سے ڈس ایبل ہے۔۔۔ وہ لڑکا اپنے دوسرے دوست کو دیکھتا ہوا ہنس کر بولا۔۔۔ یار لیکن ہے کتنی حسین۔۔۔ میرا تو اِس پہ دل آ گیا۔۔۔ پہلا لڑکا دعا

کو ہوس بھری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔اُن دونوں کی باتیں سُن کر دعا کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔۔۔سالار دُور سے ہی اُسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر بے چین ہونے لگا۔۔۔۔

اوئے تمیز سے نہیں تو۔۔۔۔ایشل غصے سے بات ادھوری چھوڑ کر بولی۔۔۔نہیں تو کیا کر لو گی۔۔۔اُسکا کا دوست آگے بڑھ کر بولا۔۔۔ایشل چھوڑو اِن لوگوں کو سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔ پلیز یہاں سے چلو۔۔۔دعا ایشل کو کھینچتے ہوئے بولی۔۔۔نا۔۔نا۔۔نا۔۔بیبی۔۔۔ایسے کیسے اِس حُسن کی دیوی کو جانے دیے۔۔۔وہ لڑکا دعا کا ہاتھ پکڑتا ہوا کمینگی سے بولا۔۔۔چھوڑو مجھے دعا اُس سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئی بھرائی آواز میں بولی۔۔۔بس یہاں پر آ کر سالار کی بس ہوئی۔۔۔وہ غصے سے آگ بڑھنے ہی لگا تھا کہ سامنے کسی لڑکے کو دیکھ کر وہ وہی رُک گیا۔۔۔۔

چھوڑ اُسکا ہاتھ۔۔۔یوشاہ اُسے گردن سے دبوچتے ہوئے غصے سے بولا۔۔۔ابے سالے کون ہو تم چھوڑو مجھے وہ لڑکا درد سے کہراتا ہوا بولا۔۔۔بہت شوق ہے نہ لڑکیوں کا ہاتھ پکڑنے کا اب پکڑ کر دکھاؤ۔۔۔یوشاہ نے اُسکا بازو پکڑ کر پیچھے کمر سے لگایا۔۔۔جس سے اُسکی زوردار چیخ مول میں بلند ہوئی۔۔۔دوسرا لڑکا ڈر کے مارے پہلے ہی وہاں سے نو۔دو گیارہ ہو گیا۔۔۔ممم مجھے۔معاف کر دو۔۔۔دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔اُس لڑکے نے درد کی شدت سے کہراتے

ہوے کہا۔۔۔تو یوشاہ نے وارنگ دیے کر چھوڑ دیا۔۔۔آزادی ملتے ساتھ ہی وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

سالار کو دعا کے لیے اُس لڑکے کا لڑنا۔۔۔ناگوار گزرا۔۔۔لیکن اگلے ہی پل دعا کے بھائی کہنے سے سالار کے اندر لگی آگ پر جیسے کسی نے پانی کے چھینٹیں مار کر بجھا دیا ہو۔۔۔۔

بھیو۔۔۔۔جی بھیو کی جان یوشاہ جلدی سے اُسکی طرف بڑھ۔۔۔کہ اچانک دعا یوشاہ کی باہوں میں جھول گئی۔۔۔پرنسس۔۔۔یوشاہ نے پریشانی سے اُس کو پکارا۔۔۔دعا اُٹھو پلیز۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے دعا ڈر کی وجہ سے بہوش ہو گئی ہے۔۔۔ہم اِسے گھر لے کر چلتے ہیں۔۔۔۔ایشل پریشانی سے بولی۔۔۔ہاں۔۔یہی ٹھیک رہے گا۔۔۔کہتے ساتھ یوشاہ نے اُسے اپنی باہوں میں اُٹھایا۔۔۔اور اسے لے کر مول سے نکل گئے۔۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر اُسی جگہ کھڑا رہا۔۔۔پھر مرے ہوئے قدموں سے چلتا ہوا مول سے نکلا اور اپنی گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔۔اور گاڑی سیدھا حویلی کے راستے ڈال لی۔۔۔سارے راستے وہ اُسی کے بارے میں سوچتا رہا۔۔۔ایک پل کے لیے بھی سالار اُسکی سوچوں سے نہیں نکلا۔۔۔اُسے رہ رہ کر دعا کی روتی ہوئی نیلی آنکھیں اور اُسکا بہوش ہونا یاد آرہا تھا۔۔۔۔۔

کتنی ہی بار اُسکا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔۔۔۔مسلسل تین گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ خان حویلی پہنچا۔۔۔۔جو رات کی چاندنی میں اپنی پوری آب وتاب جگمگا رہی تھی۔۔۔۔ڈرائیور نے

اُسے دیکھ کر جلدی سے گیٹ کھولا۔۔۔ جیسے ہی گاڑی پورچ میں آکر رُوکی۔۔۔ وہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔ ہر طرح کے جزبات سے عاری سنجیدہ چہرہ لیے اندر داخل ہوا۔۔۔ اسلام علیکم اُسنے اندر داخل ہوتے ہی بلند آواز میں سلام کیا۔۔۔ واعلیکم سلام۔۔۔ کیسے ہے داجی۔۔۔ وہ چلتا ہوا اُن کے پاس آیا۔۔۔ میں ٹھیک ہو برخوردار تم سناؤ۔۔۔ سفر کیسا رہا تمہارا۔۔۔ وہ اُسے گلے لگاتے ہوئے مسکرا کر بولے۔۔۔ جی ٹھیک۔۔۔ مختصر جواب آیا۔۔۔۔ چلو آؤ کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ نہیں داجی مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ میں تھک گیا ہوں۔۔۔ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ صبح ملتے ہیں۔۔۔ کہتے ساتھ وہ اُوپر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

سب سے پہلے اُسنے کمرے میں آکر شاور لے کر کپڑے چینج کیے۔۔۔ اور اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔ وہ ابھی دُوہی کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا جب بی جان اندر داخل ہوئی۔۔۔ سالار پوتر۔۔۔ اُنہوں نے اُسے آواز دی۔۔۔ بی جان آپ۔۔۔ آیئے اندر وہاں کیوں کھڑی ہے سالار نے بی جان کا ہاتھ تھام کر بیڈ پر لا کر بیٹھایا۔۔۔ یہاں رکھ دو بی جان ملازم کو دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھنے کا اشارہ کیے بولی۔۔۔ ملازمہ چپ چاپ دودھ کا گلاس رکھ کر جا چکی تھی۔۔۔ سالار بی جان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔ بی جان پیار سے اُس کا ماتھا چوم کر اُس کے بال سہلانے لگی۔۔۔۔

بی جان آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔ہاں پتر تجھے مجھ سے کب سے اجازت لینے کی ضرورت پڑ گئی بی جان لہجے میں پیار سموے بولی۔۔۔

بی جان آپ کی اور داجی کی محبت کی شادی تھی۔۔۔تو کیا محبوب کی ایک خامی کے پیچھے اُس سے محبت کرنی چھوڑ دینی چاہیے۔۔۔وہ خامی جو اُسکی روح میں نہیں اُسکے جسم میں ہو۔۔۔۔۔سالار کو خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے اور کیا پوچھ رہا ہے۔۔۔۔۔

پتر تو وہ محبت نہیں ہوتی ہے۔۔۔وہ تو صرف ایک طرفا پسندیدگی کا احساس ہوتا ہے۔۔۔۔محبت تو وہ ہوتی ہے۔۔۔جو محبوب کی ایک خامی کو نظر انداز کیے۔۔۔۔اُسکی خوبیاں دیکھے۔۔۔۔۔جو اُسکے جسم سے نہیں اُسکی روح سے محبت کرئے۔۔۔وہ محبوب ہوتا ہے۔۔۔۔۔صورت سے تو کہی لوگ پیار کرتے ہیں۔۔۔لیکن کوئی سیرت نہیں دیکھتا۔۔۔۔کوئی یہ نہیں سوچتا کہ۔۔جن کہ اندر خامی ہوتی ہے۔۔۔دنیا کے سامنے وہ خود کو کتنا بے بس محسوس کرتے ہیں۔۔۔۔لوگوں کو باہر سے تو وہ خوش باش لگتے ہیں۔۔۔لیکن اندر سے بہت ٹوٹے۔۔۔۔اور بہت تنہا ہوتے ہیں۔۔۔۔

اُنھیں باہر کی دنیا سے دنیا کے لوگوں سے خوف محسوس ہوتا ہے۔۔وہ ڈرتے ہوتے ہیں۔۔۔کہ وہ دوسرے لوگوں جیسے کیوں نہیں ہے۔۔۔

محبوب تو وہ ہوتا ہے۔۔۔جو اپنے محبوب کی خامیوں کو نظر انداز کر دل و جان سے اپنے محبوب سے پیار کرئے۔۔۔

سمجھے بی جان پیار سے اُس کے بال سہلاتے ہوئے بولی۔۔۔جی۔۔ سمجھ گیا۔۔۔۔شکریہ میری پیاری بی جان۔۔۔سالار پیار سے اُن کا ماتھا چوم کر بولا۔۔۔۔کس بات کا۔۔۔۔کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔سالار سنبھل کر بولا۔۔۔کہ کہی بھنڈا ہی نہ پھوٹ جائے۔۔۔۔

بی جان کی باتوں سے وہ کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔۔۔۔

اور کچھ۔۔۔بی جان پیار سے سالار کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔تو سالار نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

اچھا اب میں چلتی ہوں۔۔۔کافی رات ہو گئی ہے۔۔یہ دودھ پی کر۔ سو جاؤ۔۔۔بی جان اُسے سونے کی تاکید کرتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

میں نے اُسکے جسم سے نہیں۔۔۔نہ ہی اُسکی خوبصورتی سے محبت کی ہے۔۔۔میں نے صرف نیلی آنکھوں سے اُسکی آنکھیں میں چھوپی معصومیت سے اُسکی روح سے محبت کی ہے۔۔۔اور مجھے میری نیلی آنکھوں والی پری ہر خامی ہر خوبی کے ساتھ دلوں وجان سے قبول ہے۔۔۔۔وہ بیڈ پر لیٹا اپنے دل سے بولا۔۔۔۔اور ایک دلفریب مسکراہٹ نے اُسکے چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔۔

اذان کی آواز سُن کر وہ واشروم میں گھس گیا وضو کرنے۔۔۔دس منٹ بعد وہ وضو کر کے واشروم سے نکلا۔۔۔اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔عیشاء کی نماز ادا کر کے سالار نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے۔۔۔اے میرے پروردگار اِس دونوں جہانوں کے رب تو ہی ہم گناہ گار بندوں

کو نوازنے والا ہے۔۔۔ تیرے اک اِشارے سے دن رات میں بدل سکتا ہے۔۔ رات دن۔۔۔ اے میرے پروردگار میں نے آج تک تجھ سے کچھ نہیں مانگا۔۔۔ آج پہلی بار تجھ سے اپنی محبت مانگ رہا ہوں۔۔۔ اے اللہ اُسے میری جھولی میں ڈال دیا۔۔ اُسے میری شریکِ حیات میرا ہمسفر بنادے۔۔۔ اے اِس دونوں جہانوں کے رب مجھے خالی ہاتھ نہ لوٹانا۔۔ تیرا بندہ بڑی آس سے تیرے در پر آیا ہے۔۔۔ خالی ہاتھ نہ لوٹانا۔۔ دعا مانگ کر چہرے پر ہاتھ پھیر کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

تیار رہیے گا۔۔ مسز سالار بننے میں۔۔۔ بہت جلد آپ میجر سالار علی خان کی دسترس میں ہو گی۔۔۔ تصور میں اُسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔۔۔

مندی مندی آنکھیں کھول کر اُسنے اِدھر اُدھر دیکھنا چاہا۔۔۔

جب کچھ حواس بیدار ہوئے۔۔۔ تو اُسے مول والا واقع یاد آیا۔۔

پرنسس گڑیا ٹھیک ہو۔۔۔ یوشاہ اُسکا ہاتھ تھام کر پیار سے بولا۔۔۔ دُو ہی میری بچی ٹھیک ہو تم۔۔۔ عائشہ بیگم پیار سے اُسکا ماتھا چومتی ہوئی بولی۔۔۔ جس کا جواب دعا سر ہاں میں ہلا کر دیے رہی تھی۔۔۔ سب ہی اُسکے کمرے میں موجود تھے۔۔۔

ہادی کو اُس سب کا پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ حماد صاحب سب کو ایک نظ دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔

ہادی بھائی۔۔۔کب آرہے ہیں۔۔ایمان ہادی کا سن کر جلدی سے بولی۔۔۔دو دن تک آرہا ہے۔۔۔اور اُسے اِس سب واقع کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔۔نہیں تو وہ اُن کو کہی سے بھی ڈھونڈ نکالے گا حماد صاحب ایک نظر سب کو دیکھتے ہوئے دوبارہ بولے۔۔۔۔۔سب نے ہی اُن کی بات سمجھ کر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

گڑیا اب آپ ریسٹ کرو۔۔۔اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو ہم میں سے کسی کو بھی بلا لینا۔۔۔یوشاہ محبت سے کہتا اُسکا ماتھا چومتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔۔اُسکے پیچھے باری باری سب کمرے سے نکل گئے۔۔۔۔

آج ہادی پورے ایک سال بعد اپنا مشن مکمل کر کے واپس آرہا تھا۔۔۔ملک ہاؤس میں ہر طرف گہما گہمی اور افراتفری کا عالم تھا۔۔۔۔کچن میں ہادی کے من پسند کے کھانے بن رہے تھے۔۔۔۔ایک گھنٹے میں ہادی کی فلائٹ لینڈ کرنی تھی۔۔۔حماد صاحب معاذ صاحب یوشاہ گئے ہوئے تھے ہادی کو لینے ائیر پورٹ پر۔۔۔۔۔

ایک گھنٹے کا سفر طے کر کے وہ سب ائیر پورٹ پر پہنچے۔۔۔۔۔تب تک ہادی کی فلائٹ لینڈ ہو چکی تھی۔۔۔۔وہ سب ویٹنگ ایریا میں ویٹ کر رہے تھے۔۔۔کہ اُنہیں پاک آرمی کی وردی میں ملبوس سر پر کیپ لیے آنکھوں پر بلیک گلاسز لگائے ہادی اُنہیں اپنی جانب آتا ہوا دکھائی

دیا۔۔۔سب اِس ہینڈسم جوان فوجی کو مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔۔۔حماد صاحب کا اپنے بیٹے کو دیکھ کر فخر سے سینہ چوڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔۔ہادی نے اُن کے پاس پہنچ کر سلام کیا۔۔۔واعلیکم سلام۔۔کیسے ہو میرے شیر۔۔حماد صاحب اُسے گلے لگاتے ہوئے محبت سے بولے۔۔۔الحمدللہ ٹھیک ہادی مسکرا کر بولا۔۔۔اُن سے ملکر وہ معاذ صاحب سے ملا۔۔۔اور پھر یوشاہ کی طرف آیا۔۔۔کیسے ہو شاہ۔۔۔ہادی مسکرا کر اُس سے بغلگیر ہوا۔۔۔آپ کے سامنے ہو۔۔۔تندرست، خوبصورت جوان۔۔۔شاہ نے شرارت سے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔تو سب ہی مسکرا دیے۔۔۔

بچوں چلو سب ہمارا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔معاذ صاحب اُن کو باتوں میں لگا دیکھ کر بولے۔۔۔تو سب ہی باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔

سب نے ہادی کا بہت شاندار طریقے سے استقبال کیا۔۔۔ہادی باری باری سب سے ملا۔۔۔عائشہ بیگم تو کتنی دفعہ۔۔اُسکی نظر اُتار چکی تھی۔۔۔دعا تو کتنی دیر ہادی کے سینے سے لگی روتی رہی۔۔۔ہادی نے بہت مشکل سے اُسے چپ کروایا۔۔۔۔ہادی فریش ہو کر ڈائرنگ روم میں آگیا جہاں سب بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔ہادی بھائی آپ کراچی سے ہمارے لیے کیا لائے ہو۔۔۔ایمان نے چہکتے ہوئے بے صبری سے پوچھا۔۔۔کبھی ہمیں بھی گفٹ دلانے کا موقع دیجیے محترمہ۔۔۔یوشاہ شوق نظروں سے ایمان کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ایمان اُسکی بات پر سٹپٹائی۔۔۔۔پھر جلدی سے بولی۔۔۔ایک آئسکریم تو لا کر دیتے نہیں۔۔۔آئے

بڑے گفٹ دلانے والے۔۔۔سب لوگ بیٹھے بڑی دلچسپی سے اِن دونوں کی نوک جوک انجوائے کر رہے تھے۔۔۔آہ۔۔ہ۔ جھوٹی کب میں نے نہیں لا کر دی تمہیں۔۔۔۔یوشاہ اُسے خونخوار نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔اچھا۔۔اچھا۔۔اب جھگڑنا بند کرو۔۔۔ہاں بھائی آپ اِنہیں چھوڑے۔۔۔مجھے بتائے آپ کیا لائے ہے میرے لیے۔۔۔۔

جو میری گڑیا نے کہا تھا وہ سب لایا۔۔۔ہادی اُسکے گفٹس اُسے پکڑاتے ہوئے بولا۔۔۔شکریہ بھائی۔۔۔ایمان اپنے گفٹس لے جاتے وقت یوشاہ کو زبان چڑانا نہیں بولی تھی۔۔۔میری جنگلی بلی تمہیں تو میں بہت جلد بتاؤ گا یوشاہ حماد ملک کیا چیز ہے۔۔۔یوشاہ دل ہی دل میں ارادہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ایمان اور یوشاہ کے دادا دادی کی خواہش تھی کہ ایمان یوشاہ کی دلہن بنے۔۔۔۔جس سے اُن کے دونوں بیٹے کبھی اک دوسرے سے الگ نہ ہو۔۔۔۔شہباز ملک اور نفیسہ کی خواہش پر یوشاہ اور ایمان کا نکاح بچپن میں ہی کروا دیا گیا تھا۔۔۔یوشاہ کو چھوٹی سی گڑیا جیسی دلہن بہت پسند آئی تھی۔۔۔دونوں ایک دوسرے سے لڑتے بھی بہت تھے۔۔۔یوشاہ نے کبھی بھی ایمان پر اپنی فیلنگس ظاہر ہونے نہیں دی۔۔۔۔وہ چاہتا تھا۔۔ایمان اپنی پڑھائی مکمل کرئے۔۔۔اور خود اُن دونوں کے آپس کے رشتے کو سمجھے۔۔۔۔شاہ کہاں کھوئے ہو۔۔۔ہادی اُسکا کندھا ہلاتا ہوا بولا۔۔۔کہی نہیں بھائی۔۔۔شاہ ہوش میں آتے ہوئے بولا۔۔۔یہ لو یہ تمہارا گفٹ۔۔۔۔شکریہ بھائی۔۔۔۔۔۔۔پھر

باری باری ہادی نے سب کو اُن کے گفٹس دیے۔۔۔کہ تبھی کچن سے عائشہ بیگم کی آواز آئی۔۔۔آجائیے سب کھانا لگ گیا ہے۔۔۔۔پرنسس آپ کا گفٹ میں آپ کو کھانے کے بعد دیتا ہوں۔۔۔کہتے ساتھ ہادی دعا کو لے کر سب کے ساتھ ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا ۔۔۔۔بہت ہی خوش گوار ماحول میں سب نے کھانا کھایا۔۔۔۔کھانا کھا کر سب نے خوش گپیوں کے ساتھ چائے پی۔۔۔چائے پی کر سب سونے کے لیے اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ہادی بھی دعا کے گفٹس لے کر اُسکے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔پرنسس میں اندر آجاؤ۔۔۔جی۔۔جی۔ضرور۔۔دعا نے مسکرا کر اجازت دی۔۔۔اور یہ ہے میری کیوٹ سی پرنسس کے گفٹس ہادی گفٹس اُسکی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔۔تھنکس یو بھیو ۔۔۔دعا نے مسکرا کر تھام لیے۔۔آ۔۔ہ۔۔ہ۔۔نہیں۔۔۔بھائیوں کو کبھی شکریہ نہیں کہتے پگلی یہ تو بھائیوں کا فرض ہوتا ہے۔۔اپنی بہن کے لیے گفٹس لانا۔۔

اور ویسے بھی اب تو ہماری پرنسس پرائی ہونے والی ہے۔۔۔ہادی اُسکی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا۔۔۔تو وہ مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔

گڑیا آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔ہادی اُسکی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔جی بھیو۔۔۔آپ خوش ہو نہ اِس رشتے سے۔۔۔کسی نے آپ کے ساتھ کوئی زبردستی تو نہیں کی۔۔۔ہادی کو جب پتہ چلا کہ سب نے ملکر دعا کا رشتہ پکا کر دیا ہے۔۔تو وہ بہت غصہ ہوا۔۔۔کہ ہماری بہن ہم پر کون سا بوجھ ہے جیسے ہم اُٹھا کر ایسے ہی پھینک دیے۔۔۔وہ کسی بھی طرح راضی نہیں ہو رہا

تھا۔۔۔وہ کیسے کسی کے بھی ساتھ رخصت کر دیتا جیسے اُنہوں نے بیٹی کی طرح پالا تھا۔۔۔لیکن پھر حماد صاحب کے لاکھ بار سمجھانے پر تھوڑا سمجھا۔۔۔لیکن ابھی بھی اُس کے دل کو سکون نہیں مل رہا تھ۔۔اس لیے وہ دعا سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔جو بھی بات ہے نہ گڑیا پلیز اپنے بھیو کو بتاؤ۔۔۔ہادی اُسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر پیار سے بول رہا تھا۔۔۔۔دعا نے بے مشکل اپنے آنسوؤں کو باہر آنے سے رُوکا ہوا تھا۔۔۔نہیں بھیو۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔۔می۔ں۔۔میں۔۔خوش نہیں بہت خوش ہوں۔۔۔اور کسی نے بھی میرے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی ہے۔۔۔آپ ایوے ہی پریشان ہو رہے ہو۔۔۔۔دعا چہرے پر زبردستی کی مسکان لاتے ہوئے بے مشکل بولی۔۔۔پکا نہ۔۔۔ہاں۔۔جی پکا۔۔۔۔چلو شکر ہے۔۔۔۔اگر تم سے بات نہ کرتا نہ تو میرے دل کو تسلی نہیں ہونی تھی۔۔۔اب میں بے فکر ہوں۔۔۔۔اللہ میری لاڈلی کا نصیب اچھا کرئے۔۔۔ہادی نم آنکھوں سے اُسکا ماتھا چومتا ہوا بولا۔۔۔

اچھا اب میں چلتا ہوں۔۔۔آپ بھی اب سو جاؤ۔۔۔گڈ نائٹ۔۔۔ہادی ایک بار پھر دعا کا ماتھا چوم کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔پیچھے وہ اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔

صبح صبح سب ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔جب معاذ صاحب گویا ہوئے۔۔۔آج زرتاشہ آپا آرہی ہے۔۔۔دُوہی کے نکاح کے لیے۔۔۔۔چلو اچھی بات ہے آپا

بھی آجائے گی۔۔۔رونک لگ جائے گی۔۔۔حماد صاحب مسکرا کر بولے۔۔۔۔یوشاہ ایان بیٹا تم دونوں چلے جانا۔۔۔اپنی پھوپھو کو ائیر پورٹ سے لینے۔۔۔۔جی ٹھیک ہے۔۔۔۔دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔چلو تمہیں کالج چھوڑ دو۔شاہ ایمان کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔کیوں میں علی بھائی کے ساتھ جاتی ہوں۔۔اُن کے ساتھ ہی جاؤ گی ایمان اُسکی طرف دیکھ چبا کر بولی۔۔۔چلتی ہو یا سب کے سامنے اُٹھا کر لے جاؤں شاہ اُسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا اور بغیر اُسکی طرف دیکھے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔یا اللہ کہاں پھنس گئی تجھے کس نے کہا تھا شیر سے پھنگا لینے کو اب بھگتو ایمان دل میں خود کو گالیاں دیتی اپنا بیگ اُٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گئی کہی سچ میں ہی سب کے سامنے اُٹھا کر نہ لے جائے۔۔۔ایمان جیسے ہی باہر آئی شاہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا اُسی کا ویٹ کر رہا تھا۔اُسے آتا دیکھ وہ گاڑی کی جانب بڑھ گیا ایمان کے بیٹھتے ہی گاڑی زن سے بھاگا لی۔۔۔گاڑی میں چھپی خاموشی کو یوشاہ کی آواز نے توڑا۔۔۔تمہارے پیپرز کب ہے یوشاہ ڈرائیونگ کرتا ہوا بولا۔۔۔دو ماہ کے بعد ہے۔۔۔تیاری کیسی جا رہی ہے۔۔۔جی ٹھیک۔۔۔ایمان نے مختصر جواب دے کر اپنا رُک دوبارہ کھڑکی کی جانب کر لیا۔۔۔ایمان کا خود پر توجہ نہ دینا شاہ کو غصہ دلا گیا۔۔۔کہ تبھی گاڑی کالج کے سامنے آروکی۔۔۔ایمان گاڑی سے اُترنے لگی جب شاہ نے اُسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔ایمان اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائی اور سیدھا شاہ کے سینے سے آ ٹکرائی۔۔۔شرم حیا سے ایمان سے نظریں اُٹھانا مشکل ہو گیا۔۔۔چھ۔ڑو۔۔چھوڑے۔۔کی۔۔کیا کر رہے ہے۔۔۔ایمان اپنا بازو چھڑواتے ہوئے

بولی۔۔۔ تمہیں پتہ ہے نہ تمہارا مجھے نظر انداز کرنا غصہ دلاتا ہے۔۔۔ شاہ اُسکے بال کان کے پیچھے کرتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔ لیکن تمہیں میری بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔ شاہ کی اِتنی قربت سے ایمان کے گال دُکنے لگے۔۔۔ آئندہ اگر تم نے مجھے نظر انداز کیا نہ تو قسم سے میں چاچو سے رخصتی لینے میں دیر نہیں لگاؤ گا۔۔۔ شاہ اُسے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ شاہ کو ایمان کا شرما کر پلکے نہ اُٹھانا مزہ دے رہا تھا۔۔۔ شاہ نے آگے کو جھک کر اُسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔ اپنا خیال رکھنا اب جاؤ۔۔۔ یو شاہ کے اِجازت دیتے ہی ایمان گاڑی سے نکلتے ہی بغیر پیچھے دیکھے اندر کی طرف بڑھ گئی میری جنگلی بلی شاہ مسکرا کر کہتا گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔۔۔۔۔ دعا بھی ناشتے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔ سب ہی ایک ایک کر کے چلے گئے تھے۔۔۔ جب ندا بیگم عائشہ بیگم سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔ مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔۔ ندا بیگم پریشانی سے بولی۔۔۔ ہاں بولا۔۔۔ مسز جمال کا فون آیا تھا۔۔ وہ اُن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ پھر۔۔۔ اُنہوں نے نکاح سے پہلے پچاس لاکھ رقم کا مطالبہ کیا ہے۔۔۔ ندا بیگم نے اُن کے سر پر بم پھوڑا۔۔۔ کیاااا۔۔۔ ندا بیگم کی بات سن کر اُنہوں نے بے مشکل خود کو گرنے سے بچایا

۔۔۔۔

وہ کہ رہی ہے اگر آپ نے نکاح سے پہلے پچاس لاکھ نہ دیے تو وہ بارات لے کر نہیں آئے گئے۔۔۔۔ ندا بیگم پریشانی سے بول رہی تھی۔۔۔۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ وہ ہماری دعا سے پیسوں

کے لیے شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔تو میں کبھی بھی یہ بات نہ کرتی۔۔۔مجھے معاف کر دیے بھابھی۔۔۔ندا بیگم آنکھوں میں آنسوں لیے بولی۔۔۔۔ندا اِس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔۔۔تم معافی کیوں مانگ رہی ہو۔۔۔۔لیکن بھابھی اب ہم کیا کرئے۔۔۔۔یہی تو میں سوچ رہی ہوں۔۔۔اگر نکاح سے منہ کر دیے تو میری بچی ہر سو طرح کی انگلیاں اور اُٹھے گی۔۔اور اگر گھر کے کسی بھی مرد کو پتہ چل گیا خاص کر ہادی اور شاہ کو تو بہت بڑی مصیبت آجاے گی۔۔۔۔عائشہ بیگم پریشانی سے بولی۔۔۔۔تو پھر اب کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔ایسا کرتی ہوں میں اپنے سارے زیور بیچھ دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔کچھ پیسے میرے پاس ہے۔۔۔اور کچھ ریوز بیچھ کر ہو جائے گئے۔۔۔۔۔جی بھابھی میرے پاس بھی کچھ زیور ہے۔۔اُن سے بھی کچھ ہو جائے گئے۔۔۔۔

پتہ نہیں میری بچی کی قسمت میں اُوپر والے نے کیا لکھا ہے۔۔۔۔عائشہ بیگم اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔بھابھی سب ٹھیک ہو جاے گا آپ ایسے ہمت مت ہارو۔۔۔ندا بیگم اُن کو گلے لگاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

دوپہر کو ہی زرتاشہ پھوپھو اپنے بچوں کے ساتھ آگئی تھی۔۔۔سب ہی ایک دوسرے سے ملکر بہت خوش ہوئے۔۔۔بیٹا میں تمہارے لیے بہت خوش۔۔۔اللہ پاک میری بچی کی جھولی خوشیوں سے بھر دیے۔۔۔زرتاشہ بیگم دعا کو پیار سے گلے لگاتے ہوئے بولی۔۔۔تو وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔دعا گھر کے سب لوگوں کے علاوہ اپنی پھوپھو کی بھی بہت لاڈلی تھی۔۔۔سب

گھر والے اُسے پلکوں پہ بٹھا کر رکھتے تھے۔۔۔ان سب کا اِتنا پیار دیکھ کر وہ اپنے آپ کو بہت لکی سمجھتی تھی۔۔۔۔پھر اُن کے لیے خود کچھ نہ کرنا بھی۔۔۔اُسے تکلیف میں مبتلا کر دیتا تھا۔۔۔۔ وہ ابھی اِنہی سوچوں میں گم تھی۔۔۔جب اُسکے کزن عاشر کی چہکتی آواز آئی۔۔۔۔کتنا مزا آئے گا۔۔۔کافی ٹائم سے گھر میں کوئی فنکشن نہیں ہوا۔۔۔۔اور نہ ہی سب نے ساتھ ملکر مزا کیا۔۔۔۔

عاشر خوشی سے چہک کر بولا۔۔۔تو سب ہی مسکرا دیے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔ں۔۔۔اب فائنلی دعا کی شادی ہو گی۔۔۔۔۔کسی نے تو اِسکا بھی ہاتھ تھاما۔۔۔۔مجھے تو لگا تھا کہ۔۔۔عدن دعا کی طرف دیکھ کر تنزایہ لہجے میں بولی۔۔۔۔۔دعا کے چہرے پر یک دم اداسی نے بسیرا کر لیا۔۔۔وہاں بیٹھے کسی بھی شخص کو اُسکی بات اچھی نہیں لگی۔۔۔تم۔۔نہ۔۔یوشاہ ابھی کچھ بولتا ہی۔۔۔کہ عائشہ بیگم نے ہاتھ کہ اشارے سے اُسے کچھ بھی کہنے سے روکا۔۔۔۔۔۔

آپ لوگ باتیں کرئے۔۔نماز کا وقت ہو گیا ہے میں نماز پڑھ کر آتی ہوں۔۔۔کہتے ساتھ وہ وہاں سے نکل گئی۔۔۔پیچھے سب اُسے جاتا دیکھتے رہے۔۔۔

عدن سوچ سمجھ کر بولا کرو۔۔۔جو منہ میں آتا۔۔بولتی جاتی ہو۔۔۔دعا کے جانے کے بعد زرتاشہ بیگم نے اُسے گھرکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس میں غلط کیا ہے۔۔۔میں نے جو بھی کہا ٹھیک ہی کہا۔۔۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔تو کسی نے بھی اُسکی بات کا جواب نہیں دیا۔۔۔

پھر شام کو سب نے بہت ہی خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔کھانے کے بعد چائے کا دور چلا۔۔۔۔۔پھر سب آرام کی غرض سے اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

دعا نے کمرے میں آکر سب سے پہلے عیشاء کی نماز ادا کی۔۔۔پھر کتنی ہی دیر کھڑکی میں کھڑی آسمان میں چمکتے چاند کو دیکھتی رہی۔۔۔۔چاند میں بھی داغ ہے۔۔۔میری طرح۔۔۔۔وہ بھی ان ستاروں کے جھرمٹ میں تنہا ہے۔۔۔۔میں بھی اپنوں کے بیچھ تنہا ہوں۔۔۔۔دعا دل میں خود سے مخاطب ہو کر بولی۔۔۔پھر کچھ دیر وہاں کھڑی رہنے کے بعد وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔اُسے پتہ ہی نہیں چلا کب اُسکی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔

ہادی کو آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔۔۔ملک ہاؤس میں دعا کے نکاح کی تیاریاں زوروں شوروں سے جاری تھی آخر اِس گھر کی لاڈلی بیٹی کا نکاح تھا۔۔۔عائشہ بیگم اور ندا بیگم نے سب سے چھپ چھپا کر اپنے قیمتی زیور بیچ کر۔۔۔دعا کے سسرال والوں کو پچاس لاکھ روپے دیے۔۔۔۔نکاح میں صرف تین دن رہ گئے تھے۔۔۔ہر کوئی تیاریوں میں مصروف تھا۔۔۔ایشل بھی نکاح سے پہلے ہی آگئی تھی۔۔۔۔جب اُسے پتہ چلا عدن بھی آئی ہے تو وہ سخت بدمزہ ہوئی۔۔۔عدن کے نیچر کی وجہ سے ایشل عدن کو کچھ خاص پسند نہیں کرتی

تھی۔۔۔ندا بیگم زرتاشہ بیگم اور عائشہ بیگم کے ساتھ سب لڑکیاں بازار گئی ہوئی تھیں۔۔۔۔دعا کو بھی ساتھ چلنے کا کہا۔۔ لیکن اُسنے منہ کر دیا۔۔۔اب وہ ہاتھ میں ریموٹ پکڑے صوفے پر بیٹھی بے دلی سے چینل بدل رہی تھی۔۔۔ایشل بھی کچھ ضروری کام سے گھر گئی ہوئی تھی۔۔۔

کہ اچانک داخلی دروازے سے ہانیہ احد لوگ آتے دکھائی دیے۔۔۔آپپی۔۔۔۔وہ جلدی سے صوفے سے اُٹھی۔۔۔اور مسکرا کر ہانیہ کے گلے لگی۔۔۔اسلام علیکم آپی۔۔۔۔واعلیکم سلام۔۔۔آپی کی جان۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔ہانیہ پیار سے گلے لگاتے ہوئے بولی۔۔۔میں ٹھیک۔۔اُسے نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔ماشی میں بھی ہو۔۔۔احد لہجے میں ناراضگی ظاہر کیے بولا۔۔۔۔جی میرے شہزادے۔۔۔دعا محبت سے اُسے گود میں لیتے ہوئے اُسکے گال چٹا چٹ چومتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔جس سے وہ بلش کرنے لگ گیا۔۔۔۔ہو۔ہووو۔۔۔آپی دیکھو احد بلش کر رہا ہے۔۔۔۔اُسے دیکھ دونوں کا بے ساختہ قہقہہ لگا۔۔۔۔آپی کھڑی کیوں ہے بیٹھے۔۔۔بھائی نہیں آئے۔۔۔آئے تھے وہی ہمیں چھوڑ کر گئے ہے۔۔۔۔پھر اندر کیوں نہیں آئے۔۔۔۔وہ اُنہیں کچھ ضروری کام تھا۔۔۔اس لیے باہر سے چلے گئے۔۔۔۔۔اور سناؤ گھر والے۔۔۔کوئی دکھائی نہیں دے رہا کہاں گئے سب۔۔۔ہانیہ ایک نظر گھر میں دوڑاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔سب لوگ بازار گئے ہیں۔۔۔اچھا یہ سب چھوڑے میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔۔کہتے ساتھ وہ کچن میں چلی گئی۔۔۔۔

سالار اپنے آفس میں بیٹھا۔۔۔دعا کے بارے میں سوچ رہا تھا جب۔۔۔دروازہ دھکیل کر تابش اور سلال اندر داخل ہوئے۔۔۔ہائے بڈی۔۔۔وٹ۔۔۔سپ۔۔۔تابش۔۔۔آنکھ ونگ کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

تم دونوں یہاں۔۔۔یونی کیوں نہیں گئے۔۔۔سالار اُن کی طرف متوجہ ہو کر سنجیدگی سے سوال کرنے لگا۔۔۔۔یار آج چھٹی تھی۔۔۔۔

اور تم تو ایسے کہ رہے ہو۔۔۔جیسے ہمارا باپ ہمیں سکول نہ جانے پر ڈانٹ رہا ہوں۔۔۔تابش سالار کی بات کو سیریس نہ لیتے ہوئے منہ بنا کر بولا۔۔۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی اُسکے منہ کے راویے دیکھ کر سالار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔۔

کہ تبھی ٹیبل پر پڑا انٹر کال بجا۔۔۔۔ہیلو۔۔ہاں بولو۔۔۔سر کوئی مسٹر سلمان آپ سے ملنے آئے ہیں۔۔۔ہاں۔۔اُسے اندر بیجھ دو۔۔۔سالار نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔اوکے سر

۔۔۔۔۔

کہ تبھی ایک لڑکا اندر داخل ہوا۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔سب نے سر ہلا کر سلام کا جواب دیا۔۔۔۔سر جس لڑکی کی آپ نے ڈیٹیل مانگی تھی۔۔۔وہ سب اِس فائل میں موجود ہے۔۔۔۔

کیاااا۔۔۔لڑکی۔۔۔کی ڈیٹیل مانگی وہ بھی سالار علی خان نے۔۔۔۔دنوں ایک ساتھ چیخے۔۔۔اُن کے اس طرح سے کہنے سے سالار نے دونوں کو ایک گھوری سے نوازا۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔۔۔ شکریہ۔۔۔ کہتے ساتھ وہ آفس سے نکل گیا۔۔۔

اب وہ تینوں کافے ٹیریا میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ دونوں سالار کو گھورنے میں مصروف تھے جب سلال بولنا شروع ہوا۔۔۔ یار ویسے تو بڑا چھوپاُ ستم نکلا۔۔۔ مجال ہے جو ہم دونوں کو بھنک بھی لگنے دی ہو۔۔۔ سلال اُسکی طرف دیکھ کر لڑاکا عورتوں کی طرح بولا۔۔۔ تو سالار مسکرا دیا۔۔۔۔ اچھاااا چل بتا کہاں دیکھا بھا بھی کو۔۔۔۔ نام کیا ہے۔۔۔ کہاں رہتی۔۔۔ کیسی دیکھتی ہے۔۔۔ تابش اُسکی طرف دیکھ کر جلد بازی کے ساتھ بولا۔۔۔۔ تجھے بڑی جلدی ہے سب جاننے کی۔۔۔۔ ہاں جلدی کیوں نہ ہو آخر میرے یار کو کسی لڑکی سے محبت ہوئی ہے۔۔۔۔ تابش ایک آنکھ ونگ کرتا ہوا شرارت سے بولا۔۔۔۔۔۔

نام وغیرہ تو نہیں پتہ۔۔۔ لیکن پہلی بار اُسے ہوٹل میں دیکھا تھا۔۔۔ گہری نیلی آنکھیں۔۔۔ جن میں ٹھہری اِنتہا کی معصومیت۔۔۔ جو اُسے اور حسین تر بناتی ہیں۔۔۔۔ پہلی نظر میں ہی پتہ نہیں کون سا جادہ کر دیا اُس کی نیلی آنکھوں نے۔۔۔۔ سالار کسی سحر کے زیر اثر بول رہا تھا۔۔۔ اب تو پکا یقین ہو گیا ہے۔۔۔ کہ ہمارا یار سچ میں کسی لڑکی پر دل ہار بیٹھا ہے۔۔۔۔ سلال نے اُسکی طرف دیکھ مسکرا کر بولا۔۔۔ تو سالار مسکرا دیا۔۔۔ اُس نے دعا کے ڈس ایبل ہونے کے بارے میں ابھی اُن دونوں کو کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔ آئے میرا یار پرایا ہو گیا۔ تابش سالار کے کندھے پر سر رکھے مصنوعی آنسوؤں بہاتے ہوئے بولا۔۔۔۔ تو اپنے

کمینے پن سے باز نہیں آئے گا نہ سالار اُسکی پیٹھ پر مکا جھڑتے ہوئے بولا۔۔۔آہہہہ بتمیر کتنی زور سے مارا ہے۔۔تابش اپنی پیٹھ سہلاتے ہوئے منہ بناتے بولا۔۔۔ہاہاہاہاتو اُن دونوں کا قہقہہ بے ساختہ نکلا۔۔۔ہنس لو کمینوں۔۔بھابھی کو آنے دو ایک ایک چیز کا بدلہ لوگا۔۔۔تابش اُنہیں ہنستا دیکھ چڑ کر بولا۔۔۔وہ تینوں ابھی باتیں کر رہے تھے۔۔۔کہ کسی نے سالار کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔سالار۔۔۔۔یس۔۔۔اُسنے نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ہادی تم۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔۔واعلیکم السلام۔۔۔کیسے ہو یار۔۔۔ہادی سالار کو گلے لگاتے ہوئے

بولا۔۔۔۔الحمداللہ تم سناؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں بھی ٹھیک ٹھاک ہادی نے شرارت سے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔سالار کے بعد وہ سلال کی طرف آیا۔۔۔کیسا ہے بڈی۔۔۔وہ اُسے گلے لگاتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔۔الحمداللہ پہلے جیسا ہینڈسم فٹ سلال نے بھی مسکرا کر جواب دیا ویسے تم یہاں کیسے۔۔۔۔کچھ نہیں بس ایک دوست سے ملنے آیا

تھا۔۔ویسے۔۔۔۔یی۔۔یہ۔۔کون۔۔۔۔ہے۔۔ہادی تابش کی طرف دیکھ سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔تابش اِن سے ملو یہ میرا اور سلال کا جگری دوست کیپٹن ہادی ملک یہ بھی ایک آرمی آفیسر ہے۔۔۔اور ہادی یہ ہے۔۔۔۔ہمارا دوست کپٹین تابش ملک۔۔۔۔سالار نے اُن دونوں کا مسکرا کر تعارف کروایا۔۔۔ہائے سر۔۔۔نائس ٹو میٹ یو تابش ہادی سے ہاتھ ملاتا ہوا

بولا۔۔۔یار سر نہیں ہادی بلاؤ تم سالار کے دوست تو سمجھو تن میرے دوست۔۔۔۔یہ سر ور وغیرہ مت لگاؤ۔۔۔ہادی مسکرا کر بولا تو سب مسکرا دیے۔۔۔۔یار تم کھڑے کیوں ہو

بیٹھو۔۔۔تو وہ چاروں پاس پڑے ٹیبل پر بیٹھ گئے۔۔۔۔اور سناؤ آج کل کیا مصروفیات ہے جناب کی۔۔۔۔سلال نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔کچھ نہیں بس ایک سال سے کراچی میں مشن پر تھا۔۔۔وہ مکمل کر کے ایک ہفتے پہلے ہی لوٹا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

تم سناؤ کیا کر رہے ہو ہادی اُن تینوں کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔ہم بھی مشن پر ہے۔۔۔بادشاہ کا نام تو سنا ہو گا۔۔۔سالار اُسکی طرف دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔۔ہاں جس نے سری لنکا۔بھارت،دبئ،، جیسے بڑے ملکوں میں اپنے اڈے بنا رکھے ہیں۔۔۔ہادی نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

اب اُسکی نظر ہمارے ملک پاکستان پر بھی ہے۔۔۔وہ ہماری آنے والی نئ نسلوں کو تباہ کرنے پر ہوا ہے۔۔۔اور ساتھ ہی ساتھ۔۔۔ہماری بہن بیٹیوں کی عزتیں پامال کرنے پر بھی۔۔۔سالار نے یہ بات بہت ضبط سے کی۔۔۔۔اُسکا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔بادشاہ کو لا کر اپنے سامنے کھڑا کر کے گولیوں سے اُڑا دیے۔۔۔۔وہ اپنے آدمیوں کے زیرے یونی سے لڑکیاں اغوا کر کے باہر کے ممالک سمگل کرنے کا پلان بنا رہے ہیں۔۔۔۔آخری بات تابش نے کی۔۔۔وہ چاہے جتنا بھی شرراتی تھا۔۔۔لیکن کام کے معاملے میں حد سے زیادہ سخت تھا۔۔۔۔

اُس کمینے بادشاہ کو پکڑنے میں اگر تم لوگوں کو کسی بھی طرح کی میری مدد چاہیے ہو تو مجھے ضرور بتانا۔۔۔اپنے ملک کی حفاظت کرنے کے لیے۔۔۔فوجی اپنے سینے پر گولیاں کھانے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔۔۔۔ہادی کے ایک ایک لفظ میں اپنے ملک کے لیے محبت جھلک رہی

تھی۔۔۔۔ابھی بھی وہ باتوں میں مشغول تھے۔۔۔۔جب ہادی کا فون بجا۔۔۔ایک منٹ۔۔۔۔ہیلو۔۔۔جی میری پرنسس۔۔۔کچھ چاہیے تھا۔۔۔ بھیو کی جان کو۔۔۔ہادی ہمیشہ دعا سے ایسے ہی محبت سے بات کرتا تھا۔۔۔ بھیو گھر پر کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔ہانیہ آپی آئی ہے۔۔۔آپ کب تک آئے گئے۔۔۔دعا نے جلدی سے پوچھا۔۔۔۔بچہ میں بس دس منٹ تک پہنچاتا ہوں۔۔۔۔جی بھیو۔۔۔کہتے ساتھ اُسنے فون رکھ دیا۔۔۔۔۔

لگتا ہے تمہاری بہن تمہارے کچھ زیادہ ہی قریب ہے۔۔۔سلال ہادی کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔وہ قریب نہیں ہے۔۔۔وہ میرے دل میں بسی ہے۔۔۔جان ہے میری۔۔۔بہت ہی معصوم سی گڑیا ہے۔۔ہادی بہت محبت سے بتا رہا تھا۔۔۔کاش میری بھی کوئی بہن ہوتی۔۔۔۔ہادی کی اپنی بہن کے لیے محبت دیکھ کر تابش اُداسی سے بولا۔۔۔اُسے تم بھی اپنی ہی بہن سمجھو۔۔جب دل کرے آجانا ملنے۔۔ہادی نے مسکرا کر کہا۔۔جی ضرور۔۔۔اچھا اب میں چلتا ہوں۔۔۔ہادی اُٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔

پھر باری باری وہ سب سے ملا۔۔۔اور ہاں دو دن بعد میری بہن کا نکاح ہے۔۔۔۔لیکن سالار کو کچھ بولتے دیکھ وہ جلدی سے بولا۔۔۔۔اور تم تینوں کو ضرور آنا ہوگا۔۔۔اور میں کوئی بہانہ نہیں سنوگا۔۔۔۔میں ویٹ کروگا کہتے ساتھ وہ جلدی سے نکل گیا۔۔۔اور وہ تینوں پیچھے ارے۔ارے کرتے رہ گئے۔۔۔

بو۔س۔۔ایک بری خبر ہے۔۔۔ بادشاہ کا بندہ اُسکی طرف دیکھ کر ڈرتے ہوئے بولا۔۔۔ کیا ہے جلدی بولوں۔۔۔۔بو۔س۔۔۔ لل۔لاہور والے گودام میں آگ لگ گئی۔۔۔اور کل جو سامان باہر کے ممالک میں سپلائی کرنا تھا سب جل گیا۔۔۔۔اُسکا آدمی نظریں جھکائے بتا رہا تھا۔۔۔۔ کیاااااا۔۔۔۔ کمینوں تم لوگوں سے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا۔۔۔ مفت خوروں۔۔۔۔ بادشاہ دھاڑ کر بولا۔۔۔۔آگ کیسے لگی۔۔۔۔بوس مجھے لگتا ہے۔۔۔۔ہمارے کسی دشمن نے لگائی ہے۔۔۔اُسکا آدمی ڈرتے ہوئے بولا۔۔۔۔ نہیں مجھے نہیں لگتا۔۔۔کہ ہمارے کسی دشمن میں اِتنی ہمت ہو گی۔۔۔کہ وہ بادشاہ کے کام میں ٹانگ اڑائے۔۔۔۔مجھے تو یہ آرمی والوں کا کام لگتا ہے۔۔۔۔اُنہیں بہت شوق ہے اپنے سینے پر گولیاں کھانے کا۔۔۔۔ بادشاہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔اُن دو لوگوں کا پتہ چلا۔۔۔ جس نے رانا کے گھر سے وہ فائل چرائی تھی۔۔۔۔ بادشاہ اپنی نشست پر براجمان ہوتے ہوے بولا۔۔۔۔۔نہ۔یں۔۔۔ نہیں۔۔بوس ابھی۔۔تک۔۔تو نہیں۔۔۔ چلا لیکن ہمارے آدمی پتہ لگا رہے ہے۔۔۔اُمید ہے جلد ہی کچھ پتہ چل جائے گا۔۔۔۔۔۔اور اُن لڑکیوں کا کیا بنا۔۔۔ بوس ابھی تھوڑا وقت لگے گا۔۔۔۔اگر ہم ایک ساتھ غائب کرتے ہیں تو سب کو شک ہو سکتا ہے۔۔۔اس لیے روز ایک ہی۔۔۔۔۔

اور بوس ایک اور بات۔۔۔ہاں بولو۔۔۔یونی کا پرنسپل اور زیادہ موٹی رقم کا مطالبہ کر رہا ہے۔۔۔ جتنی بھی مانگ رہا ہے اُسکے منہ پہ مارو۔۔۔ لیکن مجھ اپنے کام میں کوئی روکاوٹ نہیں چاہیئے۔۔۔ بادشاہ سختی سے کہتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

آخر وہ دن بھی آ پہنچا جس کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا۔۔۔آج اِس گھر کی لاڈلی بیٹی دعا ملک کا نکاح تھا۔۔۔ملک ہاؤس میں ہر طرف گہما گہمی کا ماحول تھا۔۔۔گھر کو بہت خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔۔۔۔ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مصروف تھا۔۔۔دعا کو بیوٹیشن گھر پر تیار کرنے آئی تھی۔۔ایشل بھی اُسکے ساتھ تھی۔۔۔۔۔نکاح کا انتظام گھر کے لون میں کیا گیا تھا۔۔۔لون کو وائٹ اور پنک کلر کے پھولوں سے سجایا ہوا تھا۔۔۔مرد خواتین تیار ہو کر باقی کی تیاریاں دیکھ میں مصروف تھے۔۔۔۔

سب لڑکوں نے وائٹ کُرتا شلوار کے ساتھ بلیک واسکٹ کے ساتھ پیروں میں پشاوری چپل پہنے۔۔۔بہت شاندار لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

لڑکیاں بھی کسی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ایمان اور ایشل نیلے رنگ کی میکسی زیب تن کیے۔۔۔ساتھ ہلکا میک اپ کیے۔۔۔بالوں کا جھوڑا بنائے۔۔۔بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔شاہ کی تو ایمان سے نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔ایمان شاہ کی نظریں خود پر محسوس کر کے کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔۔عدن بھی بلیک میکسی

پہنے ساتھ میچنگ میک اپ کیے۔۔اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ہانیہ سکن لونگ فراق پہنے لائٹ میک اپ کیے۔۔۔بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہادی سالار لوگوں کو صبح سے کہی بات کال کر چکا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ ہر۔۔بار آرہے ہیں کا کہ کر فون بند کر دیتے۔۔۔۔۔دلہا اور اُسکے گھر والے بھی پہنچ گئے تھے۔۔۔سب نے بہت پُر تباک طریقے سے اُن سب کا استقبال کیا۔۔۔اب بھی ہادی دوبارہ اُن کو فون کرنے لگا تھا۔۔۔کہ اُسے داخلی دروازے سے وہ تینوں اندر داخل ہوتے ہوے دکھے۔۔۔۔سالار وائٹ قمیص شلوار کے ساتھ رائل بلیو واسکٹ پہنے۔۔۔پیروں میں پشاوری چپل پہنے۔۔۔۔بال سلیقے سے سیٹ کیے۔۔۔بائیں ہاتھ میں ریسٹ واچ لگائے۔۔۔چہرے پر چھائی حد سے بڑھی سنجیدگی جس وہ اِنتہا کا پُر کشش اور خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔ہر لڑکی آنکھیں پھاڑے اِس مغرور گرین آنکھوں والے شہزادے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔تابش اور سلال نے بلیک قمیص شلوار کے ساتھ گولڈن کلر کی واسکٹ پہنے پیروں میں بلیک سینڈل پہنے بالوں کو ترتیب سے سیٹ کیے۔۔۔وہ دونوں بھی کافی ہینڈسم لگ رہے تھے۔۔۔۔دونوں نے ایک جیسی ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔۔شکر ہے یار تم تینوں آگئے۔۔۔اگر نہ آتے نہ تو میں نے سچ میں تم لوگوں سے کبھی بات نہیں کرنی تھی۔۔۔۔ہادی منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔تو وہ تینوں ہی مسکرا دیے۔۔۔۔

آؤاندر آؤ۔۔۔کہتے ساتھ وہ اُنہیں لے کر ایک ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔۔۔بھائی۔۔۔شاہ کی آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔ہاں شاہ کیا ہوا۔۔۔ہادی اُسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔بھائی آپ کو گڑیا بلا رہی ہے۔۔۔ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہوں۔۔۔تم سب یہاں بیٹھو۔۔۔میں بس ابھی گیا اور ابھی آیا۔۔۔ہادی کے جانے کے بعد پھر وہ تینوں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔جب سالار کو لگا اُسکا سانس بند ہو رہا ہے۔۔۔اُسے ایسا لگا جیسے ہوا میں آکسیجن ختم ہو رہی ہے۔۔۔سالار وہاں سے اُٹھ کر ایک سائیڈ پر کونے میں آ گیا۔۔۔مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے کوئی میری سانسیں چھین رہا ہے۔۔۔یا اللہ میرا دل اِتنا بے چین کیوں ہو رہا ہے۔۔۔کہ تبھی سالار کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگ گئی۔۔۔سالار نے اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھیں رگڑی۔۔۔سالار کیا ہوا یہاں کیوں کھڑا ہے۔۔۔سلال اُسکی حالت دیکھ پریشانی سے گویا ہوا۔۔۔یار پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔مجھے سانس نہیں آ رہی۔۔۔ایسا لگ رہا ہے جیسے مجھ سے کوئی میری سانسیں چھین رہا ہے۔۔۔دل بہت بے چین ہو رہا ہے۔۔۔سانس نہ آنے کی وجہ سے سالار کی آنکھیں سے پانی نکلنا شروع ہو گیا۔۔۔

کہ تبھی دلہن کے آنے کا شور اُٹھا۔۔۔

سالار نے جیسے ہی سامنے دیکھا۔۔۔اُسے لگا جیسے آسمان اُسکے سر پر آ گرا ہو۔۔۔۔سالار کو لگا جیسے اُسکی دنیا شروع ہونے سے پہلے ہی اُجڑ گئی ہے۔۔۔اُسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔۔۔۔

بے مشکل ہی وہ خود کو سنبھالے کھڑا تھا۔۔۔۔آنکھیں ضبط سے لال انگارا بنی ہوئی تھی۔۔۔۔اپنے سامنے اپنے محبوب کو کسی اور کا ہوتا دیکھ کیسا لگتا ہے۔۔۔۔کوئی اِس وقت سالار علی خان سے پوچھے۔۔۔۔جس کے سامنے بڑے سے بڑا دشمن گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔۔۔۔آج وہ سالار علی خان۔۔۔ایک لڑکی کی محبت میں ہار گیا۔۔۔بے بس ہو گیا۔۔۔۔آج وہ ایک ہارا ہوا جواری ہی تو لگ رہا تھا۔۔۔۔

دعا کو اسد کے ساتھ لا کر بیٹھایا گیا۔۔۔دعا نے لال رنگ کا غرارا پہنا ہوا تھا جس پر وائٹ سٹون لگے ہوئے تھے۔۔۔کانوں میں میچنگ جھمکے پہنے۔ہاتھوں میں چوڑیوں کے ساتھ گجرے پہنے۔۔لائٹ میک اپ کیے بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔۔۔وہ کوئی آسمان سے اُتری پری لگ رہی تھی۔۔۔ایک پل کو تو اسد بھی مبہوث ہو گیا۔۔۔کہ تبھی اسد کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا۔۔۔اسد بے یقینی سے دعا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اسد بھائی اب ایسے بھی نہ دیکھے میری دوست کو نظر لگانی ہے کیا۔۔۔۔ایشل شرارت سے مسکرا کر بولی۔۔۔۔اسد ایشل کی آواز سُن کر ہوش

میں آیا۔۔۔اُس نے بغیر کچھ کہے اپنی ماں کو اشارے سے اپنے پاس بلایا۔۔۔اماں یہ سب کیا ہے۔۔۔یہ تو ایک پاؤں سے ڈس ایبل ہے۔۔۔اسد اپنی ماں کو دیکھتا ہوا شاک سے بولا۔۔۔ آنکھوں میں واضح ناپسندیدگی جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میں ایسی لڑکی سے کبھی بھی شادی نہیں کر سکتا۔۔۔اُسنے صاف صاف منہ کیا۔۔۔کیوں نہیں کر سکتے تم شادی اُسے۔۔۔اچھی بھلی تو ہے۔۔۔خوبصورت اور حسین بھی اتنی ہے۔۔۔اور اوپر سے اچھی خاصی پڑھی لکھی بھی ہے۔۔۔ایک چھوٹی سی خامی سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔اور وہ جہیز میں پچاس لاکھ روپے بھی دیے رہے ہیں۔۔۔مسز جمیل اپنے بیٹے کو سمجھاتی ہوئی چمکتی آنکھوں سے بولی۔۔۔۔

اسد ابھی کچھ اور کہتا کہ تبھی مولوی صاحب گویا ہوئے۔۔

ملک صاحب نکاح کی رسم شروع کرئے۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے حماد صاحب کچھ کہتے۔۔۔اسد کی آواز آئی۔

معاف کیجئے گا۔۔۔لیکن میں یہ نکاح نہیں کر سکتا۔۔۔اسد اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے بولا ۔۔۔اسد نے سب کے سروں پر دھماکہ کیا۔۔۔۔اسد چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔۔۔مسز جمیل نے غصے سے اُسے آنکھیں دیکھائی۔۔۔نہیں اماں مجھے بولنے دیے۔۔آپ کے لیے میں اپنی پوری زندگی برباد نہیں کر سکتا۔۔۔اسد اُن کی طرف دیکھ کر سختی سے بولا۔۔۔۔دلہن سمیت وہاں کھڑے ہر انسان کا سانس ایک پل کو رُک سا گیا۔۔۔

اسد بیٹا یہ کیا بول رہے ہو تم۔۔۔۔ ہم سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا۔۔۔ جو تم نکاح کے وقت ایسے انکار کر رہے ہو۔۔۔۔ حماد صاحب آگے بڑھ کر اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔۔۔۔ انکل مجھے نہیں پتہ تھا آپ کی بیٹی ایک پاؤں سے ڈس ایبل ہے۔۔۔ اسد حماد صاحب کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکتا ہوا غصے سے بولے۔۔۔۔ دعا نظریں جھکائے چپ چاپ کھڑی سب سُن رہی تھی۔۔ ایشل اور ایمان بھی اُسکے پاس کھڑی سارا واقع دیکھ رہی تھی۔۔ اُسکی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی نظریں اُٹھانے کی۔۔۔ وہ سہی ہی تو کہہ رہا تھا۔۔۔ بھلا مجھ سے شادی کر کے اُسے دنیا کے سامنے رسوائی اور ذلت کا ہی سامنا کرنا پڑتا۔۔۔ ویسے بھی مجھ میں ہے ہی کیا کہ کوئی مجھ سے شادی کرے۔۔۔ میں دوسروں پر ایک مسلط بوجھ سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہوں۔۔۔۔ دعا دل میں اپنے آپ سے بول رہی تھی۔۔۔ اُس کا دل چیہ رہا تھا کہ سب کے سامنے شدت سے چیخ چیخ کر روئے۔۔۔۔ بے مشکل آنسوؤں کو اندر دھکیلے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔ وہ سب کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔ کمینے انسان شرم نہیں آتی نکاح کے وقت ایسے انکار کرتے ہوئے۔۔۔ یوشاہ غصے سے پاگل ہوتا ہوا اسد کا گریبان پکڑ کر چلایا۔۔۔ ہم تمہارے گھر نہیں گئے تھے۔۔۔ رشتہِ لینے، تمہارے گھر والوں نے خود مانگا تھا۔۔۔ اور اُنہیں تو یہ سب پتہ تھا نہ تو پھر۔۔۔۔ یوشاہ اُس کے منہ پر پے در پے مُکے مارتا ہوا غصے سے دھاڑا۔۔۔۔۔ شاہ چھوڑ دو اُسے۔۔۔۔ ہادی اور ایان یوشاہ کو اسد سے دور دھکیلتے ہوئے چلائے جو کسی کے بھی قابو میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔ لیکن بھائی۔۔۔۔ اِسکی وجہ سے ہماری پرنسز

کو اتنی تکلیف ہوئی۔۔۔ جیسے ہم نے کبھی ایک کانٹا بھی چبھنے نہیں دیا تھا۔۔۔ان لوگوں نے سب کے سامنے ہماری عزت کا مزاق بنادیا یو شاہ چلا کر بولا دونوں بھائی کہاں برداشت کر سکتے تھے اپنی لاڈلی کی آنکھوں میں آنسو۔۔۔۔ شاہ میں نے کہا چھوڑ دو اُسے۔۔۔اِس سب میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔جب قصور ہی اپنا ہو۔۔تو دوسروں کو کیا کہنا۔۔۔ہادی ایک نظر اپنی ماں اور چچی پر ڈالتا ہوا سختی سے بولا۔۔۔۔تو دونوں ہی شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔

میں بھی سوچوں کون پاگل اندھا اِس دعا کی بچی سے شادی کرنے کو تیار ہو گیا۔۔۔ لیکن یہاں تو دلہے میاں کو ہی اپنی ہونے والی بیوی کے بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں۔۔۔عدن چہرے پر تنزایہ مسکراہٹ لاتی ہوئی عاشر سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔عاشر نے ایک قہر بھری نظر ساتھ کھڑی اپنی مطلبی بہن پر ڈالی۔۔۔۔تو وہ اپنا سا منہ لے کر وہاں سے کھسک گئی۔۔۔۔

میرے گھر والوں کو صرف پیسوں سے مطلب ہے۔۔۔اُنھیں میری زندگی سے کوئی لین دین نہیں۔۔۔اور نہ کسی کے جزباتوں سے اسد ایک سخت نظر اپنے گھر والوں پر ڈالتے ہوئے بولا

۔۔۔۔

مجھے معاف کیجیئے لیکن میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔زندگی میں نے گزارنی ہے۔۔۔میرے گھر والوں نے نہیں۔۔۔۔اور ایسی لڑکی کے ساتھ میں اپنی پوری زندگی نہیں گزار سکتا۔۔۔۔مجھے معاف کیجیئے۔۔۔کہتے ساتھ وہ وہاں ایک پل بھی روکا نہیں اور جلدی سے نکل

گیا۔۔۔اُسکے جاتے ہی اسکے گھر والے بھی وہاں سے جانے لگے جب ہادی مسٹر جمیل کے کان میں بولا۔۔۔شرافت سے سارے پیسے واپس کر دیجیے گا کل صبح تک نہیں تو میں اپنے طریقے سے نکلواوں گا۔۔۔ہادی اُنہیں وارننگ دیتا ہوا بولا۔۔۔اِس سارے واقع میں دعا نے اپنے منہ 💔😢سے ایک لفظ بھی ادا نہیں کیا۔۔۔

جو ہمیشہ سب کے سامنے فخر سے سر اُٹھا کر چلتے تھے۔۔۔آج حماد صاحب کا اِتنی بے عزتی کے بعد سر شرم سے جھک گیا کچھ ہی سیکنڈ میں وہ صدیوں کے بیمار لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔ہر طرف چگمو گیاں شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔بچاری کا نصیب ہی خراب ہے۔۔۔ایک عورت بولی۔۔۔بچاری کے ساتھ ہمیشہ برا ہی ہوتا ہے رب کسی دشمن کی بیٹی کو بھی ایسا دن نہ دکھائے۔۔دوسری عورت ترس کے نگاہوں سے دعا کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔کہ تبھی حماد صاحب لڑکھڑاتے ہوئے ایک کُرسی پر ڈہ سے گئے۔۔۔بابا۔۔۔ہادی سمیت سب گھر والے اُن کی طرف بڑے۔۔۔۔

یااللہ یہ کیسا امتحان ہے میری بچی کا۔۔۔یہ کیسا درد ہے یہ کیسی تکلیف ہے جو میری بچی کو ہر بار دیکھنی سہنی پڑھتی ہے۔۔۔۔کیوں میرے مالک کیوں مظلوم ہو کر بھی اُس پر یہ دنیا ظلم کی اِنتہا کرتی ہے کیوں۔۔۔حماد صاحب آنکھوں میں آنسوں لیے آسمان کی طرف دیکھا کر بولے۔۔۔بابا جانی پلیز آپ روئے مت نہیں تو آپ کی گڑیا بھی رونے لگ جاے گئی۔۔۔۔وہ

دلہن کے روپ میں آگے بڑھ کر اپنے بابا کے پیروں میں بیٹھ کر اُن کا چہرہ اپنے نرم ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے محبت سے بولی۔۔۔۔

بابا جانی اُداس مت ہو وہ جو اُوپر بیٹھا ہے نہ ہمارا رب وہ سب ٹھیک کرنے والا ہے۔۔۔ وہ کبھی اپنے بندوں کو رسوا نہیں کرتا۔۔۔ کیا پتہ وہ مجھے اِس سے بھی اچھا نوازے۔۔۔ وہی تو ہے ہم گناہ گار بندوں کو نوازنے والا ہے۔۔۔ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے والا۔۔۔۔ رو کر پھر ہم اپنے رب کی ناشکری کیوں کرے۔۔۔ وہ مسکرا کر اپنے پیارے بابا جانی کے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔ میری پیاری بہادر بیٹی حماد صاحب نے نم آنکھوں سے آگے جھک کر اُسکے سر کا بوسہ لیا۔۔۔ سب ہی لوگ حیرت سے اُسکی اِتنی ہمت دیکھ رہے تھے۔۔۔ جو اتنا سب ہونے کے باوجود بھی اللہ پر اپنا یقین اور مضبوط بنائے بیٹھی تھی۔۔۔۔ ملک صاحب ہم تو اپنی بیٹی کو سمجھتے ہیں۔۔۔ لیکن یہ ظالم دنیا نہیں سمجھتی یہ میری معصوم سی بچی کو جینے نہیں دیے گی۔۔۔۔ اب کون کرے گا ہماری پھول سی بچی سے شادی کون تھامے گا میری بچی کا ہاتھ۔۔۔۔ عائشہ بیگم آنکھوں میں آنسوں لیے دُکھ اور تکلیف سے بولی۔۔۔۔ عائشہ بیگم کی اُنھیں اب سہی 💔 بات پر ہادی نے ایک سخت نگاہ اپنی ماں پر ڈالی لیکن بولا کچھ نہیں۔۔۔۔ معنوں میں خود پر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ کہ وہ کیسی ماں ہے جو اپنی لاڈلی بیٹی کو کسی کے غلط ہاتھوں میں سونپنے جا رہی تھی۔۔۔۔

میں کروں گا آپ کی بیٹی سے شادی۔۔۔۔۔۔

اچانک کسی کی آواز اُن کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔۔وہاں کھڑے ہر انسان نے بیک وقت داخلی دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جہاں سالار علی خان اپنی بھرپور وجاہت سے چھا جانے والی پرسنلٹی کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔سبز لال انگارا آنکھیں۔۔۔۔سنجیدہ چہرہ۔۔۔جس پر سجی ہلکی بیرڈ۔۔۔کالے سلکی بال سفید رنگت۔۔۔سختی سے آپس میں پیوست ہونٹ۔۔۔۔میں کروں گا آپ کی بیٹی سے شادی۔۔۔سالار قدم قدم چلتا اُنکے پاس آکر ایک بار پھر سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

سب اِس گرین آنکھوں والے خوبصورت شہزادے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ایشل ایمان جاؤ پرنسس کو اندر لے جاؤ۔۔۔یوشاہ ایمان کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔جیسی۔۔۔۔کہتے ساتھ وہ دونوں دعا کو لے کر اندر چلی گئی۔۔۔۔

بیٹا آپ کون ہو اور یہ سب کیا بول رہے ہو۔۔۔حماد صاحب سالار کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولے۔۔۔۔تابش اور سلال بھی کھڑے اُلجھی نظروں سے سب دیکھ اور سمجھ رہے تھے۔۔۔۔۔بابا یہ میرا دوست سالار علی خان ہے۔۔۔سالار سے پہلے ہادی نے جواب دیا۔۔۔۔جی انکل میں ہادی کا دوست ہوں۔۔۔اور میں نے جو بھی کہا بالکل ٹھیک کہا۔۔۔سالار سنجیدہ چہرے سے اُن کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔

انکل میں آپ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔سالار نے بنا کوئی تمہید باندھے کہا۔۔۔سب اِس خوبرو خوبصورت نوجوان کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔سالار لیکن تم دعا کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔۔۔وہ ایک۔۔۔۔وہ جیسی بھی ہے مجھے قبول ہے اور مجھے اِن کے بارے میں کچھ نہیں جاننا۔۔۔سالار ہادی کی بات بیچ میں کاٹ کر سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

بیٹا ہم نہ آپ کو جانتے ہیں نہ پہنچانتے ہیں۔۔۔کیسے ہم اپنی بیٹی آپ کے حوالے کر دیے حماد صاحب نم آنکھوں سے بولے۔۔۔

انکل پہلی بات۔۔۔پہلے بھی آپ اُس لڑکے کو نہیں جانتے تھے۔۔۔لیکن پھر بھی آپ اُسے اپنے جگر کا ٹکڑا اپنی بیٹی سونپ رہے تھے نہ۔۔۔

سالار کی بات سے وہاں کھڑے ہر انسان کا سر شرم سے جھک گیا۔۔۔وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔۔۔۔

دوسری بات۔۔۔آپ مجھے نہیں جانتے لیکن آپ کا بیٹا مجھے بہت ہی اچھے طریقے سے جانتا ہے۔۔۔کیوں ہادی۔۔۔سالار اُسکی طرف دیکھ کر نرمی سے بولا۔۔۔ہممممم۔۔۔۔

بابا سالار بہت اچھا انسان ہے۔۔۔ہم دونوں یونی ٹائم سے دوست ہے۔۔۔میں اِسے بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں۔۔۔اور۔۔۔یہ ایک۔۔۔ابھی اُسکی بات پوری ہوتی۔۔کہ۔۔۔اور میں

ایک بزنس مین ہوں۔۔۔سالار اُسکی بات بیچ میں کاٹ کر جلدی سے بولا۔۔۔وہ ابھی نہیں چاہتا تھا۔۔کہ ابھی کسی کو بھی اُسکے فوجی ہونے کے بارے میں پتہ چلے۔۔۔۔

ہادی سمجھ گیا کہ وہ ابھی نہیں چاہتا اُسکے بارے میں کسی کو کچھ پتہ چلے۔۔۔۔

باباچاچو مجھے آپ دونوں سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ہادی کہتے ساتھ حماد صاحب معاذ صاحب کو لے کر ایک کونے میں آگیا۔۔۔۔بابا۔۔۔سالار اسد نہیں ہے۔۔۔۔

یہ بہت ہی اچھا انسان ہے۔۔۔۔میں اُسے کافی وقت سے اور بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں۔۔۔۔یہ ہماری پرنسس کو بہت خوش رکھے گا۔۔۔ہادی اُن دونوں کو دیکھ کر بولا

۔۔۔ہاں بھائی صاحب مجھے نہیں لگتا یہ اسد جیسا ہے۔۔۔پہلے ہی ہم نے ایک غلط فیصلہ لیا تھا۔۔۔ہادی ٹھیک کہ رہا ہے مجھے بھی اسد کے نصبت یہ لڑکا اچھا لگا۔۔۔معاذ صاحب بھی ہادی کی طرف داری کرتے ہوئے بولے۔۔۔۔پھر وہ کافی دیر کچھ سوچتے رہے۔۔۔۔پھر گویا ہوئے۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔جیسا تمہیں ٹھیک لگے۔۔۔۔بابا مجھے پوری اُمید ہے سالار ہماری پرنسس کو بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔

دعا کو لال دوپٹہ اوڑھا گیا۔۔۔کہ تبھی ہادی مولوی صاحب کو لے کر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔

دعا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔کہ یہ سب اُسکے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔

اتنی جلدی ہے گھر والوں کو مجھ سے پیچھا چھڑانے کی۔۔۔کوئی آکر بولے کہ میں شادی کرو گا۔۔۔تواُسکے ساتھ شادی کروادی۔۔۔۔یہ سب سوچ کراُسکادل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

دعاحماد ملک، ولد حماد ملک، آپ کا نکاح سالار علی خان، ولد دارم خان۔۔۔سے ایک کروڑ حق مہر طہ پایاہے۔۔۔کیاآپ کو قبول ہے۔۔۔۔

دعانے نظراُٹھاکر نم آنکھوں سے ہادی کی طرف دیکھا۔۔۔جس نے آنکھوں سے اشارہ کیا۔۔۔۔

قبول ہے۔۔

قبول ہے۔۔

قبول ہے۔۔

قبول وایجاد کے بعد دعانے نکاح نامے پر دستخط کیے۔۔۔۔

ہمیشہ خوش رہو میری بچی۔۔۔حماد صاحب نے نم آنکھوں سے آگے بڑھ کراُسکاماتھا چوما۔۔۔۔پھر وہ کافی دیر اپنے بھائیوں کے گلے لگے روتی رہی۔۔۔۔یوشاہ اور ہادی سمیت کمرے میں موجود ہر انسان کی آنکھیں نم ہوگئی۔۔۔۔

دعاکے بعد مولوی صاحب سالار کی طرف آئے۔۔۔۔

سالار علی خان، ولد دارم خان۔۔۔آپ کا نکاح۔۔۔دعا حماد ملک، ولد حماد ملک سے ایک کروڑ حق مہر طہ پایا ہے۔۔۔کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔

قبول ہے۔۔۔

قبول وایجاد کے بعد سالار نے نکاح نامے پر دستخط کیے۔۔۔

سب نے اُسے گلے لگا کر مبارک باد دی۔۔۔۔۔۔سالار کو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔کہ قدرت ایسے بھی ملاتی ہے۔۔۔۔جس چہرے پر کچھ پل پہلے کرب ہی کرب تھا محبوب سے دُور جانے کی تکلیف تھی۔۔۔اب اُسی چہرے پر محبوب کو پانے کی خوشی جھلک رہی ہے۔۔دعا کو اپنے نام کر کے وہ آج اندر تک شرشار ہو گیا تھا۔۔۔کتنی ہی بار اُس نے دل ہی دل میں اپنے رب کا شکر ادا کیا۔۔۔۔لیکن فلحال وہ یہ خوشی کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔سالار مجھے نہیں پتہ میں تیرا شکریہ کیسے ادا کرو۔۔۔بس۔۔۔ایک درخواست ہے یار میری بہن کو ہمیشہ خوش رکھنا وہ بہت معصوم ہے۔۔۔۔ہادی اُسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے نم آنکھوں سے

بولا۔۔۔۔سالار تو ہادی کے ہاتھ جوڑنے پر ہی گڑبڑا گیا۔۔۔۔یار یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔۔ویسے تو دوست کہتا ہے۔۔۔اور اب دوست کے سامنے ہاتھ جوڑ رہا ہے۔۔۔سالار نے اُسے گھرکا۔۔۔

تمہیں بلکل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔میں دعا کا اپنی جان سے بھی زیادہ خیال رکھو گا۔۔۔آخر کو وہ میری بھی جان ہے۔۔۔اُسنے آخری بات منہ میں ہی بڑبڑائی۔۔۔۔

میں ابھی آیا کہتے ہی وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔جب تابش اور سلال سالار کی طرف آئے۔۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ سالار کو دیکھ کم گھور زیادہ رہے تھے۔۔۔۔کیا تکلیف ہے تم دونوں کو۔۔۔سالار نے ایک آئیبرو اُٹھا کر پوچھا۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے سالار۔۔۔تم تو کسی اور سے محبت کرتے تھے۔۔۔تو پھر اب ہادی کی بہن سے شادی کیوں۔۔سلال اُسکی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

تم دونوں کو کس نے کہ دیا کہ میں کسی اور لڑکی سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔سالار اُن کے چہروں کو دیکھتا ہوا مسکراہٹ چھپا کر بولا۔۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔۔یہ کہ۔۔جس۔۔۔سے۔۔ہمارے صاحبزادے محبت کرتے ہیں وہ کوئی اور نہیں۔۔۔۔ہادی کی بہن ہے۔۔۔تابش آنکھیں پھاڑے بولا کم چیخا زیادہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آرام سے یار کان کے پردے پھاڑ و گئے کیا۔۔۔سالار اُسے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

یار مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا سیدھے طریقے سے بتاؤ۔۔۔تابش اور سلال جھلا کر بولے۔۔۔۔تو سالار نے شروع سے لے کر اب تک کی ساری بات بتائی دی۔۔۔۔کہ اُسے نہیں پتہ تھا کہ دعا کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔اور دعا ہادی کی بہن ہے۔۔۔۔نہیں تو وہ یہ شادی کبھی نہیں ہونے دیتا۔۔۔۔اُسے میں نے اپنے رب سے مانگا تھا۔۔۔میری محبت کی شدت دیکھ کر اُس رب نے

کیسے بھی کر کے اُسے میری جھولی میں ڈال دیا۔۔۔سالار مسکرا کر اُن کی طرف دیکھتا ہوا شرشار سا بولا۔۔۔جس سے اُسکے شرراتی ڈمپل واضح نظر آنے لگا۔۔۔جو وہاں موجود ہر کسی کے توجہ کا مرکز بنے۔۔۔۔

وہ تینوں ابھی باتیں کر رہے تھے۔۔۔جب۔۔ایشل اُن کی طرف آئی۔۔۔جیجو۔۔۔حماد انکل آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔ایشل۔۔سالار کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔اسکی بات سن کر سالار اُس طرف بڑھ گیا۔۔۔سلال کو کوئی کال آگئی تھی۔۔تو وہ کال سننے چلا گیا۔۔

کہ تبھی ایشل کی نظر تابش پر پڑی۔۔۔جو ایشل کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔۔۔ ممممم۔۔۔یہاں۔۔۔ایشل تابش کو دیکھ کر چیخی۔۔۔ایشل کے چیخنے سے تابش ہوش میں آیا۔۔۔جی موٹی آنکھوں والی گینڈی میں یہاں۔۔۔تابش اپنے دانتوں کی نمائش کرتا ہوا۔۔۔شرارت سے بولا۔۔۔۔تم میرا پیچھا کر رہے ہو۔۔رکو میں ابھی ہادی بھائی کو بتاتی ہو۔۔۔دیکھنا کیسے تمہارے اس تھوبڑے کو(چہرے) لال کرتے ہیں۔۔۔ایشل غصے سے کہتی ہوئی جانے لگی جب۔۔تابش بولا۔۔۔اہو۔۔ہیلو۔۔۔۔بھابھی کی موٹی آنکھوں والی دوست۔۔۔میں دلہے میاں کا دوست ہو۔۔۔۔تم نے اپنا چہرہ دیکھا۔۔بندریا جیسا۔۔۔تمہارے پیچھے کس پاگل نے آنا ہے۔۔۔تابش ایشل کو غصہ دلاتے ہوئے بولا۔۔۔اُسے مزہ آرہا تھا ایشل کو تنگ کر کے۔۔۔۔۔ایشللل۔۔۔۔جی ہانیہ آپی آئی۔۔۔وہ ابھی کچھ کہتی کہ تبھی ہانیہ نے اُسے پکارا۔۔۔۔

تمہیں تو میں دیکھ لو گی۔۔کہتے ساتھ وہ پاؤں پٹک کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔
پیچھے وہ اس بلا کو جاتا دیکھ مسکرا دیا۔۔۔لگتا ہے میری بھی ملکہ مل گئی ہے۔۔تابش دل میں خود سے بولا۔۔۔
جھلی جی۔۔۔کہتے ساتھ وہ بھی سلال لوگوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

سالار کچھ سوچتا ہوا حماد صاحب کی طرف بڑھا۔۔۔انکل مجھے آپ سے اور ہادی سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔چہرے پر ہنور ویسے ہی سنجیدگی قائم تھی۔۔۔تو وہ اُسے لے کر ایک کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔ہاں بیٹا کہو کیا بات کرنی ہے آپ کو۔۔۔۔حماد ملک اُسکی جانب دیکھ کر گویا ہوئے۔۔۔۔سالار نے ایک نظر ہادی اور حماد صاحب پر ڈالی۔۔۔۔انکل میں ابھی اور اِسی وقت رخصتی چاہتا ہوں۔۔۔۔سالار نے دونوں پر بم پھوڑا۔۔۔۔لیکن سالار یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔پہلے ہی گڑیا اچانک اِس سب سے بہت ڈری ہوئی ہے۔۔۔۔۔پہلے وہ سب اب تمہارے ساتھ اچانک نکاح۔۔۔۔۔۔۔اور اب رخصتی۔۔۔ہادی کے لہجے میں بہن کے لیے فکر مندی صاف جھلک رہی تھی۔۔۔۔ہاں بیٹا ہادی سہی بول رہا ہے۔۔۔۔وہ بہت معصوم ہے۔۔۔اب اچانک رخصتی کیسے۔۔۔حماد صاحب بھی فکر مندی سے بولے۔۔۔۔۔
آخر بہت کوشش کرنے کے بعد سالار نے اُنہیں رخصتی کے لیے منا ہی لیا۔۔۔انکل آپ بے فکر رہے میں دعا کا بہت اچھے طریقے سے خیال رکھو گا۔۔۔سالار اُن کے چہرے پر پریشانی

دیکھ کر نرمی سے بولا۔۔۔مجھے اُمید ہے تم میری بیٹی کا اچھے سے خیال رکھو گئے۔۔۔جی ضرور انکل آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔سالار نرمی سے بولا۔۔۔سب لوگ پریشانی سے کھڑے اُن تینوں کا باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ تینوں کمرے سے باہر نکلے۔۔۔سب لوگ رخصتی کی تیاریاں کرو حماد صاحب نے ایک نظر سب کو دیکھ کر کہا۔۔۔لیکن بھائی صاحب ایسے اچانک۔۔۔معاذ صاحب آگے بڑھ کر بولے۔۔۔

ایک نہ ایک دن تو رخصتی کرنی ہی ہے۔۔۔تو آج ہی کیوں نہیں

جاؤ سب لوگ رخصتی کی تیاری کرو۔۔۔

دعا کمرے میں بیٹھی کب سے روئے جا رہی تھی۔۔۔رونے کی وجہ سے اُسکا سارا میک اپ چہرے پر پھیل چکا تھا۔۔۔جس سے وہ اور دلکش اور حسین لگ رہی تھی۔۔۔ایشل ایمان اور ہانیہ اُسے کب سے چپ کروانے کی کوششیں کر رہی تھی۔۔۔دُوہی میری جان چپ کر جاؤ۔۔۔ایسے رو رو کر تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔ہانیہ اُسکی طرف پریشانی سے دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔آپو ہمیشہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔۔کیوں ہر بار مجھے ہی لوگوں کے سامنے رسوا ہونا پڑتا ہے۔۔۔ہر بار ایک نئی تکلیف ہر بار ایک نئی جنگ کیوں لڑنی پڑتی ہے۔۔۔دعا آنسوں سے بھری آنکھیں لیے ہانیہ کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔میں بہت بُری ہوں آپو بہت بُری ہوں۔۔۔آپو آپ سب کو ہر بار میری وجہ سے

تکلیف جھیلنی پڑتی ہے۔۔۔میری وجہ سے باباجانی کو سب کے سامنے اِتنی بے عزتی برداشت کرنی پڑتی ہے۔۔۔۔ہادی کمرے کے باہر کھڑا سب سُن رہا تھا۔۔۔تکلیف کی شدّت سے اُسنے اپنی آنکھیں میچی۔۔۔۔جس بہن کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آنے دیے آج وہ اِتنی شدت سے رو رہی ہے۔۔۔نہیں میری جان ایسا نہیں ہے۔۔۔ہانیہ نم آنکھوں سے اُسکی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔۔آپو آپ دعا کرو میں م۔۔ر۔۔۔ج۔ا۔۔۔۔۔۔۔۔چٹاخ۔۔۔دعا کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ہادی کا ہاتھ اُٹھا۔۔۔سب نے بیک وقت نظریں اُٹھا کر دیکھ۔۔۔جہاں ہادی۔۔نم آنکھیں لیے کھڑا تھا۔۔۔۔۔بھیو۔۔۔۔دعا نے بے یقینی سے ہادی کو دیکھا۔۔۔۔خبردار جو دوبارہ تمہارے منہ سے مرنے مارنے کی باتیں نکلی۔۔۔۔۔تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔

ہادی نے سختی سے اُسے باور اکیا۔۔۔اور بغیر کچھ بولے آگے بڑھ کر اُسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔بھائی کا سہارا ملتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔۔۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ ہچکیوں سے ہادی کے سینے سے لگی روتی رہی۔۔۔۔بس میری جان۔۔۔رونا بند کرو۔۔۔ہادی نے اپنے ہاتھوں سے اُسکے آنسوں صاف کیے۔۔۔۔اور اُسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر گیا۔۔۔۔پرنسس آپ کبھی بھی کسی پر نہ بوجھ تھی۔۔۔نہ ہے۔۔۔اور نہ ہی آپ کی وجہ سے کسی کو کبھی کوئی بھی تکلیف ہوئی ہے۔۔۔۔ہادی اُسے پیار سے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔پرنسس آپ مجھ پر اعتبار کرتی ہو۔۔۔ہادی نے اُسکے چہرے کو دیکھ کر سوال کیا۔۔

۔۔تواُسنے جلدی سے ہاں۔۔۔میں سر ہلایا۔۔۔۔کتنا کرتی ہو۔۔۔۔س۔ب سے
م۔۔۔زیادہ۔۔۔وہ بچوں کی طرح سوں سوں کرتے ہوئے بولی۔۔۔
تو ہادی سمیت اُن تینوں کو بھی اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔
تو پھر آپ بتاؤ۔۔۔کیا میں کبھی آپ کے لیے کوئی غلط فیصلہ کر سکتا ہوں۔۔۔۔دعا نے جلدی
سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔
تو بس پھر یہی سمجھ لو۔۔۔کہ میں نے آپ کے لیے یہ فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔گڑیا۔۔۔سالار بہت
اچھا لڑکا ہے۔۔۔اُسے تم سے کوئی مثلا نہیں۔۔۔اور وہ اُس کمینے اسد جیسا تو بلکل بھی
نہیں۔۔۔۔وہ آپ کو بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔۔اس لیے ہم نے آج ہی آپ کی رخصتی کرنے
کا سوچا ہے۔۔۔۔ہادی کی آخری بات پر دعا کی آنکھیں پھر سے نم ہو گئی۔۔۔۔لیکن بھیو مجھے
بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔وہ اُسکی طرف دیکھ کر بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔
گڑیا ڈر کس بات کا۔۔۔وہ آپ کا محرم ہے۔۔۔آپ کا محافظ۔۔
وہ ہر طرح سے آپ کی حفاظت کرے گا۔۔جیسے میں۔۔اور شاہ کرتے ہیں۔۔۔۔گڑیا آپ
میری بات سمجھ رہی ہو نہ۔۔ہادی ایک نظر اُسے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔جی۔۔اور ہاں اگر کبھی بھی
کچھ بھی ہوا تو آپ نے مجھے بتانا ہے۔۔۔اوکے۔۔۔جی۔۔وعدہ
کرو۔۔۔وع۔دہ۔۔وعدہ۔۔۔اُسکے کہتے ساتھ ہادی نے نم آنکھوں سے ایک بار پھر اُسے گلے
لگایا۔۔۔اور ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں رخصتی کا شور اُٹھا۔۔۔ایمان اور ایشل دعا کو چادر میں لپیٹے۔۔۔ باہر لائی۔۔۔اور
✨ پھر باری باری سب سے ملکر وہ بہت روئی۔۔۔۔
سب سے ملکر وہ شاہ اور ہادی سے ملی اور اُن کے گلے لگ کر بہت روئی۔۔۔دونوں نے باری باری اُسکا ماتھا چوما۔۔۔اور ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی۔۔۔وہاں کھڑے ہر انسان کی آنکھیں نم تھی۔۔۔۔۔کچھ ہی دیر میں سب نے ملکر اُسے سالار کے ساتھ زندگی کے نئے سفر پر رخصت کر دیا۔۔۔۔

ہر طرف رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔آسمان میں چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔۔چار نافوس ہونے کے باوجود گاڑی میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔۔سالار سنجیدہ چہرے سے سامنے دیکھ کر کار ڈرائیور کر رہا تھا۔۔۔اُسکی ساتھ والی سیٹ پر دعا چادر سے خود کو کور کیے دروازے کے ساتھ چپکی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔سلال اور تابش پیچھے چپ چاپ بیٹھے تھے۔۔۔۔سلال موبائل میں لگا ہوا تھا۔۔۔جبکہ تابش پیچھے بیٹھا اونگ رہا تھا۔۔۔جب تابش کی زبان پر کجولی ہوئی۔۔۔۔تو اُسکا نہ بند ہونے والا سپیکر سٹاٹ ہو گیا۔۔۔۔ہیلو بھابھی آپ کا نام کیا ہے۔۔۔تابش دانت نکال کر بولا۔۔۔۔اچانک اُسکے بولنے پر دعا ڈر کے مارے اُچھلی ۔۔۔سالار نے بیک مرر سے ایک ناگوار نظر اُس پر ڈالی۔۔۔جیسے وہ کسی بھی خاطر میں لائے بغیر دوبار بولا۔۔۔۔بھابھی ڈرے نہیں۔۔۔ہم آپ کے نامراد شوہر کے جگری دوست

ہے۔۔۔میں تابش اور یہ سلال۔۔۔تابش شرارت سے بولا۔۔۔سلال نے سالار کا غصہ دیکھ کر اُسے اور بھی کچھ کہنے سے روکنا چاہا۔۔۔لیکن ناکام۔۔۔آپ کا نام کیا ہے بھابھی۔۔۔د۔عا۔دعا۔۔گھبراہٹ کے مارے دعا بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔کہ تبھی اچانک ٹائر چرانے کی آواز آئی۔۔۔کیا ہوا۔گاڑی کیوں روک دی۔۔تابش سالار کو سوالیہ نظروں دیکھ کر بولا۔۔۔اور کچھ ہی دیر میں سالار اُن دونوں کو وہاں بیچھ راستے میں چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔کتنی ہی دیر وہ دونوں صدمے کی حالت میں وہاں کھڑے رہے۔۔۔اِتنی رات کو وہ دونوں اب پیدل ہی سڑکوں کی کھاک چھان رہے تھے۔۔۔اور ساتھ ساتھ لڑ بھی رہے تھے۔۔۔

کمینے تیری بک بک کی وجہ سے ہم آدھی رات کو سڑک پر چل رہے ہیں۔۔۔سلال اُس کی پیٹھ پر مکا جھڑتے ہوئے بولا۔۔

آہہہہ۔۔۔یار مجھے کیا پتہ تھا سانڈ ہمیں راستے میں ہی اُتار دیے گا۔۔۔تابش کہراتے ہوے بولا۔۔۔باہو باہو۔۔باو۔۔۔اب کیا کتوں کی طرح بھونک رہے ہوئے۔۔۔سلال چڑ کر پیچھے مڑتے ہوئے بولا۔۔۔جہاں تابش بت بنے کھڑا سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔سامنے کیا دیکھ رہے ہوئے۔۔سلال اُسکی نظروں کی تاقب میں دیکھتا ہوا بولا۔۔۔جہاں دو تین کتے زبان باہر نکالے اُنہیں ہی گھور رہے تھے۔۔۔ابے۔یار۔۔یہ۔۔کتے۔۔کہاں سے آگے۔۔۔سلال انہیں دیکھتا ہوا بولا۔۔۔مجھے کیا پتہ میں کون سا اُن کا باپ ہو۔۔تابش چڑ کر بولا۔۔۔اب کیسے بچے

ان سے۔۔۔تابش ہلکی آواز میں اُسکی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔ایسا کرتے ہے ایک ساتھ دوڑ لگاتے ہے سلال بھی ہلکی آواز میں بولا۔۔۔چل ٹھیک میرے تین کہتے ہی ساتھ دوڑے گئے۔۔۔ون۔۔ٹو۔۔۔تیری۔۔۔بھاگو۔۔۔کہتے ساتھ دونوں ایک سو بیس کی رفتار سے 🤣دوڑنے لگے۔۔۔۔

اب گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔سالار سنجیدہ چہرے سے سامنے دیکھ کر گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔جب دعا کی ڈری سہمی سی آواز اُسکی سماعتوں سے

ٹکرائی۔۔۔۔آ۔۔پ۔۔نے۔۔اُنھیں۔۔۔پیچھے۔۔راستے۔۔۔میں۔۔کیوں۔۔اُتار۔۔۔ دیا۔۔۔دعا نے ڈرتے ڈرتے سالار کو مخاطب کیا۔۔۔۔

کچھ نہیں اُن کا گھر آ گیا تھا۔۔۔اس لیے وہ اُتر گئے۔۔۔سالار نے نرمی سے جواب دیا۔۔۔۔دعا نے پہلی بار خود سے اُسے مخاطب کیا تھا۔۔۔اور پھر دوبارہ اُن دونوں کے درمیان کوئی بھی بات نہیں ہوئی۔۔۔

رخصتی کے بعد سب مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔۔۔کچھ ہی دیر میں سب مہمان اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھے۔۔۔اب گھر کے سب لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔جب ہادی کی آواز اُن سب کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔کتنے پیسے دیے ہیں۔۔۔ہماری بہن کو اُن کے حوالے کرنے میں ماما۔۔۔ہادی اُن کی طرف دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔۔ہادی کی بات سُن

کر عائشہ بیگم نظریں جھکا گئی۔۔۔سب لوگ حیرت اور نہ سمجھی سے کبھی عائشہ بیگم تو کبھی ہادی کو دیکھتے۔۔۔

ہادی یہ کیا بول رہے ہو۔۔۔معاذ صاحب ہادی کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔چاچو میں سہی بول رہا ہوں۔۔۔اسد لوگوں کو دعا سے نکاح کے پیسے کسی اور نے نہیں اُسکی سگی ماں اور چاچی نے دیے ہیں۔۔۔ہادی نے سب کے سروں پر دھماکہ کیا۔۔سب شاک سے کبھی عائشہ بیگم تو کبھی ہادی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ماما کیا غلطی تھی اُس معصوم کی جو آپ نے اُسکے ساتھ ایسا کیا۔۔ہادی تکلیف سے اپنی ماں کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔جو نظریں جھکائے آنسوؤں بہانے میں مصروف تھی۔۔۔بیٹا مجھے معاف کر دو میں صرف اپنی بچی کی خوشیاں چاہتی تھی۔۔۔میں چاہتی تھی جیسے ایک بیٹی کا گھر بس گیا ویسے دوسری کا بھی بس جائے۔۔۔بس۔۔۔عائشہ بیگم روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

مسز جمیل نکاح سے دو دن پہلے پچاس لاکھ روپے کا مطالبہ کرنے لگی۔۔۔نہیں تو وہ یہ رشتہ توڑ دیتے۔۔۔بس اِسی لیے۔۔۔

ماما بس اِسی لیے آپ نے اُنہیں پچاس لاکھ روپے دیے دیے۔۔یہ سوچے سمجھے بغیر کہ شادی سے پہلے وہ اتنے پیسے مانگ رہے ہیں۔۔۔کیا گارنٹی تھی کہ وہ شادی کے بعد ہماری گڑیا کو تنگ نہ کرتے پیسوں کے لیے۔۔۔ہادی ضبط سے بولا۔۔۔عائشہ بیگم بات سمجھ میں آتے ہی پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔۔۔آپ سب لوگ مجھے معاف کر دیے۔۔۔میں نے صرف اپنی

بیٹی کا بھلا سوچ کر یہ سب کچھ کیا ہے۔۔۔وہ شرمندگی سے نظریں جھکائے بولی۔۔۔بیگم معافی مت مانگیے۔۔۔ہم سمجھ سکتے ہیں بیٹی کے لیے ایک ماں کی فکرمندی۔۔لیکن آپ کا طریقہ غلط تھا کم سا کم ہم میں سے تو کسی کو بتاتے۔۔ملک صاحب اُن کی طرف دیکھ کر بولے۔۔۔ماما آئی ایم سوری۔۔۔غصے یہ غلطی کی وجہ سے کوئی بات منہ سے نکل گئی ہو۔۔۔میں صرف آپ کو سچائی دکھانا چاہتا تھا۔۔۔کبھی یہ سماج اپنا نہیں ہوتا جہاں چار لوگ زیادہ وہ وہاں کہ ہو جاتے ہیں۔۔۔۔کبھی لوگوں کی باتوں پر توجہ نہ دے۔۔۔۔میری پیاری ماما ہادی نے مسکرا کر عائشہ بیگم کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔۔تو سب ہی مسکرا دیے۔۔۔۔

لیکن وہ پی۔۔پیسیے۔۔۔عائشہ بیگم شرمندگی سے بولی۔۔۔اُن کی آپ فکر مت کرئے وہ کل تک آجائے گئے۔۔۔بھائی آپ کو کیسے پتہ چلا یہ سب شاہ سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

جب تم نے کہا کہ گڑیا بلا رہی ہے۔۔۔تو میں گڑیا کے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔کہ چاچی کے کمرے سے ماما اور چاچی کی آوازیں آرہی تھی تھی۔۔۔تب مجھے یہ سب پتہ چلا۔۔۔بہت مشکل سے تب میں نے اپنے آپ کو سنبھالا۔۔۔اور یہ سوچ کر چپ ہو گیا کہ ہم نے اپنی بہن سے صدقہ وار کر غریبوں میں بانٹ دیا۔۔۔۔۔مجھے۔۔معاف کر دیے۔۔۔عائشہ بیگم نے ایک بار پھر سے معافی مانگی۔۔۔ماما پلیز معافی مت مانگے بس یہ دعا کرئے کہ ہماری گڑیا اپنی نئی آنے والی زندگی میں ہمیشہ خوش رہے۔۔۔ہادی محبت سے بولا۔۔۔۔۔

ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ فلیٹ پر پہنچے۔۔۔ سالار نے گاڑی سے اُتر کر جلدی سے دعا کی طرف کا دروازا کھولا۔۔۔ اور اُسکے سامنے ہاتھ پھیلایا۔۔۔ جو اُسنے ہچکچاتے ہوئے تھام لیا۔۔۔ سالار نے دعا کو بہت آرام سے گاڑی سے باہر نکالا۔۔۔ اور اُسکا ہاتھ تھامے۔۔۔ اپنے فلیٹ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ لفٹ کے زاریے وہ اپنے فلیٹ پر پہنچے۔۔۔ دعا بھی نظریں جھکائے چپ چاپ اُسکے ساتھ چلتی جا رہی تھی۔۔۔ سالار نے پینٹ کی پاکٹ سے چابی نکال کر دروازہ کھولا۔۔۔ اور اُسے لے کر اندر داخل ہو گیا۔۔۔ سالار نے سائیڈ دایور پر لگے بوڈ سے لائٹس اون کی۔۔۔ کچھ ہی دیر میں پورا گھر روشنیوں میں نہا گیا۔۔۔ یہ تین کمروں ٹی وی لاونج اور ایک کچن پر مشتمل فلیٹ تھا۔۔۔ جو خاص سالار کی پسند سے بنایا گیا تھا۔۔۔

سالار دعا کو لے کر اندر داخل ہوا۔۔۔

یہ میرا روم ہے۔۔۔ سالار نے اُسکی طرف دیکھ کر نرمی سے کہا۔۔۔ جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔ اُسے ویسے ہی دلہن کے روپ میں دیکھا کر اُسکا دل بہیمان ہو رہا تھا۔۔۔ اوپر سے اُسکی گہری نیلی آنکھیں جو رونے کی وجہ سے لال ہوئی تھی۔۔۔ جس سے وہ اور حسین لگ رہی تھی۔۔۔ سالار نے جلدی سے اپنی نظروں کا راویہ بدلا۔۔۔ آپ چینج کر کے ریسٹ کرئے میں آپ کے لیے باہر سے کچھ کھانے کے لیے لاتا ہوں۔۔۔ کہتے ساتھ وہ بغیر اُس پر کوئی غلط نگاہ ڈالے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

دعانے ایک سرسری سی نظر کمرے میں دوڑائی۔۔۔جو بہت ہی نفاست سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔

کافی دیر وہی کھڑے رہنے کے بعد دعانے بیگ سے ایک آسمانی رنگ کی فراق نکالی اور۔۔۔واشروم میں گھس گئی۔۔۔اُسے خود اب دلہن کے جوڑے میں کوفت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔دعا فریش سی ہو کر وضو کر کے واشروم سے نکلی۔۔۔۔سر ہر نماز کے سٹائل سے دوبٹہ اوڑھا۔۔۔۔اور نظریں گھما کر جانماز ڈھونڈنے لگ گئی۔۔۔۔سامنے ہی جانماز اُسے ٹیبل پر پڑی دیکھی۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ عیشاء کی نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔نماز ادا کر کے اُسنے جیسے ہی دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے۔۔۔۔۔آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات جاری ہو گئی۔۔۔آج اُسکے پاس مانگنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔۔۔۔پھر وہ کتنی ہی دیر بیٹھی روتی رہی۔۔۔۔کافی دیر رونے سے دل ہلکا کر کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔نماز ادا کر کے وہ بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔اور آج سارا دن ہوئے واقعے کے بارے میں سوچنے لگ گئی۔۔۔۔سوچتے سوچتے اُسے پتہ ہی نہیں چلا تھکان کی وجہ سے کب اُسکی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔

سالار کھانا لے کر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو دیکھا۔۔۔دعا بیڈ گراؤنڈ سے ٹیک لگائے بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی۔۔۔۔

سالار نے کھانا سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔اور آگے بڑھ کر اُس نے ہچکچاتے ہوئے دعا کے سر پر نماز کے سٹائل سے بندھا دوبٹہ اُتارا۔۔۔۔سالار اُسکے معصوم سے چہرے میں ہی کھو گیا۔۔۔۔۔

اس وقت اُسکی نیلی آنکھوں پر کالی لمبی پلکوں کا پردہ گرا ہوا تھا۔۔۔۔سالار پاس سے دعا کے چہرے کا ایک ایک نقش بڑے غور سے آنکھوں کے ذریعے دل میں اُتار رہا تھا۔۔۔۔

سالار کا دل اُسے شرارت کرنے پر اُکسا رہا تھا۔۔۔دل کی صدا پر اُسنے لب بیک کہی۔۔۔اور آگے بڑھ کر اُسکی گال پر اپنے جھلستے ہوئے ہونٹ رکھ دیے۔۔۔کہ تبھی دعا کے کسمسانے سے سالار جلدی سے اُس سے دور ہوا۔۔۔۔

سالار نے جلدی سے اپنے جذبات پر قابو پایا اور اُسے بیڈ پر سیدھا لیٹا کر ایک نظر اُس سوئی ہوئی پری پیکر پر ڈال کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

صبح دعا کی آنکھ کسی چیز کے گرنے کی آواز سے کُھلی۔۔۔کافی دیر وہ آنکھیں کھولے سب سمجھنے کی کوشش کرتی رہی کہ وہ کہاں ہے۔۔۔پھر جیسے ہی اُسکے حواس بیدار ہوئے تو وہ جلدی سے بیڈ سے اُٹھی۔۔۔۔

اور اپنے بیگ سے گلابی رنگ کی فراق لے کر واشروم میں گھس گئی۔۔۔دس منٹ بعد دعا گیلے بالوں کے ساتھ واشروم سے نکلی اور سر پر اچھی طریقے سے دوبٹہ اوڑھ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔کمرے سے نکل کر وہ سیدھا کچن کی جانب بڑھی جہاں سے کھٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھی۔۔۔۔کہ تبھی سامنے کا منظر دیکھ کر اُسکی آنکھیں کھولی کی کھولی رہ گئی۔۔۔۔جہاں سالار پورے کچن کا سامان بکھرے کھڑا تھا۔۔۔۔گڈ مورنگ وائی فی۔۔۔سالار دعا کو دیکھ کر نرم

مسکراہٹ سے بولا۔۔۔یہ س۔۔سب آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔دعا ایک نظر کچن کی حالت کو دیکھ کر بے مشکل بولی۔۔۔وہ میں نے سوچا آپ سو رہی ہو۔۔۔تو تب تک میں آپ کے لیے اچھا سا ناشتہ بنا لیتا ہوں۔۔۔سالار کچن کی حالت کو دیکھتا ہوا۔۔۔۔سر کجا کر بولا۔۔۔سب سامان بکھرا پڑا تھا۔۔۔ایسا لگتا تھا۔۔۔جیسے کچن میں ناشتہ نہیں۔۔۔جنگ لڑی جا رہی تھی۔۔۔سالار کی خود کی بھی حالت قابلِ رحم تھی۔۔۔۔لائیے میں یہ سب بناتی ہوں ۔۔۔آپ جا کر فریش ہو جائے۔۔۔دعا ایک نظر سالار کو دیکھ کر آگے بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔۔اُسے پتہ تھا وہ نہیں بنا پائے گا۔۔اس لیے دعا کے کہنے پر وہ چپ چاپ فریش ہونے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔اور دعا ناشتہ بنانے لگ گئی۔۔۔۔دعا نے جلدی جلدی ناشتہ بنا کر ٹیبل پر لگایا اور باقی کا کام نمٹانے لگی۔۔۔۔سالار فریش ہو کر آیا۔۔۔۔اور ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھ کر دعا پورے حق سے اپنے گھر میں کام کرتے دیکھنے لگا۔۔۔ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے اُسکے چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔دعا بڑی صفائی سے سب کام کر رہی تھی۔۔۔۔دعا آجائے ناشتہ کر لے پہلے۔۔۔۔جب۔۔سالار نے وہی سے آواز لگائی۔۔۔۔جیییی۔۔جی آپ۔۔۔کر لے میں۔۔بعد۔۔میں کر لو گی دعا نے گھبراتے ہوئے وہی سے جواب دیا۔۔۔۔سالار اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُسکی جانب بڑھا۔۔۔۔۔دعا جیسے ہی مڑنے لگی۔۔۔سیدھا سالار کے کشادہ سینے سے ٹکرا گئی۔۔۔

دعا جلدی سے اُس سے دور ہوئی۔۔۔ سالار کو دعا کی یہ حرکت بالکل ناگوار گزری۔۔ غصہ سے اُسنے مٹھیاں بھینجی۔۔۔ لیکن بولا کچھ نہیں اور چپ چاپ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا۔۔۔ اُسے ہی دیکھنے لگا۔۔۔ کہ اچانک دونوں کی نظریں ملی۔۔۔۔ دعا گرین آنکھوں کی تاب نہ لاتے ہوئے جلدی سے سر جھکا گئی۔۔۔۔ آپ۔۔ ک۔۔ کو کچھ چاہیئے تھا۔۔ دعا نے گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بے مشکل پوچھا۔۔۔

آیئے پہلے ناشتہ کر لے آپ نے رات کو بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ ویسے ہی سو گئی تھی۔۔۔ سالار اُسکا ہاتھ پکڑ کر بولا اور ڈائنگ ٹیبل پر لا کر بیٹھایا۔۔۔ اور خود بھی اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔ دعا کیا سوچ رہی ہے۔۔۔۔ شروع کرئے۔۔۔۔ سالار اُسے ہنور ویسے ہی بیٹھا دیکھ کر بولے۔۔۔ تو وہ جلدی سے ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔ ڈائنگ ٹیبل کی خاموشی کو سالار کی بھاری آواز نے توڑا۔۔۔۔ میں کچھ کام سے باہر جا رہا ہوں۔۔۔ شام تک آجاؤ گا۔۔۔۔ آپ اندر سے دروازا لوک کر لیجیے گا۔۔۔۔ کوئی بھی آئے تو دروازا مت کھولیے گا۔۔۔ مت کھولیے گا۔۔ مطلب مت کھولیے گا۔۔ جی۔۔ دعا نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ سالار پراٹھے کا آخری نوالا لیتے ہوئے اُسے ایک بار پھر سے ضروری ہدایت کر رہا تھا۔۔۔۔ جی ٹھیک۔۔۔ دعا نے مختصر جواب دیا۔۔۔۔ سالار کے اُٹھتے ہی وہ بھی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔ اپنا بہت سارا خیال رکھیے گا۔۔۔۔

کہتے ساتھ ہی پورے حق سے اُسکے ماتھے پر محبت کی پہلی مہر ثبت کیے۔۔۔وہ گھر سے نکل گیا ۔۔۔۔ پیچھے وہ ہکا بکا کھڑی اُسکی حرکت سوچ رہی تھی۔۔۔اور پھر سر جھٹک کر برتن سمیٹ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

وہ دونوں اِس وقت پرنسپل کے آفس میں موجود تھے۔۔۔ سلال یار جلدی کرو۔۔۔تابش کی ائیر سپیکر سے پریشان کن آواز گونجی۔۔۔ڈھونڈ تو رہا ہوں صبر کر۔۔۔ سلال چڑ کر بولا۔۔۔ وہ پرنسپل کے آفس میں پرنسپل کے خلاف ثبوت ڈھونڈنے آئے تھے۔۔۔اس وقت پرنسپل کے آفس میں اُن کے علاؤ کوئی نہیں تھا۔۔۔ سلال نے ہر جگہ دیکھ لیا۔۔۔ لیکن اُسے کچھ نہیں ملا۔۔۔۔ یار کچھ ملا۔۔۔۔ نہیں یار ابھی۔۔۔ بات کرتے کرتے سلال کی نظر بک شیلف پر پڑی ۔۔۔ کیا ہوا چپ کیوں ہو گئے۔۔۔ایک منٹ تک۔۔۔ کہتے ساتھ وہ بک شیلف کی طرف بڑھا۔۔۔۔ سلال نے جلدی سے بک شیلف کی ساری کتابوں کو اُٹھا کر ٹیبل پر رکھا۔۔۔ کہ تبھی اُسکی نظر بک شیل کے پیچھے بنے لوکر پر پڑی۔۔۔۔

تابی جلدی سے اندر آ سلال نے جلدی سے کہا۔۔۔۔ کیا ہوا کچھ ملا۔۔۔تابش اندر آتا ہوا جلدی سے بولا۔۔ کہ تبھی اُسکی نظر بک شیلف میں بنے لوکر پر گئی۔۔۔

سلال نے جلدی سے اُسے اپنے لیپ ٹاپ کے ساتھ اٹیچ کیا۔۔۔اور لوک کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔آخر کافی تگ ودو کرنے کے بعد لوکر کھل ہی گیا۔۔۔جس میں صرف پیسے ہی اور یو ایس بی وغیرہ تھی۔۔۔سلال اور تابش آنکھیں پھاڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کہ تبھی کمرے میں کوئی داخل ہوا۔۔۔تم دونوں کون ہو اور میرے آفس میں کیا کر رہے ہوں پرنسپل اُن کی طرف دیکھ کر غصے سے بولا۔۔۔ہم تمہاری موت۔۔۔سلال قہر آلودہ آنکھیں اُس کے جسم میں گاڑے ہوئے بولا۔۔۔اور اُسکو کوئی بھی موقع دیے بغیر اُن دونوں نے اپنے سلنسر لگی گن سے پہ در پہ فائر کیے۔۔۔۔۔جس سے وہ زمین بوس ہو گیا۔۔۔ملک سے غداری کرنے کا انجام یہی ہوتا ہے سلال اُس کے مردہ وجود کو دیکھتا ہوا پھنکارا۔۔اور پھر وہ دونوں چپ چاپ اپنی مطلوبہ چیزیں لے کر وہاں سے غائب ہو گئے۔۔۔۔

تابش سیٹی بجاتا اپنے ہی دھیان میں کنٹین کی طرف جا رہا تھا۔۔جب وہ سامنے سے آتی ایشل سے ٹکرا گیا۔۔۔آہہہہ۔۔۔ایشل نے جیسے ہی نظریں اُٹھا کر دیکھ تو تابش اپنے دانتوں کو باہر نکالے کھڑا۔۔اُسے ہی دیکھ رہا۔۔۔تھا۔۔۔جس سے ایشل سخت بدمزہ ہوئی۔۔۔اندھے ہو۔۔۔آنکھیں گروی رکھ کر آگئے ہو۔۔جو ہر جگہ ہر بار مجھ سے ٹکراتے ہوئے۔۔۔ایشل اُس کے مسکرانے پر چڑ کر غصے سے بولی۔۔۔۔یار کبھی تو مسکرا کر بات کر لیا کرو۔۔۔۔اب تو ہم رشتے دار بن گیا ہے۔۔۔۔کیا ہر وقت ڈارا کولے جیسے چہرے پر غصہ لیے بیٹھی رہتی ہو۔۔۔۔تابش اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے بے مشکل بولا۔۔۔۔تم۔۔تم۔۔تمنہ۔۔۔ایک نمبر

کے کمینے ہو۔۔آوارہ۔۔بتمیز۔۔لوفر۔۔ہو۔بھاڑ میں جاؤ۔۔۔۔تمہارا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ایشل غصے سے کہتی پیر پٹک کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔اور وہ اُسے جاتا دیکھ مسکرا گیا۔۔۔۔

تابش ابھی بھی وقت ہے سوچ لے کیسے اِس آفت کو سنبھالے گا۔۔۔وہ خود سے کہتا۔۔۔آگے 😉 بڑھ گیا۔۔۔۔

یونی کے بعد وہاں سے وہ دونوں بیسمنٹ پہنچے۔۔۔۔۔جہاں سالار بیٹھا اُن کا پہلے سے ہی ویٹ کر رہا تھا۔۔۔۔دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا۔۔۔جس کا جواب اُسنے سر ہلا کر دیا۔۔۔ہمیشہ کی طرح چھائی چہرے پر سنجیدگی۔۔۔اِس وقت بیسمنٹ میں اُن تینوں کے علاوہ کوئی زی روح موجود نہیں تھی۔۔۔۔سالار تم نے اُسے مارنے کا کیوں کہا۔۔۔سلال اُسکی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے بولا۔۔۔تابش نے بھی اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔سب یہی سمجھے گئے کہ پرنسپل کا کسی نے قتل کیا ہے۔۔۔۔جس وجہ سے یونی کچھ ٹائم کے لیے بند رہی گی۔۔۔۔اور تب تک ہمیں اُن کے اڈوں کو ڈھونڈنے کا ٹائم بھی مل جائے گا۔۔۔۔سالار اُن دونوں کو دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

دونوں نے اُسکی بات کی تائید کی۔۔۔۔۔

ویسے سالار تم نے کل اچھا نہیں کیا ہمارے ساتھ۔۔۔وہ تینوں بیٹھے تھے جب تابش منہ بنا کر بولا۔۔۔تمہاری وجہ سے ہمیں بارہ بارہ انجکشن لگوانے پڑتے۔۔۔اچھاااا۔۔۔۔۔۔ایسا کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ۔۔۔سالار نے دلچسپی سے اُن کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔پھر تابش نے کتوں سے لے کر گھر تک ساری بات اُسکے گوشو گزار کی۔۔۔جسے سنتے ہی سالار کا چھت پھاڑ قہقہہ بے ساختہ نکلا۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔شرم نہیں آتی دوستوں پر ایسے منہ پھاڑ کر ہنستے ہوئے۔۔۔تابش منہ بناتا ہوا بولا۔۔۔

اچھااِسے چھوڑ تو بتا بھابھی کیسی ہے۔۔سلال نے سیدھا ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔سالار نے مختصر جواب دیا۔۔۔داجی کو پتہ ہے کہ تم نے شادی کر لی ہے۔۔۔سلال نے ایک اور سوال کیا۔۔۔نہیں۔۔۔مختصر جواب آیا۔۔۔اگر داجی نے دعا بھابھی کو کو دیکھ کر نہ اپنایا تو کیا تم دعا بھابھی کو چھوڑ دو گئے۔۔۔تابش فکر مندی سے بولا۔۔۔تابش کو دعا بہت معصوم لگی اک دم اپنی چھوٹی بہن کی طرح۔۔۔

سانسوں کے بغیر کوئی زندہ رہ سکتا ہے بھلا۔۔۔پتہ نہیں کیسے لیکن وہ جیسی بھی ہے ۔۔۔میرے لیے وقت کے ساتھ بہت ضروری ہوتی جا رہی ہیں۔۔۔سالار صبح والا واقع یاد کرتا ہوا مسکرا کر بولا۔۔۔داجی اگر کہے گئے تب بھی میں دعا کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔سالار اُن کی طرف دیکھ سنجیدگی سے بولا۔۔۔اچھا چھوڑ اِن باتوں کو وقت آنے پر دیکھا جائے گا۔۔۔

آج ہم شام کا کھانا تیرے گھر کھائے گئے۔۔۔تابش جلدی سے منہ بنا کر بولا۔۔۔ٹھیک ہے سدا کے بھوکھڑ۔۔۔سالار بھی اُسی کے انداز میں بولا

سالار کے جانے کے بعد دعا نے دروازا لوک کیا اور سارا کچن صاف کیا۔۔۔پھر پورے گھر کی اچھے سے صفائی کر کے اُسنے شاور لیا۔۔۔اور ظہر کی نماز ادا کی۔۔۔نماز ادا کر کے اُسنے آپنے لیے چائے بنائی اور ٹی وی لانج میں بیٹھ کر پینے لگی۔۔۔چائے پی کر وہ کچن میں شام کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔وہ اپنے کام میں اِتنی مگن تھی کہ سالار کے آنے کا اُسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

اسلام علیکم اپنے کان کے قریب کسی کی آواز سُن کر اپنی جگہ پر وہ زور سے

اُچھلی۔۔۔آ۔۔۔پ۔۔پپ

آپ کب آئے۔۔۔اور کیسے۔۔دروازہ تو لوک تھا۔۔دعا جلدی سے اپنے آپ کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔۔۔اور دوبارا اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔جب آپ اپنے کام میں حد سے زیادہ مصروف تھی۔۔اور ایک چابی میرے پاس بھی تھی جس سے لوک کھول کو اندر

آیا۔۔۔سالار ویسے ہی کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔۔جب دعا کی گھبرائی ہوئی آواز

آئی۔۔۔آپ۔۔کو۔۔کچھ۔۔چاہیے تھا۔۔دعا اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے نظریں جھکا کر

بولی۔۔۔ہاں وہ دراصل سلال اور تابش شام کے کھانے پر آرہے ہیں۔۔۔تو آپ اُس حساب

سے کچھ بنا لیجیے گا۔۔۔ نہیں تو میں باہر سے منگوا لیتا ہوں۔۔۔ نہیں رہنے دیے میں بنا لو گی۔۔ دعا نظریں جھکائے بولی۔۔۔۔ سالار اُسکا بغور جائزہ لیتے میں مصروف تھا۔۔۔ جس نے لال گھٹنوں تک آتی فراق پہنے ساتھ سینے پر لال رنگ کا دوبٹہ اوڑھے۔ لمبے بالوں کو کیچر میں مقید کیے۔۔۔ میک اپ سے پاک چہرے میں بھی اِنتہا کی خوبصورت اور دلکش لگ رہی تھی۔۔۔ سالار کی اُس سے نظریں ہٹنے سے انکاری تھی۔۔۔ دعا سالار کی نظروں سے مسلسل گھبرا رہی تھی۔۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ اپنا کام بھی ٹھیک سے نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ سالار اُسکی حالت سمجھتا۔۔۔ فریش ہونے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔ دعا نے اُسکے جاتے ہی شکر کا سانس لیا اور جلدی سے شام کے کھانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں کھانا بن چکا تھا۔۔۔

جب تک سالار فریش ہو کر آ چکا تھا۔۔۔ کہ تبھی ڈور بیل بجی۔ سالار نے آگے بڑھ کر دروازا کھولا۔۔۔ دونوں باری باری سالار سے بغلگیر ہوئے۔۔۔ بیٹھو تم دونوں سالار اُن دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود بھی بیٹھ گیا۔۔۔ جب دعا ٹرے میں جوس کے گلاس لیے سر پر اچھی طرح دوبٹہ اوڑھے وہاں داخل ہوئی۔۔۔ اسلام علیکم۔۔۔ دعا نے اُن کی طرف دیکھ کر نرمی سے مسکرا کر سلام کیا۔۔۔ واعلیکم سلام بھابھی۔۔۔ بھائی جوس دعا نے اُن کی طرف جوس کیا۔۔۔ بھابھی اُسکی کیا ضرورت تھی۔۔۔ تابش دانت نکالتا ہوا بولا۔۔۔ لے لو۔۔ تمہاری بھابھی اِتنے پیار سے لائی ہے۔۔۔ سالار چبا چبا کر بولا۔۔۔ تو دونوں نے دانت نکالتے ہوئے پکڑ لیا۔۔۔ دعا آپ کھانا

لگائے۔۔۔جی۔۔کہتے ساتھ وہ کچن میں چلی گئی۔۔۔۔کیوں بئے کمینے تمہیں جوس نہیں چاہیے سالار دعا کے جاتے ہی تابش کو گردن سے دبوچے چباچبا کر بولا۔۔۔۔ہاہاہا۔۔یار میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔۔تابش جلدی سے بولا۔۔۔۔ابھی سالار کچھ کہتا جب دعا کی آواز آئی۔۔۔۔آجائے سب کھانا لگ گیا ہے۔۔۔پھر سب نے بہت ہی خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔۔سلال اور تابش کو اپنی چھوٹی سی معصوم سی بھابھی بہت پسند آئی تھی۔۔۔۔دعا کی نرم لہجے اُسکے چہرے پر سجی معصومیت سے وہ کافی متاثر ہوئے۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ کھانا کھا کر سالار سے ملکر جا چکے تھے۔۔۔اُن کے جانے کے بعد سالار دعا کی طرف آیا۔۔جو کھانے کے بعد ڈائینگ ٹیبل سے برتن سمیٹ رہی تھی۔۔۔۔ایک کپ کافی ملے گی۔۔۔سالار اُسکی طرف دیکھ کر

بولا۔۔۔۔آپ چلیے میں لاتی ہوں۔۔۔۔۔وہ ٹی وی لاونج میں بیٹھا ٹی وی پر نیوز دیکھ رہا تھا جب۔۔۔۔کافی۔۔۔دعا اُسکے سامنے کافی کا مگ کرتے ہوئے بولی۔۔۔شکریہ سالار نے مسکرا کر تھام لیا۔۔۔۔دعا بھی اپنا مگ لے کر سنگل صوفے پر بیٹھ کر کافی پینے لگی۔۔۔

کہ تبھی عیشاء کی اذان سنائی دی۔۔۔وہ وضو کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئی

۔۔۔۔سالار نے بھی جلدی سے اپنی کافی ختم کی اور کمرے میں آگیا۔۔۔جہاں وہ نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔۔سالار تو اُسکے موتیوں جیسے چمکتے شفاف چہرے میں ہی کھو سا گیا۔۔۔کوئی نماز پڑھتا اِتنا بھی خوبصورت لگ سکتا ہے۔۔سالار نے دل میں سوچا۔۔۔۔اور ٹھٹکی باندھے اُسے دیکھے گیا۔۔۔وہ جیسے ہی نماز سے فارغ ہوئی۔۔۔تو سالار کو اپنا منتظر پایا۔۔۔کیا ہوا آپ کو کچھ چاہیئے

۔۔۔دعاسالار کی نظروں سے کنفیوژ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔دعا کی آواز سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔ نہیں کچھ نہیں۔۔۔دعا جانماز ٹیبل پر رکھ کر روم سے جاری تھی۔۔۔جب سالار کی آواز آئی۔۔۔۔اب کہاں جارہی ہے سالار اُسکو روم سے باہر جاتا دیکھ کر بولا۔۔۔

سونے دعا نے مختصر جواب دیا۔۔۔یہی پر سو جائے۔۔۔۔آپ کے ساتھ دعا اپنی آنکھیں بڑی کرتے ہوے حیرت سے بولی۔۔۔۔۔جی میرے ساتھ۔سالار نے نرمی سے اُسے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔وہ ہنور پریشانی سے ویسے ہی کھڑی کبھی بیڈ کو تو کبھی سالار کو دیکھتی۔۔۔۔۔

آجاے بے فکر ہو کر سو جائے میں کچھ نہیں کرتا۔۔۔سالار اُسے دیکھ شرارت سے مسکراہٹ چھپاتا ہوا بولا۔۔۔۔سالار کی بات سُن کر دعا سٹپٹا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔سالار کے لیٹتے ہی وہ بھی بیڈ کی دوسری سائیڈ آکر لیٹ گئی اور دوسری سائیڈ کروٹ بدل کر اپنی آنکھیں بند کرلی۔۔۔۔سالار بھی ایک مسکراتی نظر اُسکی پیٹھ پر ڈالے اپنی آنکھیں موند گیا۔۔

دن یونہی پر لگا کر اُڑ رہے تھے۔۔۔دعا اور سالار کی شادی کو تین مہینے بیت گئے۔۔۔دعا نے بھی سالار کو دل سے اپنا شوہر تسلیم کر لیا تھا اور پوری ایمانداری سے اپنا رشتہ نبھا رہی تھی۔۔۔سالار کی دن رات کی کوششوں کی وجہ سے وہ اب سالار سے بغیر کسی ڈر خوف کے کھل کر بات کرتی تھی۔۔سالار اِن گزرے تین مہینوں میں کہی دفعہ حویلی گیا تھا۔۔۔لیکن ابھی تک حویلی میں کسی کو بھی سالار کے نکاح کا علم نہیں تھا۔۔۔۔دعا اِن تین مہینوں میں کافی حد تک سنبھل چکی

تھی۔۔۔اُسے اب سالار کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔ہوتی بھی کیوں نہ سالار اُسے پلکوں پہ بٹھا کر رکھتا تھا۔۔۔ہر طرح سے وہ دعا کا خیال رکھتا تھا۔۔۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُسکی محبت میں بھی اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دعا اب سالار کے ساتھ خوش رہتی تھی۔۔۔سلال اور تابش بھی کہی دو فعہ اُس سے ملنے آتے رہتے تھے۔۔۔تابش تو اُسے اپنی چھوٹی بہن مانتا تھا۔۔۔تابش کو دعا اِن تین مہینوں میں بہت زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔۔۔دعا بھی اُن دونوں سے کافی حد تک مانوس ہو گئی تھی۔۔۔وہ بھی اُن دونوں کو دل سے بھائی مانتی تھی۔۔۔۔دعا کے گھر والے بھی کہی دو فعہ کال کر کے حال۔حوال۔۔پوچھ لیتے تھے۔۔۔۔

دعا لاونج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب سالار دروازا کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔اسلام علیکم سالار نے اندر آتے ہوئے سلام کیا۔۔۔واعلیکم سلام۔۔۔۔سلام کا جواب دیتے ہی دعا کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔پانی اُسنے مسکرا کر گلاس سالار کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔

شکریہ بیگم صاحبہ۔۔۔سالار نے مسکرا کر تھام لیا۔۔۔۔

آپ فریش ہو جائے میں تب تک کھانا لگاتی ہوں۔۔۔یہ کہتے ہی وہ کچن کی طرف جانے لگی کہ۔۔۔۔سالار کی آواز سے اُس کے بڑھتے قدم روک گئے۔۔۔۔

آج کھانا رہنے دئے۔۔۔ہم باہر جا رہے ہیں۔۔۔۔آپ یہ ڈریس پہن کر جلدی سے ریڈی ہو جائے۔۔۔سالار نے ایک شوپنگ بیگ اُسکی طرف بڑھایا۔۔۔لیکن کہاں جا رہے ہیں

۔۔۔اور کیوں۔۔۔دعا اُسکی طرف دیکھ کر گھبراتے ہوئے بولی۔۔۔۔یار آپ ڈر کیوں رہی ہیں۔۔۔بس یہ سمجھیے کہ آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔۔سالار شرارت سے مسکرا کر بولا ۔۔۔۔جائے جلدی سے ریڈی ہو کر آئے۔۔۔تب تک میں بھی دوسرے کمرے میں ریڈی ہو جاتا ہوں۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سالار تیار ہو کر ڈرائنگ روم میں بیٹھا دعا کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔۔بلیک تیری پیس سوٹ پہنے، بالوں کو اچھی طرح جل سے سیٹ کیے۔۔۔۔بائیں ہاتھ میں ریسٹ واچ لگائے۔۔۔ہلکی بیرڈ داڑھی جس میں چھوپے اُسکے قتل ڈمپل۔۔۔۔وہ آج حد سے زیادہ ہینڈسم اور دلکش لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کہ تبھی اُسے دعا کمرے سے نکلتے ہوئے دکھی۔۔۔جس نے پیروں تک آتی لال فراق پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔جس کے اوپر گولڈن رنگ کی خوبصورت سی کڑاہی کی ہوئی تھی۔۔۔ساتھ ہی ایک کندھے پر لال دوپٹہ اوڑھے، ہلکا سا میک اپ کیے، لمبے بالوں کو کھلا چھوڑے، کانوں میں میچنگ ائیر نگ پہنے۔۔۔وہ آج سالار کے چاروں شانے چت کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔اُسے دیکھتے ہی سالار کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔اُسے ایسا لگ رہا تھا۔۔۔۔جیسے اُسکا دل ابھی پسلیاں توڑ کر سینے سے نکل کر باہر آجائے گا۔۔۔۔۔دعا کا بھی اُس سے مختلف حال نہ تھا۔۔۔۔دعا نے ایک نظر سالار کو دیکھ کر نظریں جھکالی اور دل ہی دل میں اُسکی نظر اُتاری۔۔۔ایک پل کے لیے بھی سالار کی نظر اُس پر سے نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔سالار نے دل

ہی دل میں ماشاءاللہ بولا۔۔۔دعاسالار کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔گھبراہٹ کے مارے اُس سے کچھ بولا بھی نہیں جارہا تھا۔۔۔۔چچ۔لے۔۔۔دعا گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بے مشکل بولی۔۔۔ہاااااں۔۔۔۔جی۔۔سالار دعا کی آواز سے ہوش میں آیا۔۔۔جی چلتے ہیں ۔۔۔لیکن ایک منٹ روکے۔۔۔کہتے ساتھ آگے بڑھ کر سالار نے دعا کی آنکھوں پر پٹی باندھی۔۔۔آپپپ یہ۔۔کیاااا۔۔پٹی کیوں باندھ رہے ہیں۔۔۔میں گر جاؤ گی۔۔۔

دعاسالار کے پٹی باندھنے سے ہڑبڑا کر بولی۔۔۔۔

توآپ کو کس نے کہا ہے چلنے کو۔۔۔مطلب۔۔۔مطلب کہ یہ۔۔۔سالار دعا کو باہوں میں اُٹھا کر دلکشی سے بولا۔۔۔اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔سالار نے آرام سے دعا کو گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا۔۔۔اور خود آکر ڈائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔اب تو بتادیے ہم کہاں جارہے ہیں ۔۔دعانے بے چینی سے ایک بار پھر سے پوچھا۔۔۔۔سرپرائز۔۔۔۔کہتے ساتھ اُسنے گاڑی سٹارٹ کر کے سڑک پر ڈال لی۔۔۔۔

آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچے۔۔۔۔سالار گاڑی سے اُتر کر ۔۔۔جلدی سے دعا کی طرف آیا۔۔۔اور دھیان سے گاڑی سے نکال کر دعا کو باہوں میں اُٹھایا۔۔۔پلیز اب تو بتادیں ہم کہاں جارہے ہیں۔۔۔بس میری جان۔۔۔بس پانچ سیکنڈ اور سالار اُسکی طرف دیکھ مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

سالار نے اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ کر اُسے آرام سے نیچے اُتارا۔۔۔اور اُسکی آنکھوں سے پٹی ہٹا دی۔۔۔دعا نے مندی مندی آنکھیں کھولی۔۔۔جیسے ہی اُسنے اپنی پوری آنکھیں کھولی۔۔۔سامنے کا منظر دیکھ کر۔۔۔دعا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ خواب سی کیفیت میں آنکھیں پھاڑے سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔جہاں رات کی تاریکی میں سمندر کے کنارے پر خوبصورت لائٹنگ کی ہوئی تھی۔۔۔۔اور ایک سائیڈ پر کیڈل جلا کر لکھا ہوا تھا۔۔۔یہ منظر اِنتہائی دلکش I Love You Dua خوبصورت الفاظ میں۔۔۔ اور منفرد لگ رہا تھا۔۔۔۔

دعا نے اِن سب سے نظریں ہٹا کر سالار کو دیکھنا چاہا۔۔۔جو ایک سائیڈ پر کھڑا مسکرا کر اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اور پھر قدم قدم چلتا ہوا اُسکے پاس آیا۔۔۔اور اُسکا نرم ہاتھ پکڑے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بولنا شروع ہوا۔۔۔دعا تو بت بنے سالار کو یہ سب کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔دعا پتہ نہیں کیسے جو انسان محبت کے۔۔م۔۔سے بھی دور بھاگتا تھا۔۔۔جو انسان لڑکیوں سے دس فٹ کی دوری بنائے رکھتا تھا۔۔۔جیسے محبت کے نام سے بھی نفرت تھی۔۔لیکن جب تمہیں دیکھا نہ تو اِس دل نے اقرار کیا۔۔۔کہ ہاں سالار علی خان۔۔ہاں۔۔تم کو محبت ہو گئی ہے ایک نیلی آنکھوں والی پری سے۔۔۔سالار اپنے لہجے میں بے پناہ محبت سموئے بولے جا رہا تھا۔۔سالار کے ہر جزبے سے ہر بات سے دعا کے لیے صرف اور صرف محبت جھلک رہی تھی۔۔۔۔دعا بس چپ چاپ کھڑی اُسے سُن رہی تھی۔۔۔۔لیکن جب میں نے تمہیں اُس دن دلہن کے روپ

میں دیکھا۔۔۔ایسالگا کہ سب کچھ ختم ہو گیا۔۔میرا سب کچھ اجڑ گیا ہو۔۔۔میرا دل اُس وقت خون کے آنسوں رہ رہا تھا۔۔دل کر رہا ہے خود سمیت ساری دنیا کو آگ لگا دو۔۔۔لیکن میں نے تو تمہیں سچے دل سے کسی اور سے نہیں اپنے رب سے مانگا تھا۔۔۔تو وہ مجھے کیسے نہ عطا کرتا۔۔۔اُس رب نے مجھے نواز ہے تمہارے روپ میں۔۔۔سالار آسمان کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم میں کیا خامیاں ہے۔۔۔کیا خوبیاں ہیں۔۔۔میں نے تم سے تمہاری ہر خامی ہر خوبی کے ساتھ عشق کیا ہے۔۔۔۔۔

آج سالار علی خان یہ اقرار کرتا ہے کہ۔۔۔دعا سالار علی خان سے اُسے نے رُوح عشق کیا ہے۔۔۔اور ہمیشہ کرتا رہے گا۔۔۔مرتے دم تک کرتا رہے گا۔۔۔دعا کیا تم زندگی کے اِس نئے سفر میں میرا ساتھ دو گی۔۔۔سالار نے محبت سے اُسکے سامنے ہاتھ پھیلایا۔۔۔۔دعا نے پہلے اُسکے ہاتھ کو دیکھا اور پھر نم آنکھوں سے جھجکتے ہوئے اپنا سفید نرم ملائم ہاتھ اُسکے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔۔۔

آج زندگی میں پہلی بار سالار کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔جس سے اُسکے شرارتی ڈمپل واضح نظر آنے لگے۔۔۔دعا تو کچھ پل اُسکے ڈمپلز میں ہی کھو گئی پھر سالار کی آواز سے ہوش میں آئی۔۔۔شکریہ۔۔۔جان سالار۔۔۔سالار نے کھڑے ہو کر محبت سے اُسکے سر پر بوسہ دیا۔۔۔جس سے وہ بلش کرنے لگی۔۔۔آ۔ہاں۔۔۔اااآپ تو ابھی سے بلش کر رہی ہے۔۔۔ابھی تو میں نے ایسا کچھ کیا بھی نہیں ہے۔۔۔سالار معنی خیزی سے اُسکی طرف

دیکھ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ شرم وحیا کے مارے وہ اُسی کے ہی سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔ اُسکی اس حرکت پر سالار کا زندگی سے بھرپور قہقہہ گونجا۔۔۔۔ پھر دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کتنی ہی دیر رات کی تاریکی میں سمندر کے کنارے کھڑے اُن بہتی پانی کی لہروں کو محسوس کر رہے تھے۔۔۔ ہوا سے دعا کے لمبے بال اُڑ اُڑ کر سالار کا چہرہ چوم رہے تھے۔۔۔ جب دعا کی آواز سالار کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔ خان۔۔۔ دعا کے منہ سے اپنے لیے خان لفظ سن کر اُسکے چہرے پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔۔۔۔ جی جان خان۔۔۔ سالار محبت سے چور لہجے میں اُسکی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔ آپ کو کیسے پتہ کہ مجھے رات کی تاریکی میں سمندر کی لہروں کو دیکھنا بہت پسند ہے۔۔۔۔ دعا اُسکے کندھے پر محبت سے سر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ سالار کے اِس خوبصورت اظہار کے بعد وہ کیسے اپنے رب کی ناشکری کرتی۔۔ جس نے بہتر لے کر اُسے بہترین دیا تھا۔۔۔ سالار جیسا ہمسفر پا کر وہ خود کو دنیا کی خوش قسمت لڑکی سمجھتی رہی تھی۔۔ کتنی ہی بار اُس نے دل میں اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔ ہادی نے بتایا تھا۔۔۔ وہ اُسے دیکھتا ہوا ہلکی مسکراہٹ سے بولا۔۔۔۔ سالار کی آواز سن کر وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔۔۔۔ ہمم

خان بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔ گھر چلتے ہیں۔۔۔ وہ رات گہری ہوتے دیکھ کر پریشانی سے بولی۔۔۔۔ نہیں آج ہم کہی نہیں جا رہے۔۔۔ آج ہم یہی رہے گئے۔۔۔ وہ اُسکے چہرے پر فکرمندی دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔ یہاں کہاں۔۔۔ چلو میں بتاتا ہوں۔۔۔ سالار اُسکا ہاتھ تھامے

سمندر کی کنارے پر بنے ریسٹ روم میں لے آیا۔۔۔وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔اُسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔جہاں ہر طرف پھولوں کی پتیاں بکھری ہوئی تھی۔۔۔ کمرے کو بہت خوبصورتی سے گلاب کے پھولوں سے سجایا ہوا تھا۔۔۔ہر طرف پھول ہی پھول تھے۔۔۔کتنا دلکش مناظر لگ رہا تھا۔۔۔

پھولوں کو دیکھ کر دعا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔دعا کو گلاب کے پھول بہت پسند تھے۔۔۔

سالار دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا۔۔۔اُس کے چہرے پر چھائے خوشی کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیسا لگا۔۔۔سالار اُسکی طرف بڑھتا ہوا بولا۔۔۔بہت ہی زیادہ خوبصورت ہے دعا کے چہرے سے صاف خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔۔ایک منٹ روکو۔۔کہتے ہی اس نے آگے بڑھ کر دراز سے ایک خوبصورت سی مخملی ڈبی نکال کر اُسکے سامنے کی۔۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔دعا سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔کھول کے دیکھو۔۔۔دعا نے جیسے ہی وہ ڈبی کھولی۔۔۔اُس میں تھا۔۔۔جس پر چھوٹے چھوٹے باریک ڈائمنڈ کے alphabet کے نام کا خوبصورت سا S موتی لگ ہوے تھے۔۔۔۔کیسا لگا۔۔۔سالار اُسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔بہت زیادہ ۔۔وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ S خوبصورت۔۔۔لیکن یہ

میرا نام ہمیشہ تمہارے دل کے پاس رہے۔۔۔ سالار اُسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے محبت سے بولا۔۔۔ اگر کبھی میں تم سے دور ہوا تو سمجھنا اِس لوکٹ کے ذریعے میں تمہارے دل کے بلکل پاس ہوں۔۔۔۔ شکریہ۔۔۔ اِتنی محبت پا کر دعا کی آنکھیں نم ہونے لگی۔۔۔ دعا نم آنکھوں سے سالار کو دیکھ کر بولی۔۔۔ کس لیے۔۔۔ مجھے اِتنی عزت اِتنا احترام اِتنی محبت دینے کے لیے۔۔۔ وہ آنکھوں میں آنسوں لیے محبت سے بولی۔۔۔۔ سالار نے آگئے بڑھ کر اپنے ہاتھوں سے پیار سے اُسکے آنسوں صاف کیے اور باری باری اُسکی دونوں آنکھوں پر اپنے دہکتے لب رکھے۔۔۔ ہمممم۔۔ نہیں۔۔ دوبارہ میں آپ کی آنکھوں میں کبھی آنسوں نہ دیکھو۔۔۔ نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔ کہتے ساتھ سالار نے جھک کر دعا کے نرم گلابی ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔ دعا تو اس اچانک افتادہ پر ہی بوکھلا گئی۔۔۔۔ سالار کی بڑھتی شدت سے دعا نے سالار کی شرٹ کو مظبوطی سے مٹھیوں میں جکڑا۔۔۔ اُسے ایسا لگا جیسے وہ اب کبھی بھی اگلا سانس نہیں لے پاے گی۔۔۔۔ سالار اُسکی حالت دیکھ کر نرمی سے پیچھے ہوا۔۔۔ سالار کے چھوڑتے ہی وہ اُسکے سینے سے لگی اپنا سانسیں بحال کرنے لگی۔۔۔۔ کیا ہوا جان خان ابھی سے بس ہو گئی۔۔۔ ابھی تو میں نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں ہے۔۔۔ سالار اُسے باہوں میں بھرتا ہوا شرارت سے بولا۔۔۔ وہ اُسکی معنی خیزی بات کرنے پر شرم سے سرخ پڑتے اُسی کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی۔۔۔۔ سالار نے اُسے بہت ہی آرام سے بیڈ پر لیٹایا۔۔۔ خخ۔ خاان۔۔ دعا ابھی کچھ بولتی کہ۔۔ ششش۔۔۔ سالار نے اُسے چپ

کروادیا۔۔۔اور ایک بار پھر اُسکے گلابی ہونٹوں کو قید کیے اپنی پیاس بجھانے لگا۔۔۔وہ مذمت کرتی رہا گئی۔۔۔لیکن سالار کو پیچھے ہٹتا نہ دیکھ کر اُسنے بھی اپنی مزمت ترک کر دی۔۔۔اور دل سے اپنا آپ اپنے محرم کے حوالے کر دیا۔۔۔۔

آخر وہ اُسکا شوہر اُسکا مجازی خدا تھا۔۔۔حق رکھتا تھا اُس پر۔۔۔وہ کیسے اُسکو اُسکا حق نہ دیے کر اپنے اللہ کی ناراضگی مول لے سکتی تھی۔۔۔۔۔

دعا ساری رات بے مشکل سالار کی شدتوں کو اُسکے بڑھتے جنون کو جھیلتی رہی۔۔۔۔آج کی رات دونوں دو جسم ایک جان بن گئے تھے۔۔۔۔چاند بھی اُن دونوں کے اِس خوبصورت ملن سے شرما کر بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔۔۔۔

ایک حسین رات گزرنے کے بعد ایک خوشگوار صبح کا آغاز ہوا۔۔۔آسمان میں ہلکے بادل چھائے ہوئے تھے۔۔۔ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔۔آج موسم روز کی نصبت ابر آلود تھا۔۔۔مسلسل بجتے فون کی آواز سے سالار کی آنکھ کھلی۔۔۔دعا کی نیند میں خلل نہ ڈالے اِس لیے اُسنے نے جلدی سے سائیڈ ٹیبل سے فون اُٹھا کر دیکھا تو داجی کی کال تھی۔۔۔۔وہ ایک نظر دعا کے سوئے ہوئے معصوم چہرے پر ڈالتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔اسلام علیکم

داجی۔۔۔۔واعلیکم سلام۔۔۔کیسے ہو برخوردار۔۔۔جی ٹھیک۔۔آپ سنائے آج کیسے یاد کیا۔۔اُسنے شرارت سے مسکرا کر پوچھا۔۔۔کافی دن ہو گئے ہے تم حویلی نہیں آئے۔۔۔میں

اور تمہاری بی جان تمہیں بہت یاد کر رہے ہیں۔۔ کب تک چکر لگاؤ گئے۔۔۔۔ داجی اُسے یاد کرتے ہوئے اُداسی سے بولے۔۔۔ اُن کی بات سن کر وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔۔ برخودار چپ کیوں ہو گئے۔۔۔ داجی اُسے چپ دیکھ کر دوبار گویا ہوئے۔۔۔۔ جی ٹھیک ہے داجی میں آج ہی آتا ہوں حویلی۔۔۔ اور مجھے آپ کو کچھ بتانا بھی ہے۔۔۔ سالار سنجیدہ چہرے سے سمندر کی لہروں کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔ پھر ایک دو باتوں کے بعد فون رکھ دیا۔۔۔۔ اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ جہاں دعا ابھی بھی ویسے ہی سوئی ہوئی تھی۔۔۔ اُسے دیکھتے ہی اُسکے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ آگئی جس سے اُسکے شرراتی ڈمپل واضح نظر آنے لگے۔۔۔ جان خان اُٹھ جائے صبح ہو گی ہے۔۔۔۔ سالار بیڈ پر اُسکے پاس بیٹھا اُسکے بال سہلاتے ہوا بولا۔۔۔۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔ اُسے ہنور ویسے ہی سوئے دیکھ کر اُسے شرارت سوجھی۔۔۔۔ سالار نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر سے اُسکے ہونٹوں کو اپنی قید میں کیا۔۔۔ دعا کو نیند میں ہی اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ اُسنے پٹ سے آنکھیں کھولی۔۔۔ اور سالار کو اپنے اُوپر جھکتا پایا۔۔۔ دعا نے اپنے نرم ہاتھوں سے اُس بوڈی بلڈر کو پیچھے کرنا چاہا۔۔۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔ سالار ایک بار پھر مدہوش ہو رہا تھا۔۔۔۔ کافی دیر بعد سالار اُسکی حالت پر رحم کھا کر اُس سے دور ہوا۔۔۔۔ اُسے دور ہوتے دیکھ کر۔۔۔ دعا جلدی سے اُٹھ بیٹھی اور اپنی بے ترتیب ہوتی سانسوں کو سہی کرنے لگی۔۔۔ خان صبح صبح یہ کیا بدتمیزی تھی۔۔ دعا اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے خفگی سے بولی۔۔۔ جان یہ بتمیزی نہیں یہ پیار ہے۔۔۔ اور میں کب

سے تمہیں اُٹھا رہا تھا تم اُٹھ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔اس لیے میں نے اپنے طریقے سے اُٹھانا مناسب سمجھا۔۔۔سالار اُسکی طرف دیکھ شرارت سے ایک آنکھ ونگ کرتا ہوا بولا۔۔۔ویسے آپ جتنے سیدھے دکھتے ہیں۔۔۔قسم سے اُتنے ہی بے شرم ہے دعا اُسے گھور کر بولی۔۔۔۔۔

😜دعا کی بات پر سالار کا قہقہہ لگا۔۔۔ہاہاہاہاہا

ار تمہیں اپنے سامنے دیکھ کر مجھ سے کنٹرول ہی نہیں ہوتا سالار ایک آنکھ ونگ کرتا ہوا شرارت سے بولا۔۔۔تو وہ صرف اُسے گھور کے رہ گئی۔۔۔اچھاااا چھوڑو یہ سب۔۔۔نہیں کر رہا تنگ۔۔۔آپ جلدی سے جا کر ریڈی ہو جاؤ۔۔۔للیکن کپڑے دعا اُسکی طرف پریشانی سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔واشروم میں ہے۔۔۔جلدی سے ریڈی ہو جائے پھر ساتھ ملکر ناشتہ کرتے ہے۔۔۔سالار کے کہتے ہی وہ سر ہلا کر واشروم میں گھس گئی۔۔۔15 منٹ بعد وہ شاور لے کر گیلے بالوں کے ساتھ واشروم سے باہر نکلی۔۔۔نیلے رنگ کی خوبصورت پیروں تک آتی فراق پہنے جن پر سفید موتی لگے ہوئے تھے دوبٹہ گلے میں ڈالے نیلی۔۔پری لگ رہی تھی۔۔سالار تو اُسے دیکھتے ہی مسمائز ہو گیا۔۔۔دعا شیشے کے سامنے کھڑی اپنے لمبے گیلے بال سلجھا رہی تھی۔۔۔لیکن سالار کی نظروں کو ہنور اپنے اُوپر محسوس کیے وہ گھبرا رہی تھی۔۔۔اُس سے بالوں میں کنگھی بھی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔خان جاااے جا کر فریش ہو جائے۔۔۔آخر دعا نے کوفت سے اُسے دیکھتے ہوئے جھلا کر کہا۔۔۔تو وہ مسکراتا ہوا ایک نظر اُسے دیکھتا واشروم

میں گھس گیا اُسے پتہ چل گیا تھا دعا اُسکے ایسے دیکھنے سے گھبرا رہی ہیں۔۔۔اِس لیے وہ چپ چاپ واشروم میں گھس گیا۔۔۔۔دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلا۔۔پھر دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ باتوں کے درمیان ملکر ناشتہ کیا۔۔۔۔ناشتہ کر کے سالار نے ایک نظر دعا کے معصوم چہرے کو دیکھا۔۔۔ہمیں ابھی حویلی کے لیے نکلنا ہے۔۔۔سالار اُس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔سالار کی بات سُن کر اُس کا ننھا سا دل زور سے دھڑکا۔۔۔معصوم چہرے پر پریشانی جھلکنے لگی۔۔۔۔ککیا ہوا۔۔آپ کے چہرے پر پریشانی کیسی۔۔۔سالار اُسکے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھتا ہوا پیار سے بولا۔۔۔۔خان اا اگر آپ کے گھر والوں نے مجھے نہ اپنایا۔۔۔تت۔تو کیا آپ مجھے چھوڑ دیے گئے۔۔۔کیا آپ مجھے طلاق دے دیے گئے۔۔۔۔دعا بھرائی ہوئی آواز میں آنکھوں میں آنسو لیے اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔آنسوں لڑھک کر اُسکی گالوں پر بہ گئے۔۔۔۔سالار دعا کی بات سن کر تڑپ گیا۔۔۔اُس نے آگے بڑھ کر دعا کو خود میں بھینچا۔۔۔نہیں میری جان ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔کوئی بھلا خود سے اپنی سانسوں کو جدا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔آپ تو میری رگ رگ میں بسی ہوئی ہو۔۔۔میں آپ کو کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔یہ بات دوبارہ اپنی زبان پر کبھی مت لائیے گا۔۔۔سالار علی خان سانسیں لینا تو چھوڑ سکتا ہے لیکن آپ کو کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔یہ باتیں اپنے دل سے نکال دیجیئے۔۔۔سالار محبت سے اُسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔سالار کی باتوں سے دعا کافی حد تک سنبھل چکی تھی لیکن ابھی بھی اُسے

پریشانی کھائے جارہی تھی۔۔۔اب چلے۔۔۔کہتے ساتھ وہ اُسکا دودھیا ہاتھ تھامے کمرے سے نکل گیا۔۔۔اب وہ دونوں خان حویلی کے راستے پر گامزن تھے۔۔۔سالار ڈرائیونگ کرنے کے ساتھ ساتھ اُسے حویلی کے مکینوں کے بارے میں بھی بتارہا تھا۔۔۔

جیسے جیسے دعا اُن سب کہ بارے میں سن رہی تھی۔۔۔ویسے ویسے اُسکی گھبراہٹ اور پریشانی دوگنی ہوتی چلی جارہی تھی۔۔۔۔

تین گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ خان حویلی پہنچے۔۔۔گاڈز نے سالار کی گاڑی دیکھتے ہی جلدی سے دروازا کھولا۔۔۔کچھ ہی دیر میں گاڑی خان حویلی میں آرُکی۔۔۔۔دعا تو اِتنی خوبصورت اور شاندار حویلی کو دیکھ کر ہی ساکت ہوگئی۔۔۔سالار گاڑی سے اُترا تو سب نے احتراماً سر جھکا کر اُسے سلام کیا۔۔۔جس کا جواب اُسنے سر ہلا کر دیا اور جلدی سے دعا کی طرف آیا۔۔۔سالار نے دعا کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے اُسے گاڑی سے باہر نکالا۔۔۔خان مجھے ڈ۔ر۔للگ رہا ہے۔۔۔وہ اُسے دیکھتے ہوئے بھرائی آواز میں بولی۔۔۔۔میری جان کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ریلکس آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں میں ہو نہ آپ کے ساتھ۔۔۔سالار نے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نوکر تو اپنے چھوٹے سردار کو اِتنی محبت اور اپنائیت سے کسی لڑکی سے بات کرتے دیکھ غش کھا کر گرنے والے تھے۔۔۔۔

سالار محبت سے دعا کا ہاتھ تھامے حویلی کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ڈرائنگ روم میں حویلی کے سب افراد موجود تھے۔۔۔۔اسلام علیکم۔۔سب کو دیکھ کر سالار نے بلند آواز میں سلام کیا۔۔۔واعلیکم سلام سب نے خوشی سے جواب دیا۔۔کیسے ہو برخوردار داجی اپنے لاڈلے پوتے کو گلے لگاتے ہوئے مسکرا کر بولے۔۔۔ٹھیک ہو داجی آپ کیسے ہے۔۔۔تمہیں اِتنے دن بعد دیکھ لیا نہ اب میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔داجی مسکرا کر بولے۔۔۔اُن سے الگ ہو کر وہ بی جان سے ملا۔۔کیسی ہے آپ بی جان سالار بی جان کا محبت سے ماتھا چومتے ہوئے بولا۔۔۔

تجھے دیکھ لیا۔۔نہ اب میں ٹھیک ہوں وہ نم آنکھوں سے محبت سے دیکھ کر بولی۔۔۔اُن کے بعد دارم خان کے علاؤہ وہ باری باری سب سے ملا۔۔۔جس پر دارم خان کلس کر رہ گئے لیکن بولے کچھ نہیں۔۔۔آؤ برخوردار بیٹھو۔۔داجی اُسے کھڑا دیکھ کر بولے۔۔۔نہیں داجی پہلے مجھے آپ سب سے کسی کو ملوانا ہے۔۔۔سالار سنجیدہ چہرے سے اُنھیں دیکھتا ہوا بولا۔۔۔سب نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔دعا۔۔۔سالار نے وہی کھڑے ہو کر آواز لگائی۔۔۔سب کی نظریں داخلی دروازے پر ٹھہری۔۔۔جہاں وہ نیلے رنگ کی فراق پہنے۔۔۔سر پر اچھے طریقے سے دوبٹہ اوڑھے، ساتھ اپنے ارد گرد شال اوڑھے، میک اپ سے پاک چہرہ۔۔وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔دعا چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی سالار کے پاس آئی۔۔۔اسل۔۔اسلام علیکم۔۔اُسنے گھبرا کر سب کو ایک نظر دیکھتے ہوئے سر جھکا کر سلام

کیا۔۔۔سب نے اِس خوبصورت اور ایک پاؤں سے ڈس ایبل لڑکی کو ترس بھری نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

برخوردار یہ لڑکی کون ہے۔۔۔سردار جہان سکندر نے سنجیدہ چہرے سے پوچھا۔۔۔یہ آپ کی بہو، میری بیوی، دعا سالار علی خان، ہے۔۔سالار نے سب کے سروں پر دھماکہ کیا۔۔۔سب پھٹی پھٹی آنکھوں سے کبھی اُسے تو کبھی اُس لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔یہ کیا بکواس کر رہے ہوں۔۔۔داجی کی گرجدار آواز سے سب کا سکتا ٹوٹا۔۔۔داجی میں کوئی بکواس نہیں کر رہا ہوں۔۔۔میں نے شادی کر لی ہے۔۔۔سالار آرام سے اُنھیں دیکھتا ہوا بولا۔۔۔داجی کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا ہے۔۔۔کہ اُن کا لاڈلا پوتا اُن کی اجازت کے بغیر شادی کر کے آگیا۔۔۔

داجی شاک کے عالم میں اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔پھر غصے سے دھاڑے۔۔۔

ہم نہیں مانتے اِس اُدھوری دو ٹکے کی لڑکی کو اپنی بہو۔۔۔داجی نفرت سے پھنکارے

۔۔۔داجی کی بات پر سالار نے بے مشکل مٹھیاں بھینچے اپنا غصہ کنٹرول کیا۔۔۔آپ مانے یہ نہ مانے۔۔۔یہی سچ ہے۔۔۔دعا اب آپ کی بہو ہے۔۔۔سالار اُن کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔۔سب خاموش تماشائی بنے سب دیکھ رہے تھے۔۔۔داجی کے سامنے کسی کی بھی جرات نہیں بولنے کی۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی سالار داجی سے بغیر پوچھے اِس ڈس ایبل دو ٹکے کی لڑکی کو بہو بنا کر لے آئے ہو۔۔۔دارم خان آگے بڑھ کر غصے سے پھنکارے۔۔۔دعا اُن کے اِتنے غصے سے ڈر کے مارے سالار کے پہلو میں چھپ گئی۔۔۔۔وہ کہا کسی کے غصے کی عادی تھی۔۔۔

چلایئے مت۔۔۔چلانا مجھے بھی آتا ہے۔۔۔اور آپ کون ہوتے ہے میری زندگی میں دخل اندازی کرنے والے۔۔۔۔اپنی حد میں رہے تو اچھا ہے۔۔۔نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔سالار انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔۔دارم خان لب بھینچے خاموش ہو گیا۔۔۔۔

یہ ہماری بہو بن ہی نہیں سکتی۔۔۔داجی ایک نظر دعا کو دیکھتے ہوئے غصے سے غرائے۔۔۔جو سالار کے ساتھ چپ چاپ کھڑی سر جھکائے آنسوں بہا رہی تھی۔۔۔۔

کیوں نہیں بن سکتی دعا آپ کی بہو۔۔۔سالار غصے کو کنڑول کیے بے مشکل بولا۔۔۔۔یہ کہی سے بھی ہماری بہو بنے کے لائق نہیں۔۔۔یہ خود کو تو سنبھال نہیں سکتی۔۔۔تمہیں۔۔یہ ہماری حویلی کو کیا سنبھالے گی۔۔۔۔داجی دھاڑیں۔۔۔اُن کی دھاڑ سے دعا ڈر کے مارے سالار کے ساتھ چپک گئی۔۔۔ریلکس میری جان کچھ نہیں ہوا۔۔۔سالا نے اُسکے گرد بازو حائل کیے اُسے ریلکس کرنا چاہا۔۔۔ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی۔۔۔اگر دعا یہاں نہیں رہ سکتی تو میں بھی اب یہاں کبھی نہیں آؤں گا۔۔۔۔۔سالار اُنکی طرف دیکھتا ہوا بغیر کسی جزبے سے عاری سنجیدہ چہرے سے بولا۔۔۔۔سالار کی بات سُن کر داجی کے ساتھ سب نے اُسے بے یقینی سے

دیکھا۔۔۔اور یہ بات اپنے دل سے نکال دیجیئے کے میں کبھی بھی دعا کو چھوڑوں گا۔۔۔۔۔تم اِس کل کی آئی ہوئی لڑکی کے لیے ہمیں چھوڑ کے جا رہے ہو۔۔۔داجی اُسکی طرف بے یقینی سے دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔یہ کل کی آئی ہوئی لڑکی میری بیوی میری محبت ہے داجی۔۔۔۔کہتے ہی ایک نظر سب پر ڈالے سالار دعا کو لے کر وہاں سے جانے لگا۔۔۔جب داجی کی کرخت دار آواز آئی۔۔۔ٹھیک ہے یہ لڑکی یہاں رہ سکتی ہے۔۔۔لیکن صرف تمہاری بیوی کی حیثیت سے۔۔۔داجی اُسکی طرف دیکھ کر بولے۔۔۔وہ اُس سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔کیسے اپنی جان سے پیارے پوتے کے بنا رہتے۔۔۔حور گڑیا۔۔۔سالار نے حور کو آواز لگائی۔۔۔جی بھائی۔۔۔

جاؤ اپنی بھابھی کو میرے کمرے میں لے جاؤ۔۔۔سالار آرام سے حور کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔سالار کی بات سن کر حور نے پھٹی آنکھوں سے ایک نظر اِس خوبصورت سی معصوم لڑکی پر ڈالی۔۔۔اور اُسے لے کر اوپر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

دعا کے جانے کے بعد سالار داجی کی طرف آیا۔۔۔داجی مجھے پتہ ہے میں نے غلطی کی آپ کو بغیر بتائے شادی کر کے۔۔۔لیکن اُس وقت حالات ہی کچھ ایسے تھے۔۔۔کہ کسی کو بھی بتانے یا سمجھانے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔دعا سے میں بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔دعا صرف میری بیوی نہیں ہے۔۔۔وہ میرا عشق ہے۔۔۔روح عشق۔۔لیکن برخوردار وہ لڑکی و۔ہ۔۔۔۔مجھے کوئی مثلاً نہیں اُس میں کیا خامی ہے کیا خوبی ہے۔۔۔میں نے اُس سے اُسکی خوبی خامیوں سمیت

اُس سے عشق کیا ہے۔۔۔سالار داجی کی بات کاٹ کر بولا۔۔۔سالار بغیر ڈرے داجی کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔میں آپ کو بتا رہا ہوں اگر دعا کو کچھ بھی ہوا نہ۔۔۔ تو آپ کا پوتا بھی زندہ نہیں رہ پائے گا۔۔۔پلیز داجی دعا کو اپنا لے۔۔۔وہ اُن کے سامنے التجا کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے برخوردار۔۔۔تمہارے داجی کو تمہاری خوشی سب سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔پھر چاہے ہمیں تمہاری خوشی کے لیے اُس لڑکی کو کیوں نہ اپنانا پڑے۔۔۔داجی محبت سے اُسکی پیشانی چوم کر اُسے گلے لگاتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

Thanks you so much daa G

سالار محبت سے اُن کے گلے لگا خوشی سے بولا۔۔۔۔

اِن گزرے تین مہینوں میں سالار اور اُسکی ٹیم نے بادشاہ کے ہر شہر میں بنے اڈوں کو مٹی میں ملا دیے۔۔۔۔بادشاہ کا ہر پلان فلاپ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔جس سے اُسکو کافی زیادہ نقصان پہنچا تھا۔۔۔اپنے فلاپ ہوتے پلان کو دیکھ کر بادشاہ کافی زیادہ ٹینشن اور پریشانی میں تھا۔۔۔اب بھی وہ بیٹھا اُن سب کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔جب اُسکا خاص آدمی کبیر اُسکے پاس آیا۔۔۔ہاں کبیر کچھ پتہ چلا یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔کون ہمارے ہر اڈوں کو برباد کر رہا ہے۔۔۔۔بادشاہ جلتا کڑھتا ہوا بولا۔۔۔۔بوس آپ کو ختم کرنے کے لیے۔۔۔آرمی نے والوں

نے یہ مشن اپنی خاص اسپیشل انٹیلیجنس کے نڈر کمانڈر کو سونپا ہے۔۔۔۔۔۔۔ ہمممم تو یہ بات ہے۔۔۔ نام کیا ہے اُسکا۔۔۔ بادشاہ سگریٹ کا گہرا کش لیتا ہوا بولا۔۔۔۔ بوس اُسکا نام میجر سالار علی خان ہے۔۔۔ اس نے ہر مشن بڑی کامیابی سے سرانجام دیا۔۔ آج تک وہ کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوا ہے چاہئے جتنا بھی مشکل ہو ہمیشہ جیت اُسکا مقدر رہی ہے۔۔۔۔۔ بڑے سے بڑا۔۔۔۔ دشمن بھی۔۔ سالار علی خان کا نام سُن کر کانپتا ہے۔۔۔۔ یہ تم مجھے اُسکا بائیو ڈیٹا بتا رہے ہو۔۔۔ یا اُسکی بہادری کے قصے سنا رہے ہو۔۔۔ بادشاہ اُسکی طرف دیکھ کر نفرت سے پھنکارا۔۔ بوس ممیں تو صرف اُس کے بارے میں انفورمیشن دیے رہا تھا۔۔۔ ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ ہمیں جلدی ہی کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔ بادشاہ سگریٹ کا گہرا کش لیتا کچھ سوچتا ہوا بولا۔۔۔۔

آیئے بھابھی۔۔۔ یہ ہے آپ کا اور بھائی کا کمرہ۔۔ حوریہ دعا کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔۔ ویسے بھابھی آپ کا نام کیا ہے۔۔۔ حوریہ دعا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ دعا۔۔۔ دعا نے اُسکی طرف دیکھ کر نرمی سے جواب دیا۔۔۔ ماشاللہ بہت پیارا نام ہے۔ ایک دم آپ کی طرح۔۔۔ حور نے دل سے کہا۔۔۔ اور آپ کا نام۔۔۔۔ میرا نام۔۔۔ حوریہ ہے۔۔۔۔ لیکن سب گھر والے مجھے حور بلاتے ہیں۔۔۔ حور نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔ حوریہ کو اپنی یہ نیلی آنکھوں والی معصوم پیاری سی بھابھی بہت پسند آئی تھی۔۔۔۔ لیکن دعا کو خود سے

ڈرتا دیکھ کر اُسے اچھا نہیں لگا۔۔۔بھابھی آپ مجھ سے ڈرے مت۔۔۔آپ مجھے بس اپنی چھوٹی بہن سمجھیے۔۔۔حور کی باتیں سن کر اُسکی آنکھیں بھر آئی۔۔۔دعا کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر حوریہ ہڑبڑا گئی۔۔۔ کلکیا۔۔ہوا بھابھی میں نے کچھ غلط کہ دیا کیا۔۔۔

تو دعا نے بچوں کی جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔حوریہ کو دعا کی معصوم حرکت پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔تو پھر آپ رو کیوں رہی ہے۔۔۔حور دعا کو دیکھ کر فکر مندی سے

بولی۔۔۔۔وہ۔۔۔مجھے۔۔۔اپنی۔۔۔چھوٹی۔۔۔بہن کی یاد آگئی۔۔۔وہ بھی تمہاری طرح مجھ سے بہت پیار سے باتیں کرتی تھی۔۔۔دعا ایمان کو یاد کرتے بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔تو اس میں رونے کی کیا بات ہے۔۔۔آپ مجھے بھی اپنی چھوٹی بہن ہی سمجھو۔۔۔اب تو آپ یہی ہر ہو نہ۔میں بھی آپ سے ڈھیر ساری باتیں کیا کرو گی۔۔۔۔حوریہ دعا کے آنسوں صاف کرتے ہوئے محبت سے مسکرا کر بولی۔۔۔تو دونوں ہی مسکرا دی۔۔۔۔کچھ ہی وقت میں دونوں کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہرے واہ۔۔۔یہاں تو مسکرا مسکرا کر ایک دوسرے سے باتیں کی جا رہی ہے۔۔۔سالار کمرے داخل ہوتا اُن دونوں کو مسکراتے ہوئے باتیں کرتے دیکھ شرارت سے بولا۔۔۔۔تو دونوں ہی سالار کی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔۔ویسے بھائی ماننا پڑے گا۔۔۔آپ کی چوائس کو۔۔۔بھابھی تو آپ بہت پیاری اور کیوٹ سی لائے ہو۔۔۔حوریہ سالار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک

آنکھ ونگ کرتے مسکرا کر بولی۔۔۔آخر پسند کس کی ہے۔۔سالار بھی فخریہ لہجے میں مسکراتا ہوا بولا۔۔۔دعا اپنی تعریف سُن کر بلش کرنے لگ گی۔۔۔بھاااائی یہاں تو بھابھی بلش کر رہی ہے۔۔۔۔حوریہ دعا کی طرف دیکھ کر بولی جو نظرے جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔پھر دونوں بہن بھائی کا ایک ساتھ قہقہہ گونجا۔۔۔ہاہاہاہاہا

دونوں ہی بہن بھائی ایک سے بڑھ کر ایک ہے۔۔۔دعا اُن دونوں کو قہقہہ لگاتا دیکھ۔۔۔دل میں بولی۔۔۔

اچھاااابھائی آپ دونوں فریش ہو جائے میں آپ دونوں کے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔۔کہتے ساتھ وہ ایک نظر اُن دونوں پر ڈالے روم سے چلی گئی۔۔۔آپ کی بہن بہت پیاری اور سویٹ ہے۔۔۔دعا حوریہ کو یاد کرتے ہوئے دل سے تعریف کرتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔۔ہمممم

باباجان یہ سب کیا ہے۔۔۔آپ کیسے اُس دو ٹکے کی لڑکی کو اپنی بہو مان سکتے ہیں۔۔۔دارم خان غصے سے تلملاتے ہوئے بولے۔۔۔دارم خان کو اُس لڑکی کے لیے سالار کا اِس حویلی کو چھوڑ کر جانے کی بات کرنا ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔۔۔تو کیا کرتے۔۔۔جانے دیتے اپنے پوتے کو اِس حویلی سے۔۔۔تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔سالار جو کہتا ہے۔۔۔وہ کر کے دکھاتا ہے۔۔۔تم۔۔۔یا۔۔میں۔۔۔کوئی بھی اُسے روک نہیں سکتے۔۔۔۔سردار جہان سکندر اُسکی

طرف دیکھ کر غصے سے پھنکارے۔۔۔آج پہلی بار ایک چھٹانک بھر کی لڑکی کی وجہ سے ہمارے لاڈلے پوتے نے ہماری بات ماننے سے انکار کیا ہے۔۔۔ہماری مطلب سردار جہان سکندر خان کی۔۔۔داجی دارم خان کی طرف دیکھتے غصے سے تلملاتے ہوئے بولے۔۔۔ہمیں جلد ہی کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا۔۔۔دارم خان کچھ سوچتے ہوئے بولے۔۔۔داجی بھی اپنی جگہ پر براجمان ہوتے دارم خان کی بات کے بارے میں سوچنے لگے۔۔۔

بی جان کو اپنی بہو کے روپ میں نیلی آنکھوں والی معصوم سی دعا بہت پسند آئی تھی۔۔۔اُنھیں ہمیشہ سے سالار کے لیے ایک ایسی ہی لڑکی کی تلاش تھی۔۔۔اب بھی وہ سالار کے کمرے میں بیٹھی دعا اور سالار سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔جب سالار کا فون بجا۔۔۔۔

وہ معذرت کرتا ہوا۔۔۔کمرے سے نکل گیا۔۔۔

دعا بیٹا میں بہت خوش ہو کہ تم سالار پُتر کی زندگی میں آگئی۔۔اور سالار نے تم سے شادی کر کے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔مجھے فخر ہے اپنے پوتے کی پسند پر۔۔۔بی جان اُسکی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔بی۔۔جان۔۔آپ کی۔۔اجازت ہو تو میں آپ سے ایک بات پوچھوں دعا سر جھکائے اپنے ہاتھوں کی اُنگلیوں مڑوتے ہوئے بولی۔۔۔ہاں۔۔۔پُتر بے جھجھک پوچھ۔۔۔خان اِتنے غصے میں کیوں رہتے ہیں۔۔۔ہر وقت اُن کے چہرے پر چٹانوں جیسی سنجیدگی کیوں رہتی ہے۔۔۔کیا وہ شروع سے ہی ایسے۔۔ہے۔۔۔۔۔نہیں پُتر میرا سالار پہلے ایسا نہیں تھا وہ بھی دوسروں کی طرح ہر وقت ہنستا مسکراتا تھا۔۔۔اُسکی ہنسی کی آوازیں ہر وقت اِس حویلی میں

گونجتی ہوتی تھی۔۔۔۔ لیکن جب سے اُسکی ماں اس دنیا سے چل بسی۔۔۔تب سے وہ ہر وقت سنجیدہ رہنے لگا تھا۔۔۔۔ غصہ ہر وقت اُسکے ناک پہ رہنے لگا۔۔۔۔ لیکن میں نے دیکھا ہے۔۔۔۔ کیسے جب بھی وہ تم سے بات کرتا ہے۔۔۔اُس کے چہرے پر نرمی کے ساتھ اُسکی آنکھوں میں بھی ایک الگ ہی چمک آجاتی ہے۔۔ تم سے بات کرتے وقت اُسکے چہرے سے مسکراہٹ ختم ہونے کا نام نہیں لیتی۔۔۔بی جان اُسکا ہاتھ تھامے محبت سے بول رہی تھی۔۔۔۔ دعا اُن کی بات پر مسکرائی اور دوبارہ بولی اُن۔۔کی۔۔ماں کی موت کیسے ہوئی۔۔۔دعا نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔اِس حویلی کے مکینوں نے ہی اُس بچاری کو موت کے کنویں میں پھینک دیا۔۔۔۔ مم۔ مطلب۔۔۔۔دعا کو کچھ سمجھ نہ آیا۔۔۔۔ سالار تب 18 سال کا تھا۔۔۔جب مدیحہ بہو پیٹ سے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رات کے پتہ نہیں کس پہر دارم خان شراب کے نشے میں دھت حویلی آئے۔۔۔اور آتے ہی دارم خان نے اُس بچاری کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔۔۔سب خاموش تماشائی بنے رہے۔۔۔ کوئی بھی اپنے کمرے سے نہیں نکلا۔۔۔۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھی رو کر اپنے رب سے مدیحہ بچی کی سلامتی کی دعائیں کر رہی تھی۔۔۔۔

دارم خان نے شراب کے نشے میں مدیحہ کو زور سے دھکا دیا جس سے اوندھے منہ وہ زمین پر گری۔۔۔اور حویلی میں اُس کی زوردار چیخ گونجی۔۔۔۔ سالار اپنی ماں کی چیخ سُن کر جیسے ہی اپنے کمرے سے نکلا۔۔۔ سامنے اپنی ماں کو زمین پر اوندھے منہ گرے دیکھ کر وہ جلدی سے اُسکے

پاس آیا۔۔۔ماں کو پکارتے سالار کی آوازیں سُن کر سب اپنے اپنے کمروں سے نکلے۔۔۔۔سالار نے ایک قہر بھری نظر پاس بہوش پڑے اپنے باپ پر ڈالی اور جلدی سے اپنی ماں کو لے کر ہوسپٹل روانہ ہو گیا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے آپریشن کر کے حوریہ کو تو بچا لیا۔۔۔لیکن مدیحہ اِس ننھی سی جان کو چھوڑ کر اس دنیا سے چلی گئی۔۔۔۔۔اُسکی ماں تو چلی گئی۔۔۔لیکن اُسے بہن کے روپ میں ایک ننھی سے جان سونپ گئی۔۔سالار نے اور میں نے بہت محبت اور لاڈ سے حوریہ کی پرورش کی۔۔سالار نے اُسے کبھی بھی ماں کی کمی محسوس ہونے نہیں دی۔۔۔۔۔تب سے سالار اپنے باپ سے انتہائی درجے کی نفرت کرتا ہے جس کی وجہ سے اُسکی ماں اُسے چھوڑ کر اِس دنیا سے چلی گئی۔۔اور اُسکی یہ نفرت آج تک کوئی ختم نہیں کر پایا۔۔۔یہاں تک کے اُسکے داجی بھی نہیں۔۔۔بی جان نم آنکھوں سے بولی۔۔۔بی جان کی بات سُن کر دعا کی آنکھوں میں بھی آنسوں آ گئے۔اُسکے خان نے کتنا کچھ سہا ہے زندگی میں دعا دل میں سوچنے لگی۔۔۔ب۔ی۔بی جان آپ فکر مت کر رہے۔۔۔میں ہمیشہ اُن کے ساتھ رہو گی اور اُن کا بہت سارا خیال رکھو گی۔۔۔۔دعا بی جان کے ہاتھ تھام کر اُن کی طرف معصومیت سے دیکھ کر بولی۔۔۔۔خوش رہو میری بچی۔۔۔۔بی جان نے آگے بڑھ کر اُسکے سر پر بوسہ دیا۔۔۔۔

سالار جیسے ہی کمرے میں آیا تب تک بی جان کمرے سے جا چکی تھی۔۔۔بی جان چلی گئی ۔۔۔سالار نے بیگ سے کپڑے نکالتی دعا سے پوچھا۔۔۔جی چلی گئی۔۔۔دعا جواب دیے کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔کہ تبھی دعا کو اپنی کمر پر سالار کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا۔۔۔خان کیاااا کر رہے ہیں۔۔۔کوئی آجائے گا۔۔۔دعا دروازہ کھلا دیکھ جلدی سے گھبرا کر بولی۔۔۔آجائے مجھے کسی کا ڈر نہیں۔۔میں جو بھی کر رہا ہوں اپنی بیوی کے ساتھ ہی کر رہا ہوں۔۔۔سالار دعا کی بات بغیر کسی خطا تر میں لائے بولا۔۔۔اور اُسے بغیر کوئی موقع دیے اُسکا چہرہ اپنی طرف کر کے اُس کے گلابی ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔وہ مزمت کرتی رہ گئی لیکن ناکام۔۔۔کتنی ہی دیر وہ اُسکی سانسوں کو پیتا خود کو سیراب کرتا رہا۔۔۔دعا کو لگا آج وہ زندہ نہیں بچ پائے گی۔۔۔کتنی ہی دیر بعد سالار دعا کی حالت پر رحم کھا کر اُس سے دور ہوا۔۔۔جو اُسکی اِتنی سی قربت میں مسلسل کانپ رہی تھی۔۔۔اُس کے چھوڑتے ہی وہ اُس کے کشادہ سینے سے لگی اپنی اُکھڑی ہوئی سانسیں بحال کر رہی تھی۔۔۔خاااان آپ بہت برے ہے ۔۔دعا اُس سے دور ہوتے ہوئے ناراضگی سے منہ پھلا کر بولی۔۔۔دعا کے منہ پھلا کر کہنے سے سالار کا قہقہہ لگا۔۔۔جس سے اُسکے ڈمپل واضح نظر آنے لگے۔۔۔۔

دعا تو سالار کے شرارتی ڈمپلز میں ہی کھو گئی۔۔۔کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔لگتا ہے میں آج کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا ہوں۔۔۔سالار اُسکے اِس طرح دیکھنے سے شوخی سے بولا۔۔۔جی نہیں میں آپ کو نہیں آپ کے اِن ڈمپلز کو دیکھ رہی ہوں۔۔۔دعا نے جلدی سے اُسکی غلط فہمی

دور کی۔۔۔آپ کو پتہ ہے مجھے ڈمپلز دیکھنے اور اُن کو چھونے کا بہت شوق تھا۔۔۔میں چاہتی تھی میرے بھی ڈمپلز ہو۔۔۔لیکن میرے کیا۔۔۔گھر میں کسی کے بھی نہیں ہے۔۔۔وہ اُداس ہوتے ہوئے بولی۔۔۔تو میرے دیکھ لو میں بھی تو اِن ڈمپلز سمیت پورے کا پورا تمہارا ہی تو ہوں سالار شرارت سے اُسکی کمر میں بازو ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔اِس پوری حویلی میں صرف میرے اور حور کے ڈمپلز ہے۔۔۔دعا تمہیں پتہ ہے ہماری ماما کے بھی ڈمپلز تھے۔۔۔سالار مدیحہ بیگم کو یاد کرتا نم آنکھوں سے بولا۔۔۔اور یہ ہمیں اُنہی سے وراثت میں ملے ہے۔۔۔سالار کھوئے ہوئے لہجے میں اُسے بتانے لگا۔۔۔

دعا نے اُسکا دھیان اِن باتوں سے ہٹانے کے لیے جھجکتے ہوئے آگے بڑھ کر پہلے سالار کی ایک گال پر اپنے لب رکھے۔۔پھر دوسری گال پر۔۔۔پھر آنکھوں پر۔۔۔سالار تو دعا کی طرف سے پہلی دو فعہ پیش قدمی کرنے پر اندر تک شرشار ہو گیا۔۔۔یار جان خان۔۔یہ سب کر کے اب تم میرے سوئے ہوئے جزبات جگا رہی ہو۔۔۔سالار اُسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اُسے بیڈ پر اپنی کھینچتا ہوا بولا۔۔۔تو دعا شرما کر اُسکے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔

سالار نے جھک کر باری باری اُسکی آنکھوں پر بوسہ دیا۔۔پھر اُسکے نرم گلابی ہونٹوں کو اپنی قید میں کیے خود کو سیراب کرنے لگا۔۔۔ہونٹوں سے گردن تک کا سفر طے کیے۔۔۔کہ تبھی دروازا بجا۔۔۔اب کس کو موت پڑ گئی۔۔۔سالار سخت بدمزہ ہوتے ہوئے بولا۔۔۔اُسکی شکل دیکھ کر دعا کو ہنسی آگئی۔۔۔ہنس لو بچو۔۔۔رات کو بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔سالار بیڈ سے اُٹھتا

ہوا بولا۔۔۔دعا بھی جلدی سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔سالار نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا ۔۔۔۔کیا موت آگئی۔۔۔جی چھوٹے۔مالک۔۔وہ۔بڑے سردار آپ کا کھانے پر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔سامنے کھڑا شخص اپنے مالک کو غصے میں دیکھ کر جلدی سے بولا۔۔۔۔آپ چلیے ۔۔۔۔ہم آتے ہیں۔۔۔جی چھوٹے مالک۔۔کہتے ہی وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

اسلام علیکم دونوں نے ڈائنگ ٹیبل پر داخل ہوتے ساتھ سلام کیا۔۔۔واعلیکم سلام۔۔آو برخوردار بیٹھو داجی اُسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولے۔۔۔سالار نے پہلے دعا کو اپنی ساتھ والی کرسی پر بیٹھایا۔۔۔۔پھر خود اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔سب ہکا بکا یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔سالار تمہیں پتہ ہے نہ۔۔۔صدیوں سے ہماری حویلی کی یہ روایت ہے کہ سب سے پہلے مرد کھانا کھاتے ہیں۔۔۔پھر عورتیں۔۔۔داجی نے سختی سے اُسے باور کروایا۔۔۔اُن کا اشارہ دعا کی طرف تھا۔۔۔جو سر جھکائے بیٹھی ہوئی اُن کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

ہونہہ۔۔یہ کون سا یہاں کی مہارانی ہے۔۔۔جو تم اِس دو ٹکے کی لڑکی کو اِتنا سر چڑھا رہے ہو۔۔۔۔ہانیہ بیگم حقارت سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔چچی

دعا میری بیوی ہے۔۔۔اور وہ میرے ساتھ ہی بیٹھ کر کھانا کھائیے گی۔۔۔سالار نے اُن کی طرف دیکھ کر ضبط سے کہا۔۔۔اور دعا کو کھانا شروع کرنے کا اشارہ کرتے خود بھی کھانے لگا۔۔۔۔داجی نے بھی بحس کرنا مناسب نہ سمجھا اور چپ چاپ کھانا کھانے لگے۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد دعا کمرے میں آ کر عیشاء کی نماز ادا کر رہی تھی۔۔۔جب سالار شاور لے کر واشروم سے نکلا اور شیشے کے سامنے کھڑا بالوں میں کنگھی کرنے لگا۔۔۔تب تک دعا نماز مکمل کر چکی تھی۔۔۔سالار بیڈ پر لیٹا موبائل یوز کر رہا تھا۔۔۔جب دعا کی آواز سے وہ اُسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔آااپ کو ایسے داجی اور چچی جان سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔دعا نیچے ہوئی بات کو لیے پریشانی سے بولی۔۔اُس کے لہجے میں صاف ڈر جھلک رہا تھا۔۔۔سالار نے اُسکی آواز میں ڈر محسوس کر کے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور اُسے اپنے پاس بلایا۔۔۔اِدھر آیئے۔۔۔سالار نے اُسے اپنے پاس بیڈ پر بلایا۔۔۔دعا قدم قدم چلتی اُسکے پاس آئی۔۔۔سالار نے اُسے اپنے پاس بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔دعا آپ کو داجی یا کسی اور کی وجہ سے ڈرنے یہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔اور نہ ہی چاچی کی باتوں سے۔۔۔سالار اُسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے محبت سے بولا۔۔۔باقی سب چھوڑے آپ یہاں آیئے۔۔۔۔۔۔میرے پاس۔۔۔لیکن۔۔۔اُس سے پہلے دعا اپنی بات مکمل کرتی۔۔۔سالار اُسے کوئی بھی موقع دیے بغیر اُس پر جھک گیا اور اُسکے ہونٹوں کو اپنی قید میں کیے خود کو سیراب کرنے لگا۔۔۔پہلے تو وہ مزمت کرتی رہ گئی۔۔۔لیکن پھر اُسکی بڑھتی شدتوں سے اپنا آپ نہ بچتا دیکھ خود کو اُسکے حوالے کر کے۔۔۔سکون سے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

صبح دعا کی آنکھ اذان کی آواز سے کُھلی۔۔۔دعا نے سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ سالار کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی۔۔۔دعا سوئے ہوئے سالار کو دیکھ رہی تھی جو سوتے ہوئے بلکل معصوم سا بچہ لگ رہا تھا۔۔۔دعا نے آگے بڑھ کر اُسکے بالوں پر اپنے لب رکھے اور آہستہ سے اُس سے الگ ہو کر الماری سے اپنے کپڑے لے کر واشروم میں گھس گئی۔۔۔بیس منٹ بعد وہ نہا کر وضو کر کے واشروم سے نکلی۔۔۔اور سالار کی طرف آئی۔۔۔خان اُٹھ جائے۔۔۔نماز کا وقت ہو رہا ہے۔۔۔دعا اُسے کندھے سے ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔جان خان میں تو تب ہی اُٹھ گیا تھا۔۔۔جب آپ مجھے دیکھ رہی تھی۔۔۔سالار ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے مسکراتا ہوا آنکھ ونگ کرتا بولا۔۔۔۔دعا اُسکی بات سُن کر گڑبڑا گئی۔۔۔۔خان جائے فریش ہو جائے نماز کا وقت نکل رہا ہے۔۔۔دعا اپنی خفت مٹاتے ہوئے جلدی سے بولی۔۔۔۔جو حکم سرکار۔۔۔کہتے ہی وہ مسکراتا ہوا کپڑے لے کر واشروم میں گھس گیا۔۔۔۔دس منٹ بعد وہ وضو کر کے واشروم سے نکلا۔۔۔۔پھر دونوں نے ایک ساتھ نماز ادا کی۔۔۔اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔

نماز کے بعد سالار بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔جب اُسکا فون بجا۔۔۔اُسنے سائیڈ ٹیبل سے فون اُٹھا کر دیکھا تو سلال کی کال تھی۔۔۔۔سالار نے فون پس کر کے کان سے لگایا۔۔۔۔اسلام علیکم سالار نے مسکرا کر سلام کیا۔۔۔واعلیکم سلام۔۔کیسا ہے۔۔اور بھابھی کیسی ہے۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔اور دعا بھی الحمد للہ ٹھیک ہے۔۔۔بھابھی کو دیکھ کر دا جی کا ریکشن کیسا تھا ۔۔۔سلال فکر مندی سے بولا۔۔۔ہمم پہلے تو کافی غصہ کیا۔۔۔پھر میں نے بھی اُنھیں کیسے بھی

کر کے منالیا۔۔۔ سالار نے جواب دیا۔۔۔ چلو شکر ہے۔۔۔ اچھا مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔۔ سلال سنجیدگی سے بولا۔۔۔ ایک منٹ روکو۔۔۔ کہتے ساتھ وہ کمرے کے ساتھ اٹیچ بالکونی میں چلا گیا۔۔۔ ہمممم۔۔ کہو۔۔۔ سالار نے سنجیدگی سے کہا۔۔

باادشاہ۔۔۔ کے آدمیوں نے کیپٹن سعد کی گاڑی پر فائرنگ کی۔۔۔ جس میں تابش اور کچھ دوسرے آفیسر بھی تھے۔۔۔ سلال دوپل کو روک کر پھر بولا۔۔۔ جس میں کیپٹن سعد شہید ہو گئے ہیں۔۔۔ اور تابش کو دو گولیاں لگیں ہے۔۔۔ ابھی وہ ہوسپٹل میں ہے۔۔۔

سالار نے تکلیف اور کرب سے اپنی آنکھیں میچی۔۔۔ ہمم۔۔ ٹھیک ہیں میں پہنچتا ہوں۔۔۔ بادشاہ نے یہ سب کر کے اچھا نہیں کیا ہے۔۔ اُسنے خود اپنی موت کو دعوت دی ہے۔۔۔ اب اِس بادشاہ کو اُسکے کرموں کی سزا دینے کا وقت آگیا ہے۔۔۔ سالار نے کہتے ساتھ فون رکھ دیا۔۔۔

تکلیف اور غصے کی شدت سے اُسکی آنکھیں لال انگارہ ہو گئی تھی۔۔۔ جیسے ابھی خون چھلک کر باہر آجائے گا۔۔۔

اُسے کچھ دن پہلے کپٹین سعد کے کہے گئے الفاظ یاد آئے۔۔ (ملک کے لیے ہم اپنی جان دینے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گئے)

سالار کچھ دیر بالکنی میں کھڑے رہنے کے بعد واپس کمرے میں آیا۔۔۔ جہاں دعا بیڈ پر بیٹھی اُسی کا ویٹ کر رہی تھی۔۔

کیاہواخان کس کافون تھا۔۔۔اور آپ کی آنکھیں اِتنی ریڈ کیوں ہورہی ہے۔۔۔۔دعاپریشانی سے بیڈ سے اُٹھتے ہوئے اُسکی آنکھوں کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔جوخون چھلکنے کو بے تاب تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں وہ بس آنکھوں میں کچھ چلا گیا تھا۔۔۔۔سالار اپنے آپ کو بے مشکل نارمل کرتاہوابولا ۔۔۔۔

دعامیری بات سُننے۔۔۔سالار اُسکی جانب دیکھتاہوابولا۔۔۔۔جی بولے۔۔۔دعا بھی اُسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔مجھے کچھ دنوں کے لیے اسلام آباد جاناپڑے گا۔۔۔سالار اُسکے خوبصورت چہرے کوہاتھوں کے پیالے میں بھرتاہوابولا۔۔۔جواُسکے جانے کاسُن کرہی پریشان ہوگئی تھی۔۔۔۔ککلب۔جاناہے۔۔دعابغیر اُس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔آج ابھی۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔آپ مجھے بتادیے۔۔۔ککلون سے کپڑے رکھنے ہے۔۔۔۔دعااُس کے جانب دیکھے بغیر الماری کی جانب بڑھی۔۔

دعامیری طرف دیکھے۔۔۔سالار اُسے کندھوں سے پکڑتاہوابولا۔۔۔۔دعامیں نے کہامیری طرف دیکھے۔۔۔سالار اِس بار سختی سے بولا۔۔۔دعانے نہ چاہتے ہوئے بھی سر اُٹھاکر اسے دیکھا۔۔۔اور یہاں وہ اپنی ہمت ہار گئی اور اُسکے سینے پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔

خاان میں آپ کے بغیر کیسے رہو گی۔۔۔دعا اُسکے سینے سے لگی بول رہی تھی۔۔اگر جانا ضروری نہ ہوتا تو میں اپنی جان کو کبھی چھوڑ کر نہ جاتا۔۔۔بس یار کچھ دنوں کی بات ہے۔۔۔اگر آپ ایسے کرو گی تو میں کیسے جا پاؤ گا۔۔سالار اُسکی طرف دیکھ پریشانی اور بے بسی سے بولا۔۔۔دعا نے جلدی سے اپنے آنسوؤں صاف کیے۔۔۔آپ جائے میں نہیں رو رہی۔۔۔دعا اپنے آنسو صاف کرتی بھرائی آواز میں بولی۔۔۔گڈ گرل۔۔۔اچھا آپ جلدی سے میری پیکنگ کر دو۔۔۔میں داجی اور بی جان سے مل کر آتا ہوں۔۔۔کہتے ساتھ سالار اُسکا گال تھپکتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

کیا میں اندر آجاؤ سالار نے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت مانگی۔۔۔ہاں۔۔ہاں۔۔آؤ برخوردار داجی نے اُسے اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔خیریت برخوردار۔۔اِتنی صبح صبح یہاں۔۔۔داجی اُسے دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔بی جان نے بھی سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

وہ داجی دراصل مجھے آج ہی کچھ ضروری کام سے کچھ دنوں کے لیے اسلام آباد جانا پڑے گا ۔۔۔دعا کو میں یہی چھوڑ کر جا رہا ہوں۔۔۔جلدی واپس آنے کی کوشش کرو گا۔۔۔۔سالار اُن کی طرف دیکھتا ہوا۔۔۔پریشانی سے بولا

ٹھیک ہے برخوردار جیسا تمہیں ٹھیک لگے۔۔۔

ٹھیک ہے داجی اب میں چلتا ہوں۔۔۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔کہتے ہی سالار باری باری اُن دونوں سے ملکر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

سالار کمرے میں آیا تو سامنے ہی دعا حوریہ کے ساتھ باتوں میں مشغول تھی۔۔۔۔دعا میری پیکنگ کر دی۔۔۔سالار نے دعا کو مخاطب کیا۔۔۔جی کر دی ہے۔۔۔۔ٹھیک ہے میں فریش ہو کر نکلتا ہوں۔۔۔کہتے ساتھ کپڑے لے کر سالار واشروم میں گھس گیا۔۔۔۔

دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلا۔۔۔تب تک حوریہ کمرے سے جا چکی تھی۔۔۔۔۔

سالار چلتا ہوا دعا کے پاس آیا۔۔۔میری جان نے کسی چیز کی ٹینشن نہیں لینی اوکے۔۔۔سالار محبت سے اُسکے سر پر بوسہ دیتے بولا۔۔۔۔۔تو وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔

یار جانے سے پہلے مجھے کچھ میٹھا کھانا چاہیئے۔۔۔سالار اُسکی طرف دیکھ شرارت سے بولا۔۔۔ککیا۔۔دعا نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔۔وہ جو یہاں ملتا ہے۔۔۔سالار اُسکے گلابی ہونٹوں پر انگلی رکھتا ہوا بولا۔۔۔۔یں مم۔۔خاان۔۔۔نہیں۔۔۔رہی جائے۔۔دعا شرم وحیاء سے سرخ پڑھتے ہوئے اٹک کر بولی۔۔۔۔۔ٹھیک میں خود لے لیتا ہوں۔۔۔کہتے ساتھ وہ اُسکی نازک کمر میں ہاتھ ڈالے نرمی سے اُسکے ہونٹوں کو اپنی قید میں کر گیا۔۔۔۔پھر کچھ دیر بعد نرمی سے اُسے خود سے الگ کیا۔۔۔اور اُسکے سر پر بوسہ دیتا۔۔خدا حافظ کہتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔پھر سب سے ملکر وہ اسلام آباد کے لیے نکل گیا۔۔۔۔

حویلی کے سب لوگ ہول میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔جب شہریار خان کی آواز آئی۔۔۔۔بابا جان کل راحیلہ اور اُس کا شوہر اپنے بچوں کے ساتھ پاکستان آرہے ہیں۔۔۔شہریار صاحب داجی کی طرف دیکھ کر بولے۔۔۔۔ہمم۔۔ٹھیک ہے پھر تم اور حیدر چلے جانا۔۔۔اُن کو لینے ائیر پورٹ سے۔۔۔۔جی ٹھیک۔۔۔جیسا آپ کہے۔

میں کچھ دیر کے لیے ڈھیرے ہر جارہا ہوں۔۔۔داجی اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولے۔۔۔۔اور حویلی سے نکل گئے۔۔۔

سالار کے جانے کے بعد دعا کافی اُداس ہو گئی تھی۔۔۔۔لیکن حوریہ اُسے اُداس دیکھ کر اُسے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گئی۔۔۔۔اُنھیں باتیں کرتے وقت کا پتہ ہی نہیں چلا کب دوپہر سے عصر ہو گئی۔۔۔۔

حور ٹائم کافی ہو گیا۔۔۔اب میں چلتی ہوں۔۔۔نماز کا وقت ہو رہا ہے۔۔۔جی ٹھیک ہے بھابھی۔۔۔۔وہ اُس کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی جانب جارہی تھی۔۔۔جب دعا سامنے سے آتے دارم خان سے ٹکرا گئی۔۔۔۔دعا ڈر کے مارے جلدی سے وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔

اے لڑکی آندھی ہو۔۔دیکھ کر نہیں چل سکتی ہو۔۔۔دارم خان اُسکی طرف دیکھ کر اپنی کرخت دار آواز میں غصے سے بولے۔۔۔

جاؤ جا کر میرے لیے ایک کپ چائے بناو۔۔۔ ججی۔۔ کہتے ساتھ وہ جلدی سے نیچے کی جانب بھاگی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ چائے بنا کر لائی۔۔۔ چچ۔۔ چائے۔۔۔ دعا اُن کے سامنے چائے کرتے ڈرتے ہوئے سر جھکا کر بولی۔۔۔

دارم خان نے جیسے ہی چائے کا سیپ لیا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں ساری چائے فوارے کی طرح باہر نکلی۔۔۔۔

اے لڑکی تمہیں چائے بنانا نہیں آتی۔۔۔ اِتنی میٹھی چائے۔۔۔ سے تم ہمیں مارنا چاہتی ہوں۔۔۔ وہ اُسکی طرف دیکھ کر غصے سے دھاڑے۔۔۔۔ اُن کی دھاڑ سے دعا سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔ گھر کی سب ہی عورتیں باہر آگئی تھی۔۔۔ حوریہ تو بس دعا کے بچ جانے کی دعا کر رہی تھی۔۔۔۔ آنیہ بیگم تو مزے سے کھڑی سارا تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔ ککلکیا ہوا دارم کیوں بچی پر چیخ رہے ہو۔۔۔ بی جان آگے بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔ اماں میں نے صرف اِس لڑکی کو چائے بنانے کا بولا تھا۔۔۔ اور یہ مجھے اِتنی میٹھی چائے سے شوگر بڑھا کر مارنا چاہتی ہے۔۔۔ دارم خان حقارت سے دعا کو دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔ جو سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

ہہ۔۔ ہمیں۔۔ نہی۔۔ نہیں۔۔ پتہ۔۔ تھا۔۔۔ آپ۔۔ کو۔۔ ش۔ و۔۔ گ۔۔ دعا ابھی بول ہی رہی تھی۔ کہ۔۔ چٹاخ۔۔۔ دارم خان کے تھپڑ سے دعا اوندھے منہ زمین پر گری۔۔۔ اب یہ

کل کی آئی ہوئی دو ٹکے لڑکی ہمارے سامنے زبان چلائے گی۔۔۔ جس کا نہ گھر کا پتہ خاندان کا۔۔۔ دارم خان۔۔۔ اپنی حد میں رہو۔۔۔ بی جان غصے سے اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔ لیکن دارم خان اُن کی کوئی بھی بات سننے بغیر حویلی سے نکل گئے۔۔۔

اُن کے جاتے ہی آنیہ بیگم بھی وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔ بھابھی۔۔۔ حوریہ بھاگ کر اُسکی طرف بڑھی اور۔۔۔ دعا کو فرش سے اُٹھایا۔۔۔ بیٹا مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکی۔۔۔ بی جان اُسکے سامنے ہاتھ چھوڑتے ہوئے شرمندگی سے بولی۔۔۔۔ ننن۔ نہیں بی جان۔۔۔ آپ یو ہاتھ جوڑ کر مجھے شرمندہ نہ کرئے۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ وہ مجھ سے بڑے۔۔۔ ہے۔۔ دعا اُن کی طرف دیکھ کر نم آنکھوں سے مسکرائی۔۔۔ خوش رہو میری بچی۔۔۔ بی جان نے آگے بڑھ کر اُس کے سر پر بوسہ دیا۔۔ جاؤ۔۔ حور۔۔۔ بچہ۔۔ جاؤ بھابھی کو کمرے میں لے جاؤ۔۔۔ جی بی جان۔۔ کہتے ساتھ حوریہ دعا کو لے کر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ حوریہ نے کمرے میں آکر دعا کو بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔ اور سائیڈ دراز سے کریم نکال کر اُسکی سوجھی گال پر لگانے لگی۔۔۔ جہاں دارم خان نے اُسے تھپڑ مارا تھا۔۔۔ دعا کی گلابی گال پر دارم خان کی پانچوں انگلیوں کے نشان چھپ چکے تھے۔۔۔ بھابھی آپ آرام کر رہے۔۔ اگر کچھ بھی چاہیے ہو تو مجھے بلا لیجئے گا۔۔۔ حور دعا کو محبت سے کہتی ایک دکھ بھری نظر اُس پر ڈالے وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔ اُسکے جاتے ہی دعا گھٹنوں میں سر دیے پھوٹ پھوٹ کر رو

دی۔۔۔خان آئی مس یو۔۔۔پلیز جلدی آجائے۔۔۔دعاسالار کو یاد کرتے ہوئے دل میں بولی۔۔۔اور پتہ نہیں کتنی تکلیفیں لکھی تھی اُسکی زندگی میں۔۔۔

سالار کو اسلام آباد آئے ہوئے۔۔۔ایک دن ہو گیا تھا۔۔۔کیپٹن سعد کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ دفنایا گیا تھا۔۔۔تدفین کے بعد سالار۔۔۔تابش سے ملنے ہوسپٹل آیا۔۔۔جہاں وہ اب پہلے سے کافی بہتر تھا۔۔۔۔

کیسے ہو بڈی۔۔۔سالار ہوسپٹل کے روم میں داخل ہوتے ہوئے ہلکی سی سمائل سے بولا۔۔۔

ٹھیک ہو بڈی۔۔۔تابش نے بھی اُسی کے اندازے میں جواب دیا۔۔۔لیکن چہرے سے وہ مرجھایا ہوا صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا۔۔۔

مم۔۔میری۔۔جاا ان بچانے کے لیے کپٹین سعد نے اپنے سینے پر گولیاں کھائیں۔۔۔تابش سالار کو دیکھتا نم آنکھوں سے بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔۔۔۔۔۔

سالار نے تکلیف سے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگایا۔۔۔تابش رونے سے تم سعد کی روح کو تکلیف دیے رہے ہو۔۔۔کپٹین سعد نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر تمہاری جان بچائی ہے۔۔۔اُس کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔۔۔اور جلدی ٹھیک ہو کر آپنے اور اِس ملک کے گناہگاروں کو موت کے گھاٹ اُتارہ۔۔۔سالار اُسکی طرف دیکھ سختی سے بولا۔۔۔میں اُن کمینوں کی جان اپنے ہاتھوں سے لوگا۔۔۔چاہے اُسکے لیے مجھے اپنی جان ہی کیوں نہ دینی

پڑے۔۔۔تابش اُسے دیکھتا ہوا ایک عزم سے بولا۔۔۔انشااللہ ضرور ایسا ہی ہو گا سالار اُسے گلے لگاتے ہوئے پیار سے بولا۔۔۔تو اُسنے ہاں۔۔میں سر ہلایا۔۔۔۔

تابش سے ملکر سالار اور سلال۔۔۔سیدھا بیسمنٹ میں پہنچے۔۔۔۔جہاں دو لوگوں کے علاوہ سب پہلے سے ہی وہاں موجود تھے۔۔۔سالار ایک نظر اُن پر ڈالے اپنی جگہ پر براجمان ہوتے ہوئے بولنا شروع ہوا۔۔۔۔بس بہت ہوا اب یہ بلی چوہے کا کھیل بہت کھیل لیا بادشاہ نے۔۔۔سالار لال آنگارہ آنکھوں سے ایک نظر سب دیکھتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔۔۔بادشاہ نے کیپیٹن سعد کی گاڑی پر فائرنگ کروا کر خود اپنی موت کو دعوت دی ہے۔۔۔اب ہمیں یہ مشن جلد سے جلد پورا کرنا ہو گا۔۔۔۔یس سر۔۔۔سب نے ایک ساتھ کہا۔۔۔۔۔

سالار ہمیں ایک اور بات پتہ چلی ہے۔۔۔۔ککیا۔۔۔سالار نے سوالیہ نظروں سے ہادی کو دیکھا۔۔۔۔بادشاہ یہ سب گھنونے کام اکیلے نہیں کر رہا ہے ہادی اُسکی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔مطلب۔۔۔سالار نے ایک آئیبرو اُٹھا کر پوچھا۔۔۔

مطلب یہ کہ اُن سب کاموں میں ساتھ دینے والا اُسکا ایک پاٹنر بھی ہے۔۔۔جو پیسوں سے اُسکی ہر طرح سے مدد کرتا ہے۔۔۔ملک میں ڈرگز سمگل کرنے یا۔۔۔باہر کے ممالک میں لڑکیاں سپلائی کرنے سب میں۔۔۔ہادی نے اُسکی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔۔۔

سالار کو ہادی کی بات پر جھٹکا لگا۔۔اُسنے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی۔۔۔۔وہاں کھڑے ہر انسان کے چہرے پر اِس وقت بادشاہ کو ختم کرنے کا جذبہ جنون صاف جھلک رہا تھا۔۔۔۔۔

پتہ لگاؤ۔۔۔ بادشاہ کا پاٹنر کون ہے۔۔۔ ہم بہت جلد بادشاہ کو اُسکے ساتھی سمیت اُسکو اِس دنیا سے رخصت کرئے گئے۔۔۔ بہت جلد اب اُسکا ناپاک وجود اپنے ملک سے ختم کرنا ہے۔۔۔ سالار نفرت سے بولا۔۔۔ یس سر سب نے بلند آواز سے کہا۔۔۔۔

سالار اپنے کیبن میں بیٹھا تھا۔۔۔ جب اُسے دعا کی یاد آنے لگی اُسنے ٹیبل سے فون اُٹھا کر۔۔۔۔ دعا کا نمبر ملایا۔۔۔ کچھ دیر کے بعد دوسری طرف سے فون اُٹھالیا گیا تھا۔۔۔ اسلام علیکم سالار نے فون یس ہوتے ہی سب سے پہلے سلام کیا۔۔۔ واعلیکم سلام۔۔ دعا نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کر کے سلام کا جواب دیا۔۔

کیسی ہے میری جان۔۔۔ سالار لہجے میں بے پناہ محبت سموئے بولا۔۔۔۔

جی۔۔ٹ۔ ٹھیک ہو۔۔۔ دعا نے اپنے آنسوؤں کو اندر اُتارتے ہوئے بے مشکل جواب دیا۔۔۔۔ دعا کے سُرسری لہجے سے سالار کو یک دم تشویش ہوئی۔۔۔ کیا ہوا دعا مجھے آپ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔ طبعیت ٹھیک ہے آپ کی۔۔۔ حویلی میں کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔ یا آپ کو کسی نے کچھ کہا ہے۔۔ سالار فکر مندی سے سوال پر سوال کرتے ہوئے بولا

۔۔۔ نہی۔۔ نہیں۔۔ تو کسی نے بھی کچھ نہیں کہا۔۔۔۔ دعا نے بے مشکل مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ خان آپ کب تک واپس آئے گئے۔۔۔ دعا نے بے مشکل خود پر ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اُسکی آواز بھر آئی۔۔۔ بس ایک دو دن اور میری جان۔۔۔۔

کیوں میری معصوم بیوی مجھے مس کر رہی ہے۔۔۔ سالار شرارت سے
بولا۔۔۔ نن۔ نہیں۔۔ اب۔ ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ دعا صرف اِتنا ہی بولی۔۔۔ وہ
نہیں چاہتی تھی کہ اُسکی وجہ سے سالار کے گھر والے اُس سے اور خفا ہو۔۔۔ اس لیے اُسنے نہ بتانا
ہی مناسب سمجھا۔۔۔ خاا ان نماز کا وقت نکل رہا ہے۔۔۔ میں نماز ادا کر لو۔۔۔ ٹھیک ہے میری
جان اپنا بہت سارا خیال رکھنا میرے لیے۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ تبھی آفس میں ہادی
داخل ہوا۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔ کس سے اِتنی مسکرا مسکرا کر باتیں کی جا رہی ہے۔۔۔۔ ہادی
اُسے مسکراتا دیکھ شرارت سے بولا۔۔۔ میں تو اپنی بیوی اور آپ کی بہن سے بات کر رہا
تھا۔۔۔ کیوں تمہیں جلن ہو رہی ہے۔۔۔ نہیں جی۔۔۔ مجھے کیوں جلن ہو گی۔۔۔ ہادی نفی
میں سر ہلاتا ہوا بولا تو دونوں ہی مسکرا دیئے۔۔۔۔

اِس سب واقعے میں عصر کی نماز تو قضا ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن جسم میں شدید درد کے باوجود اُسنے
مغرب کی نماز ادا کی اور دعا میں اپنے لیے بہت سارا صبر مانگا۔۔۔۔ کھانے کے لیے اُسنے منہ
کر دیا تھا۔۔۔ اُسکا دل نہیں چاہ رہا تھا کچھ کھانے کو۔۔۔ وہ ابھی نماز ادا کر کے بیڈ پر لیٹی ہی
تھی۔۔۔ جب اُسکا فون بجا۔۔۔۔ نمبر دیکھا تو حماد صاحب کی کال تھی۔۔۔۔ دعا نے چہرے پر
ہاتھ پھیر کر خود کو ریلکس کیا۔۔۔ اور چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ لا کر فون یس کیے بیڈ
گرائونڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔ اسلام علیکم بابا۔۔۔ وعلیکم سلام بابا کی جان۔۔۔ میری بیٹی

کیسی ہے۔۔ حماد صاحب نے پیار سے پوچھا۔۔۔ الحمد اللہ بابا جانی۔۔۔ آپ سنائیے۔۔۔ گھر پر سب کیسے ہے۔۔۔ ماما۔۔ ہادی بھائی شاہ بھائی۔۔ چاچو چاچی، ایمان ایان بھائی علی بھائی۔۔۔۔ سب ٹھیک ہے بیٹا۔۔ آپ سناؤ حویلی میں سب کیسے ہے۔۔۔ آپ سے ملکر اُن کا ریکشن کیسا تھا۔۔۔ حماد صاحب نے فکر مندی سے سوال کیا۔۔ بابا جانی یہاں پر سب بلکل ٹھیک ہے۔۔۔ اور سب بہت محبت سے مجھ سے ملے۔۔۔ میرا بہت بہت خیال رکھتے ہیں۔۔۔ دعا اپنے آنسوؤں کو اپنے اندر اتارتے ہوئے بے مشکل مسکرا کر بول رہی تھی۔۔۔

اللہ میری بچی کے نصیب اچھے کرئے (آمین)۔۔۔ سچ میں سالار ہماری سوچ سے بھی زیادہ اچھا لڑکا ہے حماد صاحب خوشی سے مسکرا کر بولے۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ پھر باری باری سب نے اُس سے بات کی۔۔۔ سب سے بات کر کے وہ کافی حد تک بہتر ہو گئی تھی۔۔۔۔ دعا نے فون بند کر کے جیسے ہی ٹائم دیکھا۔۔۔ یا اللہ دس بج گئے۔۔۔ بات کرتے وقت ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔ دعا بیڈ سے اُٹھتے ہوئے بولی۔۔ اور وضو کرنے واشروم میں گھس گئی۔۔۔ اُسنے وضو کر کے عیشاء کی نماز ادا کی۔۔۔ اور پین کلر لے کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔

صبح دعا کی آنکھ آذان کی آواز سے کھلی۔۔۔ دعا نے سب سے پہلے فریش ہو کر نماز ادا کی۔۔۔ پھر میٹھی سی آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کی۔۔۔۔ اور کچھ سوچتے ہوئے نیچے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

کچن میں آئی۔۔تو آنیہ بیگم اور حوریہ ملازموں کے ساتھ۔۔ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔۔۔اسلام علیکم۔۔دعا نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔۔۔

شکر ہے مہارانی صاحبہ کو کچن کا راستہ یاد آیا۔۔۔آنیہ بیگم دعا کو دیکھتے ہی تنز کے تیر چلانے لگی۔۔۔آیئے بھابھی وہاں کیوں کھڑی ہے۔۔۔دعا کو کچن کے دروازے پر ہی مسلسل کھڑا دیکھ کر حوریہ بولی۔۔۔تو وہ قدم قدم چلتی اُسکے پاس آئی۔۔۔۔پھر تینوں نے ملکر جلدی سے ناشتہ تیار کیا۔۔۔اور ڈرائنگ ٹیبل پر لگایا۔۔۔کچھ ہی دیر میں سب نے ملکر ناشتہ کیا۔۔۔ناشتے سے فارغ ہو کر داجی نے شہریار کو مخاطب کیا۔۔۔پھر تم کب تک نکلو گے ائیر پورٹ کے لیے۔۔۔بس بابا جان کچھ دیر میں نکلتے ہیں۔۔۔۔ہمم۔۔۔۔کہتے ساتھ وہ وہاں سے ڈھیرے کے لیے نکل گئے۔۔۔۔

ناشتے کے بعد آنیہ چاچی نے دعا کو مہمانوں کے لیے کھانا بنانے کا حکم دے دیا۔۔۔وہ اب کچن میں چولہے پر کھڑی جل رہی تھی۔۔آنیہ بیگم خود آرام سے بیٹھی سارا کام دعا سے لے رہی تھی۔۔۔ملازموں کو بھی اُسکی مدد کے لیے روک دیا گیا تھا دعا اُن کے سرد رویہ پر صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گئی۔۔۔حوریہ بے بسی سے اُسے سب کام کرتا دیکھ رہی تھی بی جان بھی دوپہر تک آنے کا کہ کر اپنے بھائی سے ملنے گئی ہوئی تھیں۔۔۔۔بھابھی لایئے میں آپ کی مدد کر دو ۔۔۔حوریہ اُسکے پاس آتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں حور بس ہو گیا سب۔۔۔دعا اپنا سارا کام مکمل کرتے ہوئے بولی۔۔۔

حور سب بن گیا ہے۔۔جو جو چاچی جان نے کہا تھا۔۔۔میں اب فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔۔جی ٹھیک ہے۔۔۔۔آپ جائے فریش ہو جائے۔۔۔حور نے مسکرا کر کہا۔۔۔تو وہ شکریہ کہتی کچن سے نکل گئی۔۔۔کمرے میں آکر دعا نے تھکی سی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔اور الماری سے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔پندرہ منٹ بعد واشروم سے فریش ہو کر نکلی۔۔۔اور جلدی سے بالوں کو کنگی کر کے اپنے اوپر سالار کا پرفیوم چھڑکائے دوبٹہ سر پر اوڑھے ایک نظر شیشے سے اپنے آپ پر ڈالے جلدی سے نیچے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

راحیلہ بیگم اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ حویلی پہنچ گئی تھی۔۔۔بی جان بھی کچھ دیر پہلے آئی ہی آئی تھی وہ سب سے ملکر ڈارئنگ ہول میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔جب دعا چائے لے کر ڈارئنگ ہول میں آئی۔۔۔اسلام علیکم دعا نے ڈارئنگ ہول میں داخل ہوتے ہی سلام کہا۔۔۔واعلیکم سلام۔۔۔۔دعا نے اُن کے سامنے چائے کا کپ کیا۔۔۔جیسے راحیلہ بیگم نے شکریہ کہ کر تھام لیا۔۔۔دعا نے باری باری سب کو چائے دی۔۔۔۔

منت ایک گہری ناپسندیدہ نظر دعا پر ڈالتے ہوئے۔۔۔۔بی جان کی طرف سوالیہ نظروں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔بی جان یہ لڑکی کون ہے۔۔۔پہلے تو کبھی نہیں دیکھا اِسے یہاں۔۔منت کو دعا کی حد سے زیادہ خوبصورتی سے جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

یہ دعا ہے۔۔۔سالار کی بیوی۔۔بی جان دعا کی طرف دیکھ مسکرا کر بولی۔۔۔

بی جان کی بات پر سب ساکت رہ گئے۔۔۔۔۔وٹ۔۔۔سالار نے شادی کر لی اور وہ بھی اِس ڈس ایبل لڑکی سے۔۔۔منت صدمے کی کیفیت میں دعا کو دیکھ کر حقارت سے بولی۔۔۔۔منت شروع سے ہی سالار کو پسند کرتی تھی۔۔۔اور اُس سے شادی کرنے کی خواہش رکھتی تھی۔۔۔لیکن سالار کو منت بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔۔وجہ اُسکی کھلی طبیعت۔۔۔اُوپر سے اُسکے تنگ چست لباس پہنا رات گئے لڑکوں کے ساتھ پارٹیز کرنا اُسے سخت نہ پسند تھا۔۔۔۔سالار جب بھی حویلی آتا۔۔۔اُس سے تین فٹ کی دوری پر رہتا تھا۔۔۔۔منت تمیز سے بات کرو وہ تمہاری بھابھی ہے۔۔۔۔۔بی جان سختی سے بولی۔۔۔اماں ٹھیک ہی تو بول رہی ہے۔۔۔میری بچی۔۔۔سالار کو اِس ایک پاؤں سے ڈس ایبل لڑکی میں کیا دیکھا اِس سے اچھی تو میری بیٹی خوبصورت اور سالار کے لائق بھی۔۔۔۔راحیلہ بیگم بھی دعا کو دیکھ کر نفرت سے بولی۔۔۔وہ شروع سے ہی چاہتی تھی۔۔۔سالار اور منت کی شادی کروانا۔۔۔۔لیکن دعا کو اچانک سالار کی بیوی کے روپ میں دیکھ کر اُنہیں بہت غصہ آیا۔۔۔۔۔دعا سر جھکائے چپ چاپ کھڑی سب سُن رہی تھی۔۔۔آنکھوں میں آنسو تیرنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔دعا مرے ہوئے قدم لیے کچن میں آگئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔کیوں اللہ جی یہ سب میرے ساتھ ہی کیوں ہوتا ہے۔۔۔۔میں نے ایسا کون سا گناہ کیا ہے جس کی مجھے اِتنی بڑی سزا دیے رہے ہو آپ۔۔۔۔دعا دل میں اپنے رب سے مخاطب ہو کر بول رہی تھی۔۔۔۔۔کہ تبھی آنیہ بیگم کچن میں داخل ہوئی۔۔۔دعا نے جلدی سے ہاتھ کی

پشت سے اپنے آنسوؤں سے بھری آنکھیں صاف کی۔۔۔اور اُن کی طرف مڑی سب کو بھوک لگی ہے۔۔۔جلدی سے کھانا لگاؤ۔۔۔آنیہ بیگم دعا کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔جی

۔۔

جب سے منت نے دعا کو سالار کی بیوی کے روپ میں دیکھا تھا۔۔تب سے غصے سے وہ جل کڑھ رہی تھی اُسکا بس نہیں چل رہا تھا دعا کو دھکے دیے کر حویلی سے باہر نکال دیے۔۔۔۔۔داجی سمیت سب مرد حضرات ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔۔۔جب داجی کی رعب دار آواز آئی۔۔۔پھر کیسا رہا تم لوگوں کا سفر داجی اُن کی طرف دیکھ کر بولے۔۔۔جی داجی ٹھیک تھا۔۔۔ریحان صاحب بولے۔۔۔ہمم داجی اِتنا ہی بولے۔۔۔۔

مرد لوگوں کے بعد سب عورتوں نے کھانا کھایا۔۔۔کھانے کے بعد حوریہ نے سب کو چائے دی۔۔۔پھر کچھ ہی دیر میں آرام کی غرض سے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے سونے۔۔۔۔

دعا نے کمرے میں آکر سب سے پہلے وضو کیا اور عیشاء کی نماز ادا کی۔۔۔نماز ادا کر کے وہ ابھی بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔جب کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔آرہی ہوں۔۔کہتے ہی دعا نے سر پر دوپٹہ اوڑھے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔۔۔حور تم یہاں۔۔۔خیریت اِتنی رات کو تم یہاں

۔۔۔دعا نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔بھابھی۔۔ ککلکیا۔۔میں۔۔آپ کے ساتھ سو جاؤ۔۔۔ایکچلی میرے کمرے میں وہ چڑیل منت کی بچی سو رہی ہے۔۔۔حوریہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔ہاں۔۔ہاں۔میری جان۔۔کیوں نہیں۔۔آجاؤ۔۔۔دعا نے مسکرا کر کہا۔۔۔ تھینک یو بھابھی۔۔۔حوریہ دعا کے گلے لگتے ہوے بولی اور اُسکے گال پر بوسہ دیا۔۔۔۔اچھاا ابس بس آجاؤ۔۔۔حوریہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہی دعا نے دروازہ بند کیا۔۔۔۔۔

حور دعا کے ساتھ بیڈ پر لیٹی باتیں کر رہی تھی۔۔۔حور آپ پڑھتی نہیں ہو۔۔دعا اُسکی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔۔کالج تک بے مشکل پڑھا ہے۔۔۔۔اور یونی جانے کی ہمارے گاؤں میں مجھ سمیت کسی بھی لڑکی کو اجازت نہیں۔۔۔جو بھی داجی کا فیصلہ نہیں مانتا۔۔۔اُس دن اس شخص کا اِس دنیا میں آخری دن ہوتا۔۔۔حوریہ دعا کو دیکھ کر خوف سے بولی۔۔۔۔اچھا اب سو جاؤ رات کافی ہو گئی ہے۔۔۔دعا سائیڈ لمیپ بند کرتے ہوئے بولی۔۔۔

میں اُس دعا کی بچی کو چھوڑو گی نہیں۔۔۔اُسنے مجھ سے میرا پیار۔۔۔میرا سالار مجھ سے چھینا ہے۔۔۔منت کمرے میں چکر لگاتے ہوئے راحیلہ بیگم کو دیکھ کر جنونی انداز میں بول رہی تھی۔۔۔۔ہاں تم سہی کہہ رہی ہو۔۔۔کہاں۔۔میں تمہاری شادی سالار سے کروانے کے پلان بنا رہی تھی۔۔۔لیکن پتہ نہیں کہاسے وہ منحوس دعا بیچ میں آگئی۔۔۔راحیلہ بیگم دعا کے بارے میں سوچتے ہوئے نفرت سے بولی۔۔۔۔موم دیکھنا میں نے اُس دعا کو بہت جلد سالار کی

زندگی سے نکال کر پھینک نہ دیا۔۔۔تو میرا نام بھی منت ریحان نہیں۔۔۔منت نفرت اور جلن کے ملے جلے تاثرات سے بولی۔۔۔اور کچھ سوچتے ہوئے اُسکے چہرے پر پُراسرار مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

ہاں کہو۔۔دارم خان کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے غصے سے بولے۔۔۔۔

تمہیں کتنی بار کہا ہے۔۔۔اِن سب میں میرا نام کہی پر بھی نہیں آنا چاہیے۔۔ایک بار کہی بات سمجھ میں نہیں آتی تمہارے۔۔۔دارم خان سامنے والے کی بات سُن کر ہلکی آواز میں غصے سے غرارے۔۔۔اگر میں اِن سب میں پھنسا نہ تو تم بھی زندہ سلامت نہیں رہو گئے۔۔۔سامنے والے نے کہتے ساتھ فون بند کر دیا۔۔۔اور اُسکی بات سُن کر دارم خان کے پسینے چھوٹ گئے۔۔۔

فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد دعا نے کچن میں آکر سب کے لیے ناشتہ بنایا۔۔۔کچھ ہی دیر میں سب نے ملکر ناشتہ کیا۔۔۔ناشتے کے بعد آنیہ بیگم نے اُسے کچن صاف کرنے کا بولو۔۔۔اب دعا کچن صاف کر رہی تھی۔۔۔۔جب منت بلیک جینز پر پنک شوٹ فراق پہنے سٹالر گلے میں پہنے بالوں کو کھولا چھوڑے۔۔۔۔چہرے ہر میک اپ تھوپے۔۔۔مغرور سی چال چلتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی۔۔۔اے لڑکی ایک گلاس جوس بنا کر میرے کمرے میں دیے جانا۔۔۔منت اکڑ سے کہتی کچن سے نکل گئی۔۔۔اب میں اِسے دکھاتی ہو منٹ کیا چیز

ہے۔۔اور منت ریحان کی چیزوں پر آنکھیں جمانے والے کا منت کیا حشر کرتی ہے۔۔۔منت نفرت سے سوچتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔دعا ایک بے بسی سانس ہوا کے سپرد کی اور سالار کے یاد کرتے اُسکی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔آئی ریلی مس یو خان۔۔۔پلیز جلدی آجائے۔۔۔دعا دل میں سالار سے مخاطب ہوتے بولی اور چپ چاپ منت کے لیے جوس بنانے لگ گئی۔۔۔جوس بنا کر دعا اُوپر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔اُسکے کمرے کے باہر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔آجائے۔۔۔۔

منت آپی آپ کا جوس۔۔۔دعا نے کمرے میں داخل ہوتے مسکرا کر کہا۔۔۔

منت قدم قدم چلتی اُسکے پاس آئی۔اور آگے بڑھ کر گلاس تھام کر گلاس میں موجود سارا جوس دعا کے چہرے پر دے مارا۔۔۔۔دعا تو اِس افتاد پر ہکا بکا رہ گئی۔۔۔۔میں تم جیسی لڑکی کے ہاتھوں زہر بھی نہ پیو تم جوس کی بات کرتی ہوں۔۔۔منت دعا کے ارد گرد گھومتے ہوئے نفرت اور حقارت سے بولی۔۔۔دعا کو اِسکے لہجے سے صاف اپنے لیے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔جس سے اُس معصوم کا دل کرچی کرچی ہو گیا۔۔۔آنکھوں میں آنسوں خود بخود آ گئے۔۔

تم جیسی چیپ لڑکیاں ہوتی ہے۔۔۔امیر زادہ دیکھا نہیں۔۔اور فسانے چلی آتی۔۔۔ہے اپنی خوبصورتی کے جال میں۔۔۔منت مسلسل اپنے منہ سے اُس معصوم کے لیے زہر اُگل رہی تھی۔۔۔۔جس سے دعا کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اُس میں دھنس جاے۔۔۔۔تم میں ایسا ہے

ہی کیا۔۔۔ جس سے سالار کو تم سے محبت ہو۔۔۔ تم جیسی ڈس ایبل لڑکی سے سالار کبھی بھی محبت نہیں کر سکتا۔۔۔ اُسنے صرف تم پر ترس کھا کر شادی کی ہے۔۔ وہ صرف میرا ہے۔۔۔۔ اور میرا ہی رہے گا۔۔۔۔ منت دعا کو کندھوں سے جھنجھوڑتے جنونی انداز میں بول رہی تھی۔۔۔ منت کی انگلیاں دعا کے بازوؤں میں دھنس رہی تھی۔۔۔ لیکن دعا کو اِس درد سے زیادہ منت کے الفاظ چوٹ پہنچا رہے تھے۔۔۔ کیا ہوا تم اُسکی بیوی ہو تو۔۔ تم۔ دیکھنا میں اُسے تم سے کیسے دور کرتی ہوں۔۔۔ وہ تمہیں چھوڑ کر بہت جلد میرے پاس آئے گا۔۔۔۔ منت دعا کی طرف دیکھ کر نفرت سے بولی۔۔۔

اپنے لیے منت کے دل میں اِتنی شدید نفرت محسوس کر کے دعا کو وہاں کھڑا رہنا بے مول سا لگا۔۔۔ اور وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آ گئی۔۔۔ اور دروازہ بند کر کے دروازے کے ساتھ نیچے بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔ہ۔ سہی۔۔ت۔و۔۔ تو کہ۔رہی۔ تھی۔۔۔ میں خان پر ایک مسلت بوجھ کے علاوہ کچھ نہیں ہوں۔۔۔ میری وجہ سے اُن کے گھر والے اُن سے خفا ہے۔۔۔ سہی تو کہا منت نے۔۔ مجھ میں ایسا کچھ نہیں ہے جس سے خان مجھ سے پیار کرے۔۔ لیکن اُسنے تم سے شادی کی ہے۔ دل سے آواز آئی۔۔۔ شاہد اُنہوں نے ترس کھا کر مجھ سے نکاح کیا ہو۔۔۔ دعا خود سے بولی۔۔۔ اُسنے تم سے محبت کا اظہار کیا۔۔۔ دل سے۔۔ پھر آواز آئی۔۔۔ ش۔ شاہد۔۔ وقتی پسند گی ہو۔۔۔ دعا خود سے بولی گھر والے بھی مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔ اگر خان نے مجھے چھوڑ دیا تو۔۔۔ دعا

کو یہ سوچ آتے ہی اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔یا اللہ میں کرو۔۔۔اِس اچھا ہے آپ مجھے موت دیے دے۔۔۔مجھے مر جانا چاہیئے۔۔۔دعا گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی۔۔۔۔ہاااں۔۔م۔مجھے مر جانا چاہیئے۔۔۔۔

مجھے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔۔شاہد میرے مر جانے سے سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔میں نے سب کو تکلیفوں کے سوا دیا ہی کیا ہے۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔دعا دل میں بول رہی تھی۔شاہد میرے مرنے سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔

اووو۔۔ہو۔۔۔یہ تو دو کپ کافی کے بن گئے۔۔۔حور سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔حویلی میں تو کوئی پیتا نہیں ہے۔۔اور اُس چڑیل سے تو میں پوچھنے سے رہی۔۔حور منہ بناتے بولی۔۔۔حوریہ کو منت کسی بھی اینگل سے پسند نہیں تھی۔۔۔ایک اُسکا حد سے زیادہ بولڈ ہونا اور اُوپر سے حویلی آتے ہی۔۔۔اُسکا ہر وقت سالار کے ارد گرد مکھی کی طرح منڈلانا حوریہ کو بلکل ناگوار گزرتا تھا۔۔۔وہ بھی بی جان کی طرح اپنے بھائی کے لیے رب سے دعا جیسی لڑکی کا ساتھ مانگتی تھی۔۔۔۔ایسا کرتی ہوا ایک کپ دعا بھا بھی کو دیے دیتی ہوں۔۔۔خود سے ہی بڑبڑاتے۔۔۔وہ دوسرے مگ میں کافی ڈال کر دعا کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔اپنے ہی دھیان میں حوریہ نے جیسے ہی دروازا کھولا۔۔۔آہ۔ہ۔ہ۔ہہہ۔۔اُسکے منہ سے دلخراش چیخ برآمد ہوئی۔۔۔ہاتھ میں پکڑا مگ زمین بوس ہوا۔۔۔۔۔چیخ سُن کر حویلی میں داخل ہوتا سالار

چونکا۔۔۔سالار کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔اُسکے قدم خود بخود چیخ کے سمت اُٹھے۔۔۔وہ جلدی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اُوپر آیا۔۔۔حویلی کے مکین بھی حور کی چیخ سُن کر اپنے کمروں سے باہر نکل آئے۔۔۔۔۔سالار تو سامنے کا منظر دیکھ کر ہی ساکت ہو گیا۔۔۔اُسے اپنا آپ آج ختم ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ایسا لگا رہا تھا کہ وہ اب کبھی اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔اُسکی محبت اُسکی دعا اُسکی شریکِ حیات خون میں لت پت حالت میں فرش پر بہوش پڑی تھی۔۔۔حوریہ روتے ہوئے اُسے اُٹھانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔بھائی۔۔دیکھیے۔نہ بھابھی کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔یہ۔یہ کچھ بول نہیں رہی ہے۔۔۔حوریہ روتے ہوئے سالار کی جانب دیکھتی ہوئی بے بسی سے بول رہی تھی۔۔۔دو لوگوں کے علاوہ سب دعا کو اِس حالت میں دیکھ کر شاک میں تھے۔۔۔سالار کو ہنور دعا کو تکتے دیکھ کر بی جان اُسکی طرف بڑھی۔۔۔سالار دیکھ کیا رہا ہے۔۔۔۔بہو کو ہسپتال لے کے جاؤ۔۔۔بی جان۔۔۔سالار کو زور سے کندھوں سے جھنجوڑتے روتے ہوئے بولی۔۔۔اُن کے جھنجھوڑنے سے وہ ہوش میں آیا۔۔۔اور جلدی سے آگے بڑھ کر دعا کو اپنی باہوں میں اُٹھایا۔۔۔م۔یں۔۔میں۔ تمہیں کچھ نہیں ہونے دو گا دعا۔۔۔بس مجھے چھوڑ کے مت جانا پلیز۔۔۔تم مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔ تمہیں پتہ ہے نہ تمہارا خان تمہارے بغیر مر جائے گا۔۔۔سالار نم آنکھوں سے جنونی انداز میں بولتا ہوا دعا کو اُٹھائے باہر کی جانب بھاگا۔۔۔۔حوریہ بھی اُسکے ساتھ ہی تھی۔۔۔۔

دعا کے لیے سالار کے دل میں شدید محبت دیکھ کر منت جل بھن کر رہ گئی۔۔اُسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ دعا کو خود اپنے ہاتھوں سے مار ڈالے۔۔۔۔پتہ نہیں بچتی ہے کہ نہیں۔۔۔راحیلہ بیگم منت کے کان کے قریب ہوتے سرگوشی میں بولی۔۔۔اچھا ہی ہو وہ مر جائے۔۔۔کم۔سے۔کم۔۔۔۔میرے رستے کا کانٹا تو ختم ہو گا۔۔۔منت نفرت سے پھنکارتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

تین گھنٹے کا فاصلہ سالار نے آدھے گھنٹے میں طہ کیا تھا۔۔۔

وہ دعا کو اپنی باہوں میں اُٹھائے ہوسپٹل کے اندر داخل ہوا۔۔۔حوریہ بھی اُسی کے ساتھ تھی۔۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔سالار دیوانہ وار چلا رہا تھا۔۔۔۔جب ایک لیڈی ڈاکٹر چلانے کی آواز سُن کر ساتھ والے روم سے باہر آئی۔۔۔۔ڈاکٹر دیکھیے نہ میری بیوی کو کیا ہوا ہے۔۔۔نرس جلدی سے اُنہیں آپریشن تھیٹر میں لے کر جاؤ۔۔۔ڈاکٹر دعا کا چیک اپ کرتے ہوئے ساتھ کھڑی نرس سے بولی۔۔۔سالار نے جلدی سے دعا کو سٹریچر پر لٹایا۔۔۔ڈاکٹر پلیز میری بیوی کو کچھ بھی کر کے بچا لے۔۔۔۔سالار اُن کے سامنے التجا کرتے ہوئے بولا۔۔۔آج وہ اپنے آپ کو دنیا کا بے بس انسان تصور کر رہا تھا۔۔۔۔

دیکھیے سر سنبھالیے خود کو۔۔۔ہم اپنی طرف سے پوری کوششیں کر گئے آپ کی وائف کو بچانے کی باقی آپ دعا کیجیے۔۔۔۔ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتی آپریشن تھیٹر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

سالار پاس پڑے بینچ پر گرنے والے انداز میں بیٹھا۔۔۔بھائی۔۔حوریہ سالار کی طرف بڑھی اپنے بھائی کی ایسی حالت دیکھ میں دیکھ کر حوریہ کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔۔بھائی پلیز خود کو سنبھالے اور اللہ پاک سے بھابھی کی سلامتی کی دعا کرئے۔۔۔انشاءاللہ۔۔بھابھی جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔کیسے سنبھالو خود کو حور گڑیا۔۔۔اب تو میں دعا کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔وہ میری رگ رگ میں بس چکی ہے۔۔۔اُسکے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں۔۔وہ میری جینے کی وجہ ہے۔۔۔سالار کسی مرئی نقطے کو دیکھتا ہوا بولا رہا تھا۔۔۔۔

اُسنے سلال اور ہادی کو بھی کال کر کے سب بتا دیا تھا۔۔وہ بس آ ہی رہے تھے۔۔۔

حویلی میں کچھ ہوا تھا کیا سالار کچھ سوچتا ہوا بولا۔۔۔ ککی۔کیوں۔بھائی۔۔آپ ایسے کیوں پوچھ رہے ہے۔۔۔حوریہ نظریں جھکائے اٹک اٹک کر بولی۔۔۔کیوں کہ آج زندگی میں پہلی بار دعا نے اِتنا بڑا قدم اُٹھایا۔۔۔وہ تو کوئی ایسا کام بھی نہیں کرتی تھی جس سے اُسکا رب ناراض ہو۔۔پھر چاہئے حرام موت مرنا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔اُسنے یہ سب کرنے سے پہلے ایک بار بھی میرے بارے میں یہ کسی اور کے بارے میں نہیں سوچا کہ میرا اُسکے بغیر کیا ہو گا۔۔۔۔۔سالار حور کی طرف دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔۔۔سالار

کے اِس طرح پوچھنے پر حوریہ گڑبڑا گئی۔۔۔ گڑیا۔۔ مجھے۔ صرف۔۔ سچ سننا ہے۔۔۔ سالار اپنے غصے کو کنڑول کرتا ہوا تھوڑا سختی سے بولا۔۔۔

پھر حوریہ نے ڈرتے ہوئے۔۔ سالار کو اُسکے جانے سے لے کر اینڈ تک سب

بتادیا۔۔۔ جو۔۔ جو۔۔ دعا۔۔ کے ساتھ ہوتا رہا۔۔۔۔

جو جو حویلی کے مکینوں نے اُس معصوم کے ساتھ کیا۔۔۔ حور نے منت کے بارے میں بھی

بتادیا۔۔۔ کیسے اُسنے سب کے سامنے دعا کی بے عزتی کی۔۔۔۔۔ جیسے جیسے سالار سُن رہا تھا

۔۔۔ اُسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔ کہ اُسکے گھر والے اُسکی محبوب بیوی کے ساتھ یہ سب کر سکتے ہیں۔۔۔ غصے کی شدت سے اُسکی آنکھیں لال انگارہ ہو گئی تھی۔۔۔ بے مشکل ہی مٹھیاں بھینچے وہ اپنا غصہ کنڑول کیے بیٹھا تھا۔۔۔ کہ تبھی اُسے سامنے سے ہادی اور سلال آتے ہوئے دکھے۔۔۔ سالار کیسی ہے پرنسس۔۔۔ ہادی اُسکے پاس پہنچتا ہوا نم آنکھیں لیے فکر مندی سے بولا۔۔۔ وہ کہاں برداشت کر سکتا تھا اپنی لاڈلی بہن کو اِس حالت میں جیسے اُن لوگوں نے کبھی پھول سے بھی نہیں مارا تھا۔۔۔ ابھی ڈاکٹر باہر نہیں آئی۔۔۔۔ حوریہ بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔ کہ تبھی ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلی۔۔۔ سالار بے چینی سے آگے بڑھا۔۔۔ ڈاکٹر کیسی ہے میری بیوی۔۔ سالار نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔ مسٹر خان ۔۔۔ شی۔ از۔ ال۔ رائٹ۔۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔۔۔ وہ اب خطرے سے باہر

ہے۔۔۔۔ خون زیادہ بہ جانے کی وجہ سے اُنھیں آرام کی سخت ضرورت ہے۔۔۔ کیا ہم اُن سے

مل سکتے ہیں۔۔ہادی نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔جی بس ہم اُنہیں روم میں شفٹ کر دیے۔۔۔ پھر آپ۔۔اُن سے مل سکتے ہیں۔۔۔ شکریہ ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر کے جاتے ہی سالار لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا۔۔۔ ہوسپٹل سے باہر جا رہا تھا۔۔۔جب ہادی کی آواز آئی۔۔۔ سالار کہاں جا رہے ہو۔۔۔

کچھ نہیں بس کچھ حساب باقی رہتے ہے۔۔۔ کسی کی طرف وہ نمٹا کر جلدی واپس آتا ہوں۔۔۔ سالار سنجیدگی سے کہتا۔۔۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوسپٹل سے نکل گیا۔۔۔

داجی۔۔داجی۔۔۔دارم خان سب کہاں ہو۔۔۔باہر نکلو۔۔سالار حویلی میں داخل ہوتا ہوا دھاڑا۔۔۔ کیا ہوا برخوردار کیوں چیخ رہے ہو۔۔۔

داجی ہول میں داخل ہوتے سختی سے بولے۔۔۔۔ حویلی کے سب مکین سالار کی آواز سُن کر باہر آ گئے تھے۔۔۔آاپ۔۔۔آپ مجھے کہ رہے ہے کہ میں چیخ رہا ہوں۔۔۔۔۔ لیکن مجھے تو آپ سے پوچھنا چاہیے تھا۔۔۔ کہ آپ کے اِس حویلی میں ہوتے ہوئے۔۔میری بیوی اور اِس حویلی کی بہو کے ساتھ اِتنا ظلم کیسے ہوا۔۔۔آپ کے بڑے بیٹے نے کس کی اِجازت سے میری بیوی پر ہاتھ اُٹھایا۔۔۔ سالار دارم خان کی طرف دیکھ کر دھاڑا۔۔تو دارم خان گڑبڑا گئے۔۔۔آپ کے بیٹے نے پہلے میری معصوم ماں پر ظلم کیے۔۔۔ جس سے وہ اس دنیا سے چلی گئی۔۔میں چپ رہا۔۔۔ لیکن اب میں وہ سب اپنی بیوی پر کبھی برداشت نہیں کروگا۔۔۔۔ جسکے ماں باپ بہن

بھائیوں نے اُسے اِتنے لاڈوں سے پالا۔۔۔ جیسے کبھی پھول سے بھی نہیں مارا۔۔۔ جس کی ایک فرمائش پر ہر چیز حاضر کی جاتی۔۔۔اِتنے سارے نوکروں کے ہوتے ہوئے کیوں اُس معصوم سے نوکروں کی طرح سارے حویلی کے کام کروائے گئے۔۔ سالار داجی کی طرف دیکھ کر غرایا۔۔۔۔اب تم اس کل کی آئی ہوئی لڑکی کے لیے ہمارے سامنے زبان چلاؤ گئے۔۔۔۔۔داجی سالار کی طرف دیکھ کرنا گوار لہجے میں

بولے۔۔۔ ککتنی۔ بار۔ کہوں۔۔ہ۔وہ کل کی آئی ہوئی لڑکی اب میری بیوی بھی ہے۔۔۔ سالار اُن کی بات پر یک دم دھاڑا کر بولا۔۔۔۔

اور تم سالار منت کی طرف بڑھا۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کی بے عزتی کرنے کی سالار وحشت زدہ آنکھیں لیے منت کو گلے سے دبوچے بولا۔۔۔اپنی حدر ہو تو بہتر ہے اور میری بیوی سے جتنا ہو سکے دور رہنا۔۔۔ منت کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ سالار چھوڑو میری بیٹی کو راحیلہ بیگم آگے بڑھتے سختی سے بولی۔۔ سالار نے ایک نظر اُنہیں دیکھتے ہوئے اُسے چھوڑا۔۔۔ سالار کے چھوڑتے ہی وہ کھانسنے لگی۔۔۔ نہیں تو پھر میں تمہارا وہ حشر کروگا کہ ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔۔ سالار منت کو انگلی اُٹھاتا وارن کرتا ہوا غرایا۔۔۔

اب نہ ہی میں حور اور نہ ہی دعا کبھی بھی اِس حویلی میں قدم رکھے گے۔۔۔۔ کیونکہ اِس حویلی میں رہنے والے لوگوں میں نہ ہی احساس ہے۔۔۔اور نہ ہی اُن کے دل میں جزبات

ہے۔۔۔۔آپ سب کو آپ کی حویلی آپ کی سرداری مبارک ہو۔۔۔سالار سب کو اُن کی جگہ پر ساکت چھوڑے ایک نظر سب کو دیکھتا ہوا۔۔۔حویلی سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

سالار حویلی سے سیدھا ہوسپٹل آیا تھا۔۔۔۔جب وہ ہوسپٹل پہنچا تب تک رات گہری ہو چکی تھی۔۔۔سلال اور ہادی دعا سے ملکر باہر بیٹھے سالار کے آنے کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔حوریہ دعا کے پاس تھی۔۔۔کہاں سے آرہے ہوں۔۔۔سلال سالار کو آتا دیکھ سنجیدگی سے بولا۔۔۔حویلی گیا تھا۔۔۔سالار نے مختصر جواب دیا۔۔۔کیا کرنے۔۔۔اِس بار ہادی نے سوال کیا۔۔۔حوریہ نے اُنہیں پہلے ہی سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔کام تھا۔۔سالار نظریں چراتا ہوا بولا۔۔۔مجرموں کی طرح سوال جواب کرنا چھوڑو اور تم یہ بتاؤ دعا کیسی ہے۔۔۔۔ہمم ٹھیک ہے۔۔۔آرام کر رہی ہے۔۔۔۔رات کافی ہو گئی ہے۔۔۔تم سب جاؤ گھر سالار رات گہری ہوتے دیکھ کر بولا۔۔۔ہاادی۔۔یار۔۔میرا ایک کام کرو گئے۔۔۔سالار اُسے دیکھتا ہوا التجائیہ انداز میں بولا۔۔۔یار تو حکم کر بس۔۔۔۔۔جب تک دعا ٹھیک نہیں ہو جاتی۔۔۔کیا تب تک حوریہ کو تم اپنے گھر لے جاؤ گئے۔۔۔سالار اُسکی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہیں۔۔۔تم حوریہ کی طرف سے بے فکر ہو جاؤ سمجھو وہ اب میری ذمہداری ہے۔۔۔ہادی نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔۔تو وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔شکریہ یار۔۔۔

حور گڑیا آپ کو بھائی بلا رہے ہے۔۔۔ سلال نے داخلی دروازے سے
کہا۔۔۔جی۔۔۔بھائی۔۔۔کہتے ہی وہ دعا سے ملکر باہر آ گئی۔۔۔
حور گڑیا رات کافی ہو گئی ہے۔۔۔آپ ہاسپیٹل میں رک نہیں سکتی۔۔اِس لیے آپ ہادی کے
ساتھ اپنی دعا بھابھی کے گھر چلی جاؤ۔۔۔اور جب تک آپ کی دعا بھابھی ٹھیک نہیں
ہو جاتی۔۔۔۔آپ اُن کے گھر ہی رہو گی۔۔۔اوکے۔۔۔۔جی بھائی۔۔۔اپنا خیال رکھنا
۔۔سالار نے آگے بڑھ کر اُس کے سر کا بوسہ لیا۔۔۔۔
سالار اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو کال کرنا۔۔۔ہادی اُسکے گلے ملتے ہوا
بولا۔۔۔اوکے۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ اُس سے ملکر تینوں جا چکے تھے۔۔۔۔

ہادی ڈارئیونگ کر رہا تھا۔۔۔جب کہ ساتھ والی سیٹ پر حوریہ چُپ چاپ بیٹھی شیشے کے پار
چھائی تاریکی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ہادی گاہے بگاہے اُس پر بھی نظر ڈال رہا تھا۔۔۔اُسکے چہرے کی
معصومیت ہادی کو بہت بھلی لگی۔آپ پڑھتی بھی ہے۔۔۔ہادی کی بھاری آواز سے حور اُسکی
جانب متوجہ ہوئی۔۔جی نہیں۔۔۔ہمارے گاؤں میں صرف کالج تک بے مشکل پڑھنے کی
اجازت تھی۔۔

حوریہ نے سر جھکا کر جواب دیا۔۔۔آپ کی فیملی میں اور کون کون ہے۔۔۔حوریہ نے ڈرتے ہوئے سوال کیا۔۔۔حور اُن کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشانی ہو رہی تھی اِس لیے پوچھ بیٹھی۔۔۔۔ہماری فیملی میں

ماما، بابا، چاچو چاچی، میں پر نسس میرا چھوٹا بھائی، اور تین کزن۔۔۔ہادی نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔اور آپ کی۔۔۔پتہ نہیں کیوں ہادی کو حوریہ سے بات کرنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔اِس لیے بات سے بات نکال رہا تھا۔۔۔میری فیملی میں۔۔۔دا جی بی جان، چاچو، چاچی میں بھائی، اور میرے دو کزن۔۔۔حوریہ نے بھی مسکرا کر کہا۔۔۔

اور آپ کے ماں باپ۔۔۔ہادی نے سوال کیا۔۔۔

ہادی کی بات سُن کر اُسکی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔۔۔

باا ابا۔۔۔ہے۔ لیکن۔ وہ ہم۔۔۔سے۔۔پیار نہیں کرتے۔۔۔جب میں پیدا ہوئی

تب۔۔۔ماما۔۔ بھی۔ ہمیں چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔ بھیونے مجھے بہت لاڈ سے پالا ہے۔۔۔حوریہ بھرائی ہوئی آواز میں اٹک کر بولی۔۔۔۔

آئی۔ایم۔ریلی۔۔سوری۔۔ہادی حوریہ کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔

اُسے حوریہ کے آنسوں تکلیف دیے رہے تھے۔۔۔

ماما بابا۔ چاچی۔۔ چاچو۔۔۔ سب لوگ کہاں ہے۔۔۔ ہادی گھر میں داخل ہوتا ہوا بولا۔۔۔ کیا ہوا ہادی بیٹا کیوں سب کو بُلا رہے ہو۔۔۔ عائشہ بیگم سمیت سب اُسکی آواز سُن کر ڈارئنگ روم میں داخل ہوا۔۔۔۔

ا۔س۔۔لام۔اسلام۔ علیکم۔۔۔ حوریہ نے ایک نظر سب کو دیکھتے ڈرتے ہوئے سلام کیا۔۔۔ واعلیکم السلام سب نے جواب دیے کر سوالیہ نظروں سے ہادی کی طرف دیکھا۔۔۔ ماما بابا۔۔۔ یہ سالار کی چھوٹی بہن حوریہ ہے۔۔۔ اور یہ کچھ دن ہمارے ساتھ ہمارے گھر رہے گی۔۔۔۔ ہادی نے دعا والی بات چھپاتے ہوئے۔۔۔ حوریہ کا تعارف کروایا۔۔۔۔۔ ہاں۔۔ ہاں کیوں۔۔ نہیں۔ بیٹا۔ جب۔۔ تک۔۔ چاہے مرضی رہ سکتی ہے۔۔ عائشہ بیگم حوریہ کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔۔۔ عائشہ بیگم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے حوریہ کو ایک ماں کا لمس محسوس ہوا۔۔ جس سے اُسکی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔۔۔ ککیا۔ہ۔۔ ہوا بیٹا آپ رہ کیو رہی ہو عائشہ بیگم پریشانی سے اُسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی فکر مندی سے بولی۔۔ سب لوگ فکر مندی سے حوریہ کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔ مم۔ میری۔ ماما۔۔ نہیں ہے۔۔ آج۔ پہلی بار کسی نے اِتنے پیار سے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔ آپ کے لمس سے مجھے ایسا لگا جیسے میری ماما میرے سر پر ہاتھ پھیر رہی ہے۔۔۔۔ حور نم آنکھوں سے عائشہ بیگم کو دیکھ کر بولی۔۔ بیٹا اِس میں رونے والی کیا بات ہے آپ ایسے ہی سمجھو کہ میں آپ کی ماما ہوں۔۔۔

جیسے دعا اور ہادی کی ہوں عائشہ بیگم پیار سے بولی۔۔تو وہ نم آنکھوں سے مسکرادی۔۔۔۔بیٹا اِسے اپنا ہی گھر سمجھو۔۔۔حماد صاحب اُسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے بولے۔۔۔۔ایمان گڑیا۔۔۔حوریہ بیٹی کو اپنے کمرے میں لے جاؤ۔۔۔اگر تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو ایمان کو بول دینا۔۔۔عائشہ بیگم مسکرا کر بولی۔۔۔جی آنٹی۔۔کہتے ساتھ وہ ایمان کے ساتھ اُسکے روم میں چلی گئی۔۔سب نے گرم جوشی سے حوریہ کا استقبال کیا۔۔۔۔۔

ہادی حماد صاحب نے حوریہ کے جانے کے بعد اُسے پکارا۔۔۔۔جی بابا۔۔۔۔سب ٹھیک ہے نہ اچانک یہاں۔۔۔دعا ٹھیک ہے نہ۔۔جی بابا آپ فکر نہ کرئے سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ہادی نے اُنہیں ریلکس کرنا چاہا۔۔۔۔ٹھیک ہے بیٹا تم کہتے ہو تو میں مان لیتا ہوں۔۔۔حماد صاحب کہتے اپنے روم کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔سالار نے بھی اُسے دعا کے بارے میں گھر بتانے کے لیے منہ کیا تھا۔۔۔اور وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ گھر پر سب پریشان ہو۔۔۔۔ہادی کچھ سوچتا ہوا ایمان کے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

آیئے آپی یہ ہے میرا کمرہ۔۔۔آپ ایسا کرئے فریش ہو جائے۔۔۔تب تک میں آپ کے لیے کھانا لاتی ہوں۔۔۔ایمان حوریہ کی طرف دیکھ مسکرا کر بولی۔۔۔لیکن حوریہ کو ہنور اپنی ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑوتے دیکھ کر ایمان دوبارہ گویا ہوئی۔۔۔۔

کیا ہوا آپی۔۔۔آپ کو کچھ چاہیئے۔۔۔وہ۔۔ہ۔۔میرا۔۔۔پاس۔۔ کپڑے۔۔ نہیں ہے۔۔۔حوریہ شرمندگی سے سر جھکا کر بولی۔۔۔۔صرف اِتنی سی بات۔۔۔میرے کپڑے تو آپ کو آئے گئے نہیں۔۔۔۔لیکن دعا آپو کے ضرور آجائے گئے۔۔۔میں لا کر دیتی ہوں۔۔۔کچھ ہی دیر میں ایمان نے اُسے دعا کے کپڑے لا کر دیے۔۔۔جیسے حوریہ نے شکریہ کہ کر تھام لیے۔۔۔اور واشروم میں گھس گئی۔۔۔بیس منٹ بعد حوریہ فریش سی واشروم سے نکلی۔۔۔وہ ابھی شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو سنوار رہی تھی۔۔۔جب ہادی دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل ہوا۔۔۔اور سامنے حوریہ کو بغیر دوپٹے کہ دیکھ کر ہادی نے جلدی سے نظریں پھیری۔۔حوریہ نے گڑبڑا کر بیڈ سے جلدی سے دوپٹہ اُٹھا کر کندھوں پر پھیلایا۔۔۔سوری وہ مجھے پتہ نہیں تھا۔ہادی شرمندہ سا بولا۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔حوریہ سر جھکا کر بولی۔۔۔۔وہ مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔۔۔جی۔جی بولیے۔۔۔ہادی نے حوریہ کے چہرے پر نظر ڈالی تو دیکھتا رہ گیا۔۔۔معصوم سا نکھرا نکھرا سا چہرہ دعا کی سفید فراق پہنے لمبی جھکی ہوئی پلکیں، گلابی ہونٹ۔۔وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ہادی یک ٹک اُسے دیکھی جا رہا تھا۔۔آپ۔۔نے کچھ بات۔۔کرنی۔۔ تھی۔۔حوریہ سر جھکا کر بولی۔۔ہاں۔۔ہاں۔۔وہ میں یہ بول رہا تھا کہ گھر میں کسی کو بھی دعا کے بارے میں کچھ بتانے سے سالار نے منہ کیا ہے۔۔اِس لیے آپ کسی کو بھی اِس بارے میں کچھ مت

بتانا۔۔ہادی ہوش میں آتے ہوئے بولا۔۔اور بغیر اُسکی سننے جلدی سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔

ہاادی کیا کر رہا تھا کمرے میں۔۔ہادی خود کو کوستا ہوا دل میں بولا۔۔۔لیکن حوریہ کا سوچتے ہی ہادی کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

لگتا ہے۔۔۔اب سالے صاحب سے بات کرنی پڑے گی۔۔۔شرارت سے کہتے ساتھ وہ حوریہ کو سوچتا اپنے کمرے کا رُک کر گیا۔۔۔

جب تک حوریہ نے اپنے بال سنوارے۔۔۔تب تک ایمان کھانا لے آئی تھی۔۔۔۔۔حوریہ آکر کرسی پر بیٹھی تو ایمان نے اُسکے سامنے کھانا کیا۔۔۔آپ نہیں کھاو گی۔۔۔نہیں ہم سب نے کھالیا ہے۔۔۔ایمان نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

ایک بات پوچھو حوریہ ایمان کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔آپ دعا بھابھی کی کیا لگتی ہے۔۔۔میں اُن کی چاچو کی بیٹی۔۔اور اُن کی بھابھی۔۔ایمان شرماتے ہوئے بولی۔۔۔حوریہ کو سُن کر جھٹکا لگا۔۔تو۔۔ککیا۔آپ۔کی شادی بھابھی کے بھائی ہادی سے ہوئی ہے۔۔حوریہ کو یہ سُن کر پتہ نہیں کیوں اچھا نہیں لگا۔۔۔نہیں۔نہیں۔آپ غلط سمجھ رہی ہے ایمان سر پر ہاتھ مارتے ہوئے جلدی سے بولی۔۔۔مطلب۔۔حور نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔مطلب یہ کہ میرا نکاح ہوا ہے ہادی بھائی سے چھوٹے یوشاہ سے اور بہت جلدی رخصتی بھی ہونے والی ہے۔۔۔ایمان شرماتی گھبراتی ہوئی بولی۔۔۔۔ہمارا نکاح ہمارے دادا دادی نے بچپن میں ہی کر دیا تھا۔۔اُن کی

آخری خواہش تھی کہ دونوں خاندان آپس میں ہمیشہ جھڑے رہے اِس لیے۔۔۔ایمان نے کہا۔۔ ہمم ویسے لگتا ہے بھابھی اور آپ کے درمیان کافی پیار ہے حوریہ مسکرا کر بولی۔۔ ہمممم۔۔کزن اور بھابھی ہونے کے باوجود ہمارے بیچ سگی بہنوں سے بھی زیادہ پیار محبت ہے۔۔۔آپ کو پتہ ہے۔۔۔میں اپنی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات بھی دعا آپو کے ساتھ شئیر کرتی تھی۔۔۔وہ ہمیشہ میرا سگی بہنوں کی طرح خیال رکھتی ہے۔۔۔۔لڑکیاں تو زیادہ تر اپنی ماں کے قریب رہتی ہے۔۔۔لیکن میں ہمیشہ دعا آپی کے زیادہ قریب رہی ہوں۔۔۔اُن جیسا معصوم اِس بھری دنیا میں کوئی نہیں۔۔۔وہ سب سے الگ ہے۔۔۔ایمان کسی سہر کے زیر اثر محبت سے بول رہی تھی۔۔۔۔ہممم سچ میں دعا بھابھی جیسا کوئی بھی نہیں۔۔۔۔میں کچھ ہی دنوں میں اُن کے اِتنی قریب ہو گئی تھی۔۔۔جتنی میں حویلی میں کسی کے بھی قریب نہیں رہی سالار بھائی کے بھی نہیں۔۔۔حوریہ دعا کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔حوریہ کے کھانا کھانے کے بعد ایمان برتن سمیٹ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ دو کپ کافی لیے واپس کمرے میں آئی۔۔۔کافی۔۔۔ایمان نے اُسکے سامنے کافی کی جیسے حوریہ نے شکریہ کہ کر اُس سے تھام لی۔۔۔پھر دونوں بیٹھے باتیں کرنے لگ گئی۔۔۔

سالار دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا۔۔سالار کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر دعا جلدی سے اپنی آنکھیں بند کر کے سوتی بنی۔۔۔لیکن یہ سب اندر داخل ہوتے سالار کی آنکھوں سے نہ چھپ

سکا۔۔۔سالار قدم قدم چلتا ہوا۔۔۔دعا کے پاس آکر بیٹھا اور اُسکے مرجھائے ہوئے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔کچھ ہی وقت میں اُسکا رنگ زرد پڑ گیا۔۔۔ایسا لگ رہا تھا۔۔جیسے وہ صدیوں کی بیمار ہو۔۔۔دعا کو اپنے چہرے پر سالار کی نظریں محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔بہت کوشش کے باوجود اُسکی بند آنکھوں سے ایک بہی مان آنسو نکل آیا۔۔۔دعا آنکھیں کھولو سالار اُسکی طرف دیکھ نرمی سے بولا۔۔۔۔لیکن دعا ہنوز ویسے ہی لیٹی رہی۔۔۔۔دعاااا میں نے کہا آنکھیں کھولے۔۔۔مجھے پتہ ہے آپ جاگ رہی ہوں۔۔۔سالار نے اِس بار آواز میں سختی پیدا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی دعا نے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی سالار کو اپنے سامنے دیکھ کر ہمت ہار گئی۔۔۔اور سالار کے سینے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔

خاااان۔۔آپ۔۔کو۔مم۔۔مجھے۔۔نہ۔۔نہیں۔۔بچانا۔۔۔چاہیئے۔۔تھا۔۔۔دعا روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بے مشکل بول رہی تھی۔۔۔۔خاااان میں آپ کے لائق نہیں ہوں۔۔۔آپ کو مجھ سے بھی زیادہ اچھی لڑکی ڈیزرو کرتی ہے۔۔۔۔مجھے جیسی ڈس ایبل لڑکی نہیں۔۔میں آپ پر صرف ایک بوجھ کے علاوہ کچھ نہیں ہوں۔۔آپ کو۔۔۔ششششش۔۔۔چپ ہو جاؤ۔۔دعا۔۔۔سالار اُسکے آنسو صاف کرتا ہوا تڑپ کر بولا۔۔۔۔تمہیں کس نے کہا کہ تم میرے لائق نہیں ہو۔۔۔اگر تم میرے لائق نہ ہوتی تو کبھی

بھی وہ اللہ مجھے تم سے نہ نوازتا۔۔۔۔اگر سالار خان کو کوئی لڑکی ڈیزرو کرتی ہے تو وہ صرف دعا سالار خان ہے۔۔۔۔۔

خان میں آپ سے کچھ مانگو گی تو آپ مجھے دیے گئے۔۔۔دعا نظریں چراتے ہوئے بولی۔۔۔سالار کو دعا کا اُس سے یو نظریں چرانا ٹھٹکا۔۔۔۔اگر تم جان دینے کو بھی کہو گی تو سالار خان پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔سالار اُسکی طرف دیکھتا محبت سے چور لہجے میں بولا۔۔۔۔

خا۔۔ن۔۔آپ۔۔۔منت۔۔۔سے۔۔شادی۔۔کرلے۔۔۔دعا اپنے آنسوؤں کو اپنے اندر دھکیلتے ہوئے بے مشکل اٹک کر بولی۔۔۔۔دعا کی بات سُن کر سالار کا دماغ ہی گھوم گیا۔۔۔۔

دعا یہ کیا بکواس کر رہی ہے۔۔۔دماغ تو ٹھکانے پر ہے آپ کا۔۔سالار غصے سے دھاڑتا ہوا بولا۔۔۔۔

دعا اُسکے دھاڑنے پر سہم گئی۔۔لیکن اپنا ڈر اُس پر ظاہر کے بنا وہ پھر گویا ہوئی۔۔۔م۔یں۔۔میں۔۔ٹ۔ٹھیک۔بول رہی ہو۔۔اور میرا دماغ بھی ٹھکانے پر ہے۔۔۔آپ منت سے شادی کرلے۔۔۔آپ اُسکے ساتھ بہت خوش رہے گئے وہ آپ کو بہت خوش رکھے گی۔۔۔میں آپ کو خود دوسری شادی کرنے کی اِجازت دیے رہی ہوں۔۔۔اور اسلام میں بھی مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت ہے۔۔۔تو پھر آپ کیوں نہیں کر سکتے ۔۔۔۔دعا نے یہ سب کیسے کہا۔۔۔یہ بس وہ اور اُسکا رب ہی جانتا تھا۔۔۔۔

بسسس۔۔بہت کرلی آپ نے بکواس اور بہت سُن لیا میں نے اب ایک لفظ اور نہیں۔۔ نہیں تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں۔۔۔۔اور یہ بات اپنے اِس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا لیجیے۔۔۔۔

جب تک سالار خان زندہ ہے تب تک صرف آپ ہی میری بیوی ہے اور رہے گی۔۔۔۔میں نے آپ سے نہیں آپ کی روح سے عشق کیا۔۔۔روح عشق کیا ہے۔۔۔۔سالار دعا کی نیلی آنکھوں میں اپنی سبز آنکھیں گاڑتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔جو اِس وقت کہی سے بھی سبز نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

اور اگر دوبارہ آپ نے دوسری شادی کرنے یا اپنی جان دینے کی کوشش کی۔۔۔۔تو خدا کی قسم۔۔۔میں اپنے ہاتھوں سے خود کی اور آپ جان لوگا۔۔۔۔سالار سختی سے کہتا۔۔۔بغیر اُسکی طرف دیکھے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔اُسکے جانے کے بعد دعا پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔ککیوں خان۔۔کیوں۔۔جب یہ دنیا مجھ سے نفرت کرنے پر ہوئی ہے۔۔۔تو کیوں آپ مجھ سے اِتنی محبت اِتنی عزت دیتے ہیں۔۔۔جس کے میں لائق ہی نہیں ہوں۔۔۔۔

اگلی صبح ہادی اور سلال دعا سے ملنے ہوسپٹل آئے ہوئے تھے۔۔۔پر نسز اب کسی طبیعیت ہے تمہاری ہادی اُسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔جی بھائی ٹھیک ہوں۔۔۔دعا نے اُسکی طرف دیکھ مختصر جواب دیا۔۔۔کیا ہوا گڑیا کچھ ہوا ہے کیا تم دونوں میں۔۔سالار بھی باہر چپ چاپ بیٹھا ہے اور یہاں تم بھی۔سلال اُسکی طرف فکر مندی سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔سلال کی بات پر اُسکی

آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔ کہ سالار دوبارہ اُسے ملنے نہیں آیا۔۔۔ نہن۔۔ نہیں۔۔ تو بھائی۔۔ایسی۔۔ تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ دعا نظریں چرائے اٹک کر بولی۔۔۔ میں بس کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ ٹھیک ہے پرنسز تم ریسٹ کرو۔۔۔ ہم چلتے ہیں۔۔۔ ہادی اُسکے سر کا بوسہ لیتے ہوئے محبت سے بولا۔۔۔ اور سلال کے ساتھ باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔ دعا سے ملنے کے بعد وہ سالار کے پاس آئے۔۔۔ جو باہر بینچ پر ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔ پوری رات وہ دعا کی باتوں کی وجہ سے سویا نہیں تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے سر میں شدید درد اور آنکھیں بھی لال ہوئی تھی۔۔۔ سالار نے رات والے واقعے کے بعد دعا کو دوبارہ مخاطب نہیں کیا تھا اور نہ ہی دوبارہ اُسکے روم میں گیا تھا۔۔۔

اب بھی ہادی نے اُسے زبردستی سلال کے ساتھ فریش ہونے فلیٹ پر بھیجا تھا۔۔۔۔

گھنٹے بعد وہ کپڑے بدل کر سلال کے ساتھ دوبارہ ہوسپٹل آ گیا تھا۔۔۔ اور اب وہ تینوں 1 ہوسپٹل کی کنٹین میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔۔۔۔ تمہاری دعا کے ساتھ کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔

ہادی سالار کو گہری نظر سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔ کیوں کہا ہوا۔۔۔ کچھ نہیں بس ایسے ہی دعا سے ملکر آیا ہوں۔۔۔ تو وہ ہمیں کچھ بجھی بجھی سی لگی۔۔۔ ہادی سالار کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ تو سالار نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔ اور اُن دونوں نے بھی اُسے زیادہ فورس نہ کیا۔۔۔۔

شام کو دعا کو ہوسپٹل سے چھٹی مل گئی تھی۔۔۔سالار اُسے لیے فلیٹ پر آ گیا تھا۔۔۔۔جتنا ہو سکے سالار ہر طرح سے اُسکا بہت خیال رکھ رہا تھا۔۔۔لیکن اُس سے کوئی بھی بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔دعا کو سالار کا بات نہ کرنا تکلیف دہ رہا تھا۔۔۔لیکن سالار چاہتا تھا کہ دعا خود کو اپنی غلطی کا احساس ہو۔۔۔۔حور یہ ابھی بھی ہادی کے گھر پر تھی۔۔۔دعا روم میں بیڈ گرائونڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جب سالار سوپ کا باؤل لیے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔اور چپ چاپ اُسکے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اُسے سوپ پلانے لگا۔۔۔۔دعا نے ایک نظر سالار پر اور ایک نظر اُسکے ہاتھ میں پکڑے سوپ پر ڈالی اور سالار کے ہاتھ سے باؤل کھینچ کر زمین پر دے مارا۔۔۔۔دعاا۔۔۔یہ کیا بے تمیزی ہے۔۔۔

سالار ایک نظر زمین پر گرے سوپ پر ڈال کر سختی سے بولا۔۔۔۔مجھے نہیں کھانا پینا کچھ بھی۔۔۔۔آپ مجھ سے بات نہیں کر رہے۔۔۔اِس اچھا ہوتا میں مر ہی۔۔۔دعا روتے ہوئے بول رہی تھی یہ جانے بغیر کہ سالار کتنی مشکل سے ضبط کیے بیٹھا ہے۔۔۔۔شٹ۔آپ۔۔جسٹ۔۔سٹ۔آپ۔۔دعا۔۔۔سالار غصے سے چلایا۔۔۔۔

سالار اپنے غصے پر بے مشکل قابو پائے کمرے سے جا رہا تھا۔۔۔

جب دعا کی بھرائی ہوئی آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔آئی۔۔ایم۔۔سوری۔۔خان۔۔۔مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیئے تھا آپ سے۔۔۔پلیز۔۔۔آپ مجھ سے ناراض مت ہو۔۔۔مجھے آپ کی ناراضگی اور بات نہ کرنے سے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔دعا

کی بھرائی ہوئی آواز سُن کر سالار کا۔۔۔۔کچھ دیر پہلے والا غصہ جاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔وہ تڑپ کر اُسکی جانب بڑھا۔۔اور کسی قیمتی خزانے کیطرح اُسے خود میں بھنیجا۔۔اُسکا سہارا ملتے ہی دعا زور سے رونے لگ گئی۔۔۔بس میری۔۔جان۔۔۔بس۔۔رونا۔۔بند ۔۔کرو۔۔۔نہیں تو میں۔۔دوبارہ سے ناراض ہو جاؤ گا۔۔۔دعا کو چپ ہوتا نہ دیکھ کر سالار شرارت سے بولا۔۔۔تو دعا نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیا۔۔۔میں۔۔۔نہیں۔۔رو۔۔رہی۔۔۔دعا اُسکی طرف دیکھ کر معصومیت سے سوں سوں کرتے ہوئے بولی۔۔۔سالار کو اُسکی اس قدر معصومیت پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔ایک تو دعا سے اِتنے دن دور رہنا۔۔اور اوپر سے سالار کا دل اُسے بغاوت کرنے پر اُکسا رہا تھا۔۔۔دل کی صدا پر لبیک کہتا۔۔۔۔دعا کی جانب بڑھا۔۔۔اور اُسکے نرم گلابی لب پہ اپنے لب رکھ دیے۔۔اور اپنی پیاس بجھانے لگا۔۔۔۔دعا مزمت کرتی رہ گئی۔۔۔۔لیکن نہ کام اور ہمیشہ کی طرح سالار کے جنون کے آگے بے بس ہو کر اپنا آپ اُسکے حوالے کر دیا۔۔۔۔

خود سپردگی دیکھ کر سالار اندر تک شرشار ہو گیا اور ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل لیمپ بجھا دیا۔۔۔اور ساری رات دعا کو اپنی محبت کی بارش میں بھگوتا رہا۔۔۔۔

اِس واقعے کو گزرے ہوئے چار ہفتے ہو گئے تھے۔۔۔سالار کے ہر وقت خیال رکھنے سے دعا اب مکمل طرح سے ٹھیک ہو چکی تھی۔۔۔۔سالار کا کہنا تھا۔۔۔کہ وہ اب تینوں یہی رہے

گئے۔۔۔دعا بھی حویلی واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔۔اس لیے اُسنے بھی زیادہ مزمت نہ کی۔۔۔وہ تینوں کبھی کبھار فون پر بی جان سے بات کر لیا کرتے تھے۔۔۔حوریہ بھی اُن کے ساتھ رہتی تھی۔۔۔سالار نے اُسکی خواہش کے مطابق اُسکا داخلہ دعا کی یونیورسٹی میں کروادیا تھا۔۔۔دعا کے بھی پیپر شروع ہونے والے تھے۔۔۔اب دونوں ساتھ جاتی اور آتی تھی۔۔۔۔سالار آج کل بادشاہ کو اُسکے انجام تک پہنچانے میں مصروف تھا۔۔۔گھر بھی وہ کبھی رات کو آتا نہیں تو وہ بھی نہیں۔۔۔دعا کے پوچھنے پر وہ اُسے بزنس کے کام کا کہہ دیتا تھا۔۔۔ابھی گھر میں کسی کو بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ ایک انڈر کور آرمی آفیسر ہے۔۔۔۔

آج دعا کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔اِس لیے اُسنے یونی جانے سے منہ کر دیا تھا۔۔۔سالار کو آج کچھ ضروری کام کے لیے جانا تھا۔۔۔اُسکا دل تو نہیں کر رہا تھا دعا کو ایسے گھر پر اکیلا چھوڑنے کا۔۔۔لیکن دعا کے بار بار کہنے پر وہ اُسے کچھ ضروری ہدایات دیے جلدی واپس آنے کا کہہ کر چلا گیا۔۔۔۔حوریہ آج اکیلی ہی گئی تھی۔۔۔دعا گھر کے کام نمٹا کر۔۔۔ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے دعا نے اپنے روم آگئی۔۔۔۔۔۔۔روم میں آکر اُس نے وضو کیا۔۔۔اور ظہر کی نماز کے لئے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔دعا نے ابھی آدھی نماز ادا کی تھی۔۔۔کہ کوئی زور زور سے دروازا بجانے لگا۔۔۔دعا نے سلام پھیرا اور کمرے سے نکل آئی۔۔۔۔

آرہی ہو۔۔ حور۔۔۔ دعانے وہی سے آواز لگائی۔۔۔ اُسنے جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔۔ تو حور کے بجاے دو انجان لڑکوں کو اپنے سامنے کھڑا پایا۔۔۔ جی۔۔ آپ۔۔ کون۔۔ دعانے ڈرتے ہوئے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔

آپ سالار سر کی وائف ہے۔۔۔ اُن دونوں لڑکوں میں سے ایک نے پوچھا۔۔۔۔ جی۔۔ میں ہی ہوں۔۔ اُن کی وائف۔۔۔ کیوں۔۔۔ دعانے اُن کی طرف بے چینی سے دیکھ کر پوچھا۔۔۔ وہ ہمیں سالار سر نے بھیجا ہے آپ کو لینے کے لیے۔۔ اُن۔۔ کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔ وہ اِس وقت ہوسپٹل میں ہے۔۔۔۔ آپ ہمارے ساتھ جلدی چلے۔۔۔ وہ لڑکا دعا کو گہری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔ دعا کو لگا جیسے گھر کی چھت اُس کے سر پر آ گری ہو۔۔۔ اُسے اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔ سالار کا خیال آتے ہی اُسکی آنکھیں بھیگنا شروع ہو گئی۔۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ہے۔۔۔۔ مجھے۔۔ اُنہیں۔۔ دیکھنا۔۔ ہے۔۔ آپ۔۔ پلیز مجھے اُن۔۔ کے پاس لے۔ چلو۔۔۔ دعا بغیر کچھ سوچے سمجھے اُن کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

یہ۔۔ یہ آپ لوگ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو۔۔۔ دعا ہوسپٹل کے بجائے گاڑی کو کسی سنسان راستے پر جاتے دیکھ گھبرا کر بولی اُسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔ لیکن پھر سالار کا خیال آتے ہی وہ چپ ہو گئی۔۔۔ آنکھوں سے مسلسل آنسوؤں کی برسات جاری تھی۔۔۔ یا اللہ میرے خان کی حفاظت کرنا۔۔ پلیز اُنہیں کچھ مت ہونے دینا۔۔۔ دعا دل میں اپنے رب کے

حضور مخاطب ہو کر بولی۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ ایک سنسان علاقے کی بنی عمارت میں موجود تھے۔۔۔دعا کو اب سہی معنوں میں کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔یہ۔۔ت۔تو۔ہو سپٹل نہیں ہے۔۔۔آپ دونوں مجھے کہاں لے کر آئے۔۔۔پلیز مجھے میرے خان کے پاس لے جاؤ۔۔۔وہ درد۔۔میں۔۔ہے۔۔وہ۔۔۔ٹھیک۔۔نہیں۔۔ہے۔۔۔میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔دعا اُن کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے التجا کر رہی تھی۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔دعا کی حالت کو دیکھ کر اُن دونوں نے قہقہہ لگایا۔۔۔دعا کو اُن کا قہقہہ لگانا ناگوار گزرا۔۔۔میں نے تم دونوں کو کہا۔۔۔مجھے واپس چھوڑ کر آو۔۔۔تم لوگوں کو ایک بار میری بات سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔دعا اُن دونوں میں سے ایک کا گریبان پکڑ کر چیخی۔۔۔

چٹاخ۔۔۔اُن میں سے ایک آدمی نے اُسکی گال پر زوردار تھپڑ مارا۔۔۔کمینی میرا گریبان پکڑے گی۔۔۔تجھے پتہ نہیں تو نے خود کو کتنی بڑی مصیبت میں ڈالا ہے۔۔۔۔دلاور باندھ اِس کمینی کو۔۔۔بوس آتا ہی ہو گا۔۔۔وہ آدمی اپنے دوسرے ساتھی کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔۔پلیز مجھے چھوڑ دیے۔۔۔میں نے آپ لوگوں کا کیا بگاڑا ہے۔۔میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔دعا اُن کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے بولی۔۔۔لیکن اُنھوں نے ایک نہیں سنی۔۔۔اور اُسے کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں بادشاہ اپنے آدمیوں کے بیچ مغرور چال چلتا ہوا وہاں پہنچا۔۔۔

ہمم بولو۔۔۔جو کام کہا تھا وہ۔۔۔ہو گیا۔۔ بادشاہ سگریٹ کا دھواں اُڑاتا ہوا بولا۔۔۔۔جی بوس۔۔۔۔کہتے ساتھ وہ بادشاہ کے ساتھ دعا کے پاس آیا۔۔۔جہاں اُسے کرسی کے ساتھ باندھ کے رکھا گیا تھا۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔ماشاءاللہ۔۔ویسے ماناپڑے گا۔۔۔میجر کی پسند کو بڑی ہی لاجواب ہے۔۔۔بادشاہ دعا کو دیکھ کر کمینی مسکراہٹ سے بولا۔۔۔

دعا کو اُسکی گہری نظریں اپنے جسم کے آر پار ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔یہ لوگ خان کو بار بار میجر کیوں بول رہے ہے۔۔۔۔جہاں تک وہ جانتی تھی۔۔سالار ایک بزنس مین تھا۔۔۔۔پلیز مجھے جانے دو۔۔۔میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔۔۔دعا روتے ہوئے بولی۔۔۔

نہ۔نہ۔۔میری۔۔جان۔۔تم۔۔۔۔نے۔نہیں۔۔۔لیکن۔۔تمہارے۔۔اس۔۔نامراد شوہر نے ہمارا بہت کچھ بگاڑا ہے۔۔۔بادشاہ اُسکی طرف دیکھ کر نفرت اور غصے سے بولا۔۔۔۔اب اُس میجر کو پتہ چلے گا بادشاہ نے پنگا لے کر اُس نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔۔جب وہ اپنی جان سے پیاری بیوی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔۔۔۔بادشاہ کے دھندے میں ٹانگ اڑانے کا نتیجہ۔۔۔بادشاہ سگریٹ کا گہرا کش لیتا ہوا۔۔۔حقارت سے ہنستا ہوا بولا۔۔۔۔۔ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔

حوریہ جیسے ہی گھر آئی۔۔۔گھر کا دروازا کھولا دیکھ کر اسے اوسطا خطا ہوئے۔۔۔حوریہ نے گھر میں ہر جگہ دیکھا۔۔۔لیکن اُسے دعا کہی نظر نہ آئی۔۔۔حوریہ نے روتے ہوئے سالار کا نمبر ملایا۔۔۔کچھ ہی دیر بعد دوسری طرف سے فون اُٹھالیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ہ۔ہیلو۔۔۔جی گڑیا۔۔۔سالار کی فون اُٹھاتے ہی مصروف سی آواز آئی۔۔۔۔ب۔بھائی۔۔پلیز۔۔آپ۔۔جلدی۔۔گھر۔۔پر۔۔آجائے۔۔۔جب میں یونی سے واپس آئی۔۔تو

گھر۔۔کا۔۔۔دروازہ۔۔کھولا۔۔ہوا۔۔۔تھا۔۔۔میں۔۔نے۔۔سب۔۔جگہ۔۔دیکھ۔۔لیا۔۔لیکن۔۔۔بھابھی۔۔کہی۔۔نہیں۔۔ہے۔۔۔حوریہ نے بے مشکل روتے ہوئے سب کچھ بتایا۔۔۔حوریہ۔۔کی بات سُن۔۔کر اُسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔گڑیا۔۔۔پلیز۔۔رونا۔۔بند۔۔کرو۔۔۔میں۔۔بس۔۔پانچ۔۔منٹ۔۔۔میں۔۔پہنچتا ہوں۔۔۔کہتے ساتھ اُسنے فون رکھ دیا۔۔۔سالار۔۔سلال۔۔اور۔تابش۔کے۔ساتھ۔۔گھر کے لیے نکلا۔۔۔سالار نے ہادی کو بھی کال کر کے سب بتا دیا تھا۔۔۔اور اُسے جلدی فلیٹ پر پہنچنے کی تاکید کی۔۔۔پانچ منٹ کی ریش ڈرائیونگ کے ساتھ وہ فلیٹ پر پہنچے۔۔۔وہ جیسے ہی فلیٹ کے اندر داخل ہوئے۔۔۔سامنے ہی حوریہ صوفے پر بیٹھی۔۔آنسو بہانے میں مصروف تھی

۔۔۔گڑیا۔۔۔بھائی۔۔حوریہ سالار کو دیکھ کر دوڑتے ہوئے اُسکے سینے سے

جالگی۔۔۔بھائی۔۔۔بھابھی۔۔پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے۔۔۔حوریہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔گڑیارونا بند کرو۔۔۔اور اپنی دعا بھابھی کے لیے دعا کرو وہ جہاں بھی ہو ٹھیک ہو۔۔۔سالار بے مشکل اُسے دلاسا دیتے ہوئے بولا۔۔۔

کہ تبھی سالار کا فون بجا۔۔۔سالار نے موبائل نکال کر دیکھا۔۔۔کس کا فون ہے۔۔۔ہادی اُسکی طرف دیکھ جلدی سے بولا۔۔۔کسی انون نمبر سے کال ہے۔۔۔۔۔پہلے تو وہ کاٹنے لگا لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے اُسنے کال اُٹھائی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ہاہاہاہاہاہاہا۔۔کیسے ہو میجر صاحب۔۔بادشاہ مکروہنسی ہنستا ہوا بولا۔۔۔بادشاہ۔۔سالار سنجیدگی سے بولا۔۔۔سلال اور ہادی بھی اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔سلال نے حوریہ کو کمرے میں بھیج دیا۔۔۔۔سہی پہچانا میجر۔۔۔یار ویسے تمہاری بیوی دیکھنے میں بڑی لاجواب ہے۔۔۔دیکھتے ہی منہ میں پانی آگیا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔بادشاہ غلیظ مسکراہٹ سے بولا۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو کڈنیپ کرنے کی۔۔۔کمینے انسان۔۔سالار غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔فون میں جتنا چیخنا چلانا ہے چلالو میجر۔۔۔بادشاہ تم نے بہت غلط کیا ہے میری فیملی کو بیچ میں لا کر۔۔۔۔۔۔اگر میری بیوی کو ایک کھرچ بھی آئی نہ تو۔۔۔یقین جانوں۔۔میں۔۔تمہارا۔۔وہ حشر۔کروگا۔۔۔کہ تم ہاتھ جوڑ کر اپنی موت کی بھیک مانگو گئے۔۔۔سالار تنبیہہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

مجھے یہ کھوکھلی دھمکیاں دینے کی ضرورت نہیں۔۔۔اگر اپنی بیوی کو بچا سکتے ہو تو بچا
لو۔۔۔تمہارے پاس صرف ایک گھنٹہ ہے میجر۔۔۔اُس کے بعد پھر میرے
آدمی۔۔۔۔کمینے۔۔۔اُسکی بات پوری ہونے سے پہلے۔۔۔سالار
دھاڑا۔۔۔۔ہاہاہاہاہاہا۔۔۔بادشاہ نے قہقہہ لگاتے ہی فون بند کر دیا۔۔۔۔
کیا بول رہا تھا کمینہ۔۔۔سلال غصے سے بولا۔۔۔دعا بادشاہ کے پاس ہے۔۔۔وٹ۔۔دونوں
سالار کی بات پر چونکے۔۔۔پھر سالار نے اپنے بیچ ہوئی ساری بات اُنہیں بتائی۔۔۔۔
جسے سن کر وہ تینوں کافی پریشان ہو گئے تھے۔۔۔پلیز سالار کچھ کر میری بہن بہت معصوم ہے
ہادی التجا کرتا ہوا بولا۔۔اب 1 گھنٹے میں کیسے پتہ چلے گا۔۔۔دعا کو کہاں رکھا ہے۔۔ہادی سالار کی
طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔وہ سب مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔۔
اب وقت آگیا ہے۔۔۔بادشاہ کو اُسکے کیفے کردار تک پہنچانے کا۔۔۔اپنے پاک وطن سے اُسے
مٹانے کا۔۔۔سالار ایک نظر تینوں کو دیکھتا سنجیدگی کی ہر حد پار کرتے ہوئے بولا۔۔۔
حوریہ کو ملک ہاؤس چھوڑ کر وہ تینوں بیسمنٹ میں پہنچے۔۔۔۔۔۔عادل جلدی سے
جی۔۔پی۔۔ایس۔۔ٹریک کر کے بتاؤ۔۔لوکیشن کہاں کی بتا رہا ہے۔۔۔سالار سنجیدگی سے
بولا۔۔۔جی سر۔۔۔۔اُن تینوں کو اپنی طرف سوالیہ نظروں سے تکتا پا کر وہ بولا۔۔۔۔میں
نے۔۔دعا اور
حوریہ۔۔کی۔۔رنگز۔۔۔میں۔۔جی۔۔پی۔۔ایس۔۔ٹریکر۔۔لگائے۔۔تھے۔۔۔حوریہ۔۔

اور۔۔دعا۔کی۔۔ سفیٹی۔۔۔کے لیے۔۔۔سالار جلدی سے بولا۔۔۔سر۔۔۔لوکیشن ٹریس ہوگئی ہے۔۔۔اوکے۔۔۔۔جلدی سے لوکیشن میرے نمبر پر سینڈ کرو۔۔۔کہتے ساتھ سالار سلال تابش ہادی اور اپنے باقی آفیسرز کے ساتھ نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سالار سب کے ساتھ اپنی مطلوبہ جگہ پہنچا۔۔۔ہر چیز رات کے گہرے کالے اندھیرے میں گری ہوئی تھی۔۔۔۔جہاں سامنے ہی ایک پرانی طرز کی ٹوٹی پھوٹی عمارت کھڑی تھی۔۔۔۔عمارت کو ہر حصے سے گھیرا گیا تھا۔۔۔۔

پوری عمارت کو سکیورٹی ٹیم نے باہر سے گھیرے میں لے لیا ہوا تھا۔۔۔۔

ہم تینوں پیچھے کے دروازے سے اندر جائے گئے۔۔۔۔تابش ہمارے تینوں کے اندر جانے کے پورے دس منٹ بعد تم پوری ٹیم کے ساتھ سامنے سے اٹیک کروگے۔۔۔۔اوکے۔۔۔سالار چہرے پر حد درجہ سنجیدگی طاری کیے سختی سے بولا۔۔۔یس سر۔۔۔۔۔

اور کچھ ہی دیر میں سالار سمیت وہ تینوں بیک سائیڈ کے دروازے سے عمارت کے اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

سامنے ہی دو آدمی ہاتھوں میں گن لیے کھڑے پہرا دے رہے تھے۔۔۔۔سالار نے سلینسر والی گن کی مدد سے اُن دونوں کا نشانہ لیا۔۔۔اور ٹھاہ۔۔ٹھاہ۔۔۔ہادی دائیں جانب موجود کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔جہاں بڑھی تعداد میں لڑکیوں کو باندھ کے رکھا گیا تھا۔۔۔۔وہ

سب ہادی کے ہاتھ میں گن دیکھ ڈر کر چیخنے لگی۔۔۔ ششش۔۔ ریلکس۔۔ آواز مت کرو۔۔۔ ہم آپ سب کو باحفاظت یہاں سے نکالنے آئے ہے۔۔۔۔۔ ہیے کون۔۔ ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو ایک آدمی اندر داخل ہوتے ہوئے چلایا۔۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ آدمی زمین پر ڈھیر ہو چکا تھا۔۔۔ سالار جلدی سے عمارت کے اندرونی حصے کے جانب بڑھا۔۔ اُس کی نظر جیسے ہی سامنے اُٹھی تکلیف اور کرب سے اُسنے زور آنکھیں میچی اور بہت برداشت سے پلر کی اوڑھ میں کھڑا اسہی موقعے کی تلاش کرنے لگا۔۔۔۔ ہاہاہاہا تو پھر کیا خیال ہے لڑکی۔۔۔ بادشاہ اُسکی گال سہلاتا ہوا کمینگی مسکراہٹ سے بولا۔۔۔ سالار نے سامنے کا منظر دیکھ کر غصے کی شدت سے مٹھیاں پھینجی۔۔۔۔ دور کرو مجھ سے اپنے گندے ناپاک ہاتھ گھٹیا انسان دعا اُسے دیکھ کر نفرت سے بولی۔۔۔۔ بہت اکڑ ہے نہ تم میں اب دیکھو میں تمہاری اِس اکڑ کو کیسے نکالتا ہوں۔۔۔۔ بادشاہ دعا کا منہ دبوچے ہوئے

پھنکار۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔ باسط۔۔۔۔ جی۔ جی۔ بوس۔۔۔ اُسکا آدمی جلدی سے آگے آیا۔۔۔ باسط تو پھر کیا خیال ہے تمہارا میجر کی اِس حسین بیوی کے بارے میں۔۔۔ بادشاہ کمینگی کی ہر حد پار کرتے ہوئے خباثت سے بولا۔۔۔۔ دعا اُن کی بات کا مطلب سمجھ کر اندر سے جی جان سے لرزی۔۔۔ سالار نے اُن کی بات پر وحشت سے آنکھیں میچی آنکھیں لال انگارا بنی جیسے آگ برسا رہی ہوں۔۔۔ اُسکا بس چلتا تو سامنے والے کا سینہ گولیوں سے بھون دیتا۔۔۔۔ جی۔۔ جی بوس ہمیں بھی تو موقع ملنا چاہیے۔۔۔ اِتنی خوبصورتی چکھنے کا بادشاہ کا

آدمی ہوس بھری نظروں سے دعا کو دیکھتا ہوا بولا اور اپنے قدم اُسکی جانب بڑھانے لگا۔۔۔نہ۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ پلیز۔۔ مت۔۔ کرو۔۔۔ایسا۔۔۔ چھوڑ دو ۔۔مجھے۔۔ پلیز۔۔۔دور رہو۔۔۔دعا اُسکے اپنی جانب بڑھتے قدم دیکھ کر روتے ہوئے التجا کرنے لگی۔۔۔۔کمینے انسان میں نے کہا مجھ سے دور رہو۔۔۔خان تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گئے۔۔۔۔دعا غصے سے چلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔ہاہاہاہایاہا۔۔۔تمہارا چلانا بے کار ہے بلبل وہ آدمی رک کر بولا اور اپنا ہاتھ دعا کے چہرے کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔۔ٹھاہ۔۔ ٹھاہ ٹھاہ۔۔۔اُس آدمی کے چھونے سے پہلے ہی وہ زمین بوس ہو چکا تھا۔۔۔وہاں کھڑے ہر انسان نے اِس آنے والی ہستی کو دیکھا جہاں میجر سالار خان اپنی وحشت زدہ ہوتی لال انگارا آنکھوں میں دنیا جہاں کا سرد پن سمائے کھڑا تھا۔۔۔اُن سب کو دیکھ کم گھورنے میں زیادہ مصروف تھا۔۔۔۔ہوہہہہ۔۔تو میجر صاحب آ ہی گئے اپنی محبوب بیوی کو بچانے بادشاہ خباثت سے دیکھتا ہوا پھنکارا۔۔۔خان۔۔خان۔۔دعا کے ہونٹ پھڑ پھڑائے۔۔سامنے اپنے محافظ اپنے محرم کو دیکھ کر اُسکی آنکھیں بھیگنا شروع ہو گئی۔۔۔۔

جہاں تم جیسے درندے صفت انسان ہو جو اپنے ہی ملک کو نگلنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہوں۔۔۔وہاں اس ملک کے رکھوالے پہنچ ہی جاتے ہے۔۔۔سالار اُسکی طرف دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔۔بادشاہ تم نے اچھا نہیں کیا بیچ میں میری فیملی کو لا کر۔۔۔اُسکی تمہیں

بہت بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔سالار کے کہنے کے مطابق ٹھیک دس منٹ بعد تابش پوری سکیورٹی فورسز ٹیم کے ساتھ اندر داخل ہوا۔۔۔ہینڈز اپ۔۔۔۔۔سکیورٹی فورسز کی ٹیم اُن کو گھیرتے میں لیتے ہوئے بولی۔۔۔۔سالار جلدی سے بھاگتا ہوا اُسکے پاس پہنچا۔۔۔دعا۔۔۔۔سالار نے کرب سے پکارا اور اُسے اپنے سینے میں بھیجا۔۔۔جیسے ابھی وہ اُسے چھوڑ دیے گا تو وہ اُسکے سامنے سے غائب ہو جائے گی۔۔۔۔سالار کا محفوظ حصار ملتے ہی وہ بکھر گئی اور اُسکے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کے رو دی

۔۔۔خان۔۔۔۔آپ۔۔ٹھیک۔۔۔ہے۔۔نہ۔۔آپ کو کچھ ہوا تو نہیں آپ کو۔۔۔۔دعا اپنے جسم میں اُٹھتے درد کی پروانہ کرتے ہوئے اُسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے فکر مندی سے بولی۔۔۔جی۔۔میری جان۔۔میں۔۔بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔سالار اُسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا بولا۔۔۔آہہہہ۔۔ہاہ۔ہ۔۔ہ

یہ۔۔ک۔یسے۔۔ک۔۔کس۔۔۔نے۔کیا۔۔سالار اُسکا گال نرمی سے چھوتا ہوا۔۔۔جہاں تھپڑ کا نشان چھپا ہوا تھا۔۔۔سختی سے بولا۔۔۔۔

۔۔مجھے پتہ تھا۔۔تم۔۔ضرور آؤ گے۔۔بادشاہ اُسکی طرف دیکھ کر استہزاء ہنس کر بولا۔۔بادشاہ کی بات پر دعا چونکی۔۔۔۔میجر۔سالار۔۔خان۔۔۔تو۔کیا۔۔خان۔ایک۔۔آرمی۔آفیسر ہے۔۔دعا دل میں سوچتے ہوئے بولی۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔میری بیوی کے اوپر ہاتھ اُٹھانے کی کمینے انسان۔۔۔سالار آگے بڑھ کر اُسکا گریبان پکڑتا ہوا دھاڑا۔۔۔۔۔۔تم۔نے۔۔

اچھا نہیں کیا میرے کاموں میں ٹانگ اڑا کر۔۔ تم جیسے سو آئے اور گئے ہے اِس دنیا سے میجر۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔ بادشاہ مکروہنسی ہنستا ہوا بولا۔۔۔ اب تمہاری باری ہے میجر سزا کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔ بادشاہ اُسکی طرف دیکھتا ہوا سختی سے بولا۔۔۔۔ کہ تبھی بادشاہ کے آنکھوں سے اشارہ کرنے پر اُسکے آدمی نے دعا پر فائرز کیا۔۔ ٹھاہ ٹھاہ۔۔ دعاااا۔۔۔ فائرز کی آواز سُن کر۔۔۔ ہادی اندرونی حصے کی طرف بھاگا۔۔۔ سامنے کا خوفناک منظر دیکھ کر اُسے اپنی جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔ ایک۔۔۔۔ گولی دعا کے سینے اور دوسری اُسکی ٹانگ پر آ لگی۔۔۔ آہہہہ۔۔ دعا کے منہ سے زوردار چیخ برآمد ہوئی۔۔۔ دعاااا۔۔۔ سالار چیخا۔۔۔۔۔

اور دیوانہ وار بھاگتا ہوا آگے بڑھ کر اُسے اپنی باہوں میں تھاما۔۔۔ دعا۔۔ دعا۔۔ میری۔۔ جان آنکھیں کھولو۔۔ پلیز آنکھیں کھولو اپنے خان کو تنگ نہ کرو۔۔۔ نہیں تو میں تم سے کبھی بات نہیں کروگا۔۔۔ اُسکے جسم سے مسلسل خون نکلتا دیکھ۔۔۔ سالار اُسکا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے مسلسل جنونی انداز میں بولا رہا تھا۔۔۔۔

لیکن دعا ہوش میں ہوتی تو جواب دیتی۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ میں نے کہا تھا نہ بادشاہ کے کام میں ٹانگ اڑانے والے کے ساتھ بہت بُرا ہوتا ہے۔ اب تمہیں بھی تمہاری بیوی کے پاس پہنچاتے ہیں۔۔۔۔ بادشاہ اُسکی طرف گن کرتے ہوئے کمینگی سے بولا۔۔۔ ٹھاہ۔ کہ تبھی فائر کی آواز آئی۔۔۔۔ بادشاہ کے گولی چلانے سے

پہلے۔۔۔ سلال نے پیچھے سے اُسکے گن والے ہاتھ پر فائر کیا۔۔۔ بہت ہو گیا تمہارا بلی۔۔ چوہے۔۔ کا۔۔ کھیل۔۔ بادشاہ۔۔۔۔ تمہارے سارے۔۔ آدمی۔۔ موت کے آغوش میں جا چکے ہیں۔۔۔ اب تمہاری باری۔۔۔ سلال اُسکی طرف دیکھ کر نفرت سے بولا۔۔۔۔۔۔ تم لوگ بہت بڑی غلطی کر رہے ہو۔۔۔ مجھے پکڑ کے۔۔۔ وہ تم لوگوں کو چھوڑے گا نہیں۔۔۔ بادشاہ اُن چاروں کی طرف دیکھ کر غصے سے پھنکارا۔۔۔

تابش نے آگے بڑھ کر کانپتے ہاتھوں سے دعا کی نبض چک کی۔۔۔۔ سالار بھابھی کی نبض چل رہی۔۔۔ ہم اِسے دیکھتے ہیں تم اور ہادی جلدی سے دعا بھابھی کو ہوسپٹل لے کر جاؤ۔۔۔ تابش فکر مندی سے بولا۔۔۔ ہمممم۔۔ کہتے ساتھ سالار نے دعا کو جلدی سے اپنی باہوں میں اُٹھایا۔۔۔ اور باہر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔ ہادی بھی اُسکے پیچھے بھاگا۔۔۔۔ وہ ریش ڈرائیونگ کر کے کچھ ہی دیر میں ہوسپٹل میں موجود تھے۔۔۔ دعا کو جلدی سے آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا تھا۔۔۔۔ ہوسپٹل میں اندر باہر ہر طرف حفاظت کے لیے سکیورٹی فورسز کے گاڈز موجود تھے۔۔۔ سالار بے حال سا کرسی پر سر جھکائے بیٹھا۔۔۔۔ دعا کی صحت یابی کی مسلسل دعائیں کر رہا تھا۔۔۔ ہادی بھی اُسی کے ساتھ تھا۔۔۔ سالار ہمت رکھ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ ہادی نے اُسے دلاسا دینا چاہا۔۔۔ ہادی اُسکو تو سب ٹھیک کا دلاسا دے رہا تھا۔۔۔ لیکن خود بھی اندر سے بہت ڈرا ہوا تھا۔۔۔ وہ کیسے دیکھ سکتا تھا اپنی لاڈلی بہن کو اس حال

میں۔۔کیسے۔۔ٹھیک ہو جائے۔۔گا۔سب۔اُس۔۔بچاری کو میری وجہ سے اِتنی زیادہ تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔۔۔اُس معصوم کو تو یہ بھی نہیں پتہ کہ اُس کا خان۔۔۔اُسکا محافظ۔۔ایک آرمی آفیسر ہے۔۔اِس ملک کا رکھوالا۔۔۔جس کے ہر قدم پر اُسکی جان لینے والے ہزاروں دشمن کھڑے ہے۔۔۔جس کی زندگی کا کبھی کوئی بھروسہ نہیں۔۔۔سالار دکھ سے بولا۔۔۔

کہ تبھی جنرل وقاص۔۔۔اپنی سکیورٹی ٹیم کے بیچھ۔۔اپنی پوری شان سے چلتے ہوئے ہوسپٹل میں داخل ہوئے۔۔۔

سالار۔۔۔جنرل وقاص نے سالار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے پکارا۔۔۔سالار نے نظریں اُٹھا کر دیکھا۔۔۔تو کسی اپنے کو پاس پا کر وہ خود پر قابو نہ پا سکا۔۔۔اور جنرل وقاص کے گلے لگ گیا۔۔۔انکل میں دعا کو کھونا نہیں چاہتا۔۔۔پلیز اُسے بچا لے۔۔۔اُس میں مجھے اپنی مری ہوئی ماں کی پرچھائی دکھتی ہے۔۔۔سالار نم آنکھوں سے جنرل وقاص کے گلے لگ کر بولا رہا تھا۔۔۔میں دعا سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔۔۔اگر وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی تو میں زندہ نہیں رہ پائوگا۔۔۔۔سالار ہمت رکھو۔۔میرے بچے۔۔۔دعا انشاءاللہ جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔بس تم اپنی ہمت بنائے رکھو میرے بچے۔۔۔جنرل وقاص نے اُسے دلاسا دیتے ہوئے بولے۔۔۔سالار مجھے معاف کر دو میرے بچے۔۔۔میں تمہاری ماں کو نہیں بچا پایا۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔جنرل وقاص اُسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے نم آنکھوں سے

بولے۔۔۔۔نہ۔۔ نہیں۔۔انکل۔۔ پلیز یہ سب کیا۔۔ کر رہے۔۔ہے۔۔۔ میں۔۔نے آپ۔۔ کو۔۔ کب۔کا۔۔ معاف۔۔ کر دیا۔۔۔بس۔۔ تھوڑی ناراضگی تھی۔۔۔ سالار نے جلدی سے اُن کے ہاتھ تھام کر بوسہ لیا۔۔۔

کہ تبھی ڈاکٹر باہر نکلی۔۔ڈاکٹر میری وائف۔۔۔ سالار نے بند ہوتے دل سے پوچھا۔۔۔دیکھیے سر اُن کی حالت بہت کریٹیکل ہے۔۔۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ڈاکٹر جلدی سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔ سالار کتنی ہی دیر وہاں کھڑا رہا۔۔۔۔کہ تبھی مغرب کی اذان کی صدا بلند ہوئی۔۔۔۔وہ کچھ سوچتا ہوا ہوسپٹل سے باہر نکل گیا۔۔۔۔ سالار نے وضو کیا اور ہوسپٹل کے باہر بنی مسجد کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔ مغرب کی نماز ادا کر کے اُسنے دعا کیے لیے ہاتھ اُٹھائے۔۔۔ یااللہ تو رحیم و کریم ہے تو ہی سارے جہانوں کا مالک ہے۔۔۔ تیرے ایک اِشارے سے کیا سے کیا نہیں ہو سکتا۔۔۔ یااللہ اُسے ٹھیک کر دیے۔۔۔تو نے ہی اُسے مجھے عطا کیا ہے۔۔۔اب اُسے مجھ سے دور مت کر میں اُسکے بغیر زندہ نہیں رہ پائوں گا۔۔۔۔وہ مسلسل سجدے میں گرا اپنے رب کے حضور رہ رہ کر اُسکی زندگی کی سلامتی مانگ رہا تھا۔۔۔آس پاس سب نمازی اِس خوبرو نوجوان کو رہ کر اپنے رب سے گڑگڑا کر مانگتے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔کہ تبھی اُسکا فون بجا۔۔۔اُسنے جیب سے موبائل نکال کر دیکھا تو ہادی کی کال تھی۔۔۔اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر فون یس کیا۔۔۔ ہیلو۔۔۔ سالار کہاں ہو۔۔۔ کیوں خیریت۔۔۔ہاں وہ ڈاکٹر تمہارا پوچھ رہی ہے۔۔۔ ہمیں تو کچھ بتا نہیں رہی ہے۔۔۔ پلیز تم جلدی آجاؤ۔۔۔ہادی پریشانی سے

بولا۔۔۔ ہمم۔۔ میں بس پانچ منٹ میں آتا ہوں۔۔۔ کہ کر اُسنے فون بند کر دیے اور ہو سپٹل کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔ کچھ ہی دیر میں سالار ڈاکٹر کے سامنے موجود تھا۔۔۔ ڈاکٹر کیسی ہے میری وائف۔۔ سالار نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔ میجر سالار۔۔۔ کیا آپ کی وائف کو پہلے سے کوئی مثلا تھا۔۔۔ ڈاکٹر نے سوال کیا۔۔۔ جی۔ ڈاکٹر۔۔ اُن۔۔ کا۔۔ ایک۔۔ پاوں۔۔ تھوڑا ساڈس ایبل تھا۔۔۔ کیا۔۔ ہوا۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ دعا ٹھیک ہے نہ۔۔۔ سالار نے خود پر ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔ جی جی۔۔ وہ۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اللہ کے کرم سے آپریشن کامیاب ہوا۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔۔۔ اور آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔ کس ی۔۔ لیے۔۔۔ سب نے سوالیہ نظروں سے ڈاکٹر کی جانب دیکھا۔۔۔ آپ کی وائف کو اُسی ٹانگ پر گولی لگی تھی۔۔۔ ہم نے اُن کے آپریشن کے دوران اُن کے پاؤں کو خون سپلائی کرنے والی وینز آپس میں جوڑی ہوئی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اُن کے پاؤں تک خون ٹھیک سے سپلائی نہیں ہوتا تھا۔۔۔ ہم نے اُس کا بھی آپریشن کر دیا ہے۔۔۔ اب وہ ماشاءاللہ سے ایک نارمل انسان کی طرح چل پھر سکتی ہے۔۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔۔۔ ڈاکٹر کی بات سُن کر اُن سب کے چہروں پر خوشی جھلکنے لگی۔۔۔ شکریہ ڈاکٹر۔۔ سالار نے مسکرا کر ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا۔۔۔ ڈاکٹر کیا میں مل سکتا ہو اُن سے سالار نے جلد بازی سے پوچھا۔۔۔ جی۔۔ بس۔۔ ہم اُنہیں دوسرے روم میں شفٹ کر دیے پھر آپ اُن سے مل سکتے ہیں۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨

سالار نے سلال اور تابش کو فون کر کے کہ سب کچھ بتایا۔۔۔وہ بھی یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئے۔۔۔اُن سے بات کر کے سالار نے اپنے رب کے حضور شکرانے کے نوافل ادا کیے۔۔۔۔کچھ ہی دیر میں دعا کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔سب سے پہلے سالار اندر گیا۔۔۔سالار کو دیکھ کر دعا کی آنکھیں بھیگنے لگی۔۔۔نہیں۔۔میری۔۔جان۔۔رونا۔۔نہیں۔۔سالار نے آگے بڑھ کر اُس کے آنسوں صاف کیے۔۔۔باری باری اُسکی آنکھوں پر اپنے لب رکھ کر اُس کے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیا۔۔۔سالار کے سکون بھرا لمس پا کر اُسنے سکون سے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں جنرل وقاص اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔بیٹا اب کیسی طبعیت ہے آپ کی۔۔۔جنرل وقاص نے اُسکے پاس بیٹھتے ہوئے پیار سے پوچھا۔۔۔جی۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔دعا نے مختصر جواب دے کر سوالیہ نظروں سے سالار کو دیکھا۔۔۔بیٹا جی میں جنرل وقاص ہوں۔۔۔سالار کا سینئر ہونے کے ساتھ ساتھ اُسکا انکل بھی ہوں۔۔۔سالار کے بولنے سے پہلے جنرل وقاص نے جواب دیا۔۔۔بیٹا جی لیٹی رہو۔۔۔دعا کو اُٹھتے دیکھ جنرل وقاص محبت سے بولے۔۔۔۔سچ میں سالار تم ٹھیک بول رہے تھے۔۔۔دعا میں مدیحہ آپا کی پرچھائی نظر آتی ہے۔۔۔وہ بھی بلکل دعا کی طرح تھی۔۔۔جنرل وقاص نم آنکھوں سے بولے۔۔۔پھر کچھ دیر وہاں بیٹھ کر دعا سے ملکر وہ جا چکے تھے۔۔۔گھر پر سب کو بتا دیا تھا۔۔۔سب اِس وقت دعا کے پاس ہوسپٹل میں موجود تھے۔۔۔سالار نے سب کو منہ کیا تھا۔۔۔۔دعا کو اُسکے ٹھیک ہونے کا

ابھی پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔۔بعد میں اُسے سرپرائز دیے گئے۔۔۔دعا کے پاس سب لوگوں کو دیکھ کر وہ بے فکر ہو کر ہوسپٹل سے نکل گیا۔۔۔

ہر طرف رات کا کالا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔آسمان میں چاند اور تارے اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہے تھے۔۔۔سالار ہوسپٹل سے سیدھا بیسمنٹ آیا تھا۔۔۔جہاں بادشاہ کو رکھا گیا تھا۔۔۔۔سلال۔۔شایان سمیت سب آفیسرز وہاں موجود تھے۔۔۔کچھ ہی دیر میں سالار اپنے خطرناک تیور لیے بادشاہ کے سامنے موجود تھا۔۔۔سالار کو دیکھ کر بادشاہ پھر سے گلا پھاڑ کر چلانے لگا۔۔۔

کمینے انسان چھوڑ مجھے۔۔پھر بتاتا۔۔ہو۔۔تمہیں۔۔۔تم۔۔نے ک۔کسی سے پنگا لیا ہے۔۔۔بادشاہ کرسی سے باندھے اپنے ہاتھوں کو چھڑاتے ہوئے پھنکارا کر بولا۔۔۔

اِتنی مشکل سے تو ہاتھ آئے ہو۔۔۔اب خاطر داری کے بغیر ایسے کیسے جانے دیے۔۔۔تابش اُسے جلانے والے انداز میں بولا۔۔۔اب شرافت سے اپنے پاٹنر کا نام بک دو۔۔۔جو تمہارا ساتھ اِن گھنونے گھٹیا کاموں میں تمہارے ساتھ ملوث ہے۔۔سالار نرم لہجے میں بولا لیکن آنکھوں میں واضح وارننگ تھی۔۔۔نہیں بتاتا کیا۔۔کر۔۔لے۔۔گا۔۔جو اُکھاڑنا ہے اُکھاڑ لو شوق سے بادشاہ آرام سے بولا۔۔۔اب یہ تو گیا کام سے تابش سلال کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔۔سالار قدم قدم چلتا ہوا میز کے پاس آیا اور پلاس اُٹھاتا ہوا۔۔۔نرم لہجے میں گویا

ہوا۔۔۔اوکے جیسی تمہاری مرضی۔۔۔تابش نے سالار کے ہاتھ میں پلاس دیکھ کر جھرجھری لی۔۔۔م۔یں۔اک۔یلا۔ہی۔ہوں۔۔۔ ممیرا۔کوئی۔ی۔پا۔ٹنر نہیں ہے۔۔۔بادشاہ سالار کے ہاتھ میں پلاس دیکھ بے مشکل خود پر قابو پاتے ہوئے اٹک کر بولا۔۔۔میں آخری بار بول رہا ہوں۔۔۔جلدی سے اُسکا نام بتاؤ۔۔۔سالار نے اِس بار سنجیدگی سے کہا۔۔۔ تمہیں ایک بار کہا ہے۔۔۔کہ میرا کوئی بھی ساتھی نہیں ہے۔۔۔بادشاہ چڑ کر بولا۔۔۔ہاتھ میں پلاس پکڑے۔۔۔سالار قدم قدم چلتا ہوا۔۔۔اُسکے پاس آیا۔۔۔بادشاہ سالار کے ہاتھ میں پلاس دیکھ کر خوفزدہ ہوا۔۔۔کچھ ہی دیر میں بیسمنٹ بادشاہ کی خوفزدہ چیخوں سے گونج اُٹھا۔۔۔۔م۔میں۔۔۔ب۔بتاتا۔۔ہوں۔۔۔۔بادشاہ درد کے مارے کہراتا ہوا جلدی سے بولا۔۔۔۔۔

ہ۔ہمارا۔کو۔ئی۔ارا۔دہ نہی۔ں۔تھا۔۔۔تم۔ہاری۔بیو۔ی کو ک۔ڈنیپ کرنے کا۔۔یہ۔۔سب اُسی نے ہم سے کروایا ہے۔۔۔سالار سمیت بادشاہ کی بات پر اُن دونوں کو جھٹکا لگا۔۔۔صاف صاف بکو کیا بولنا چاہتے ہو۔۔۔سالار بیزاری سے بولا۔۔۔ہم۔۔آج۔۔رات۔۔کو۔ب۔باہر کے۔ممالک میں لڑکیاں سپلائی کرنی تھی۔۔۔اُن میں سے ایک لڑکی نے۔۔۔پھندا لگا کر خودکشی کرلی۔۔۔ہہ۔۔ماری۔۔ڈیل۔۔دس۔۔لڑکیوں کی ہوئی تھی۔۔۔اِس لیے اُس نے تمم۔تمہاری بی۔بیوی کی تصویر دیکھائی۔۔تمہاری بیوی اُن سب لڑکیوں میں سب سے زیادہ

حسین تھی۔۔۔اُس کے ہماری اوقات سے بھی زیادہ ہمیں پیسے ملنے تھے۔۔۔ بادشاہ درد برداشت کرتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔اُسکی بات پر اُن تینوں کا خون کھولا۔۔۔

ہم نے بھی حامی بھر دی۔۔۔ جھوٹ بول دیا کہ تمہارا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور تم نے اُنہیں بھیجا ہے۔۔۔اور میرے آدمی اُسے باآسانی میرے پاس لے آئے۔۔۔

قسم سے دیکھنے میں تو لاجواب ہے۔۔۔ تم نہ آتے نہ تو اب تک میں چھک چکا ہوتا۔۔۔ بادشاہ درد میں مبتلا ہونے کے باوجود خباثت سے بولا۔۔۔۔بکواس بند۔۔ کر کمینے۔۔۔دوبارہ میری بیوی کا نام بھی اپنی گندی زبان سے لیا نہ تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔سالار غصے کی شدت سے اُسکا دوسرے ہاتھ کا ناخن اُکھاڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔آہ۔۔ہ۔۔ہ۔۔ہ۔۔ایک بار پھر بادشاہ کی دلخراش چیخ نکلی۔۔۔اب جلدی سے نام بتا نہیں تو اب تم سیدھا جہنم میں جاؤ گئے۔۔۔سالار وحشت زدہ آنکھیں گاڑے ہوئے بولا۔۔

بب۔۔بتا۔تا۔۔۔ہو۔۔ں۔۔پل۔پلیز۔۔مجھے۔۔ چھوڑ دو۔۔۔ بادشاہ درد برداشت کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اُ۔س۔۔ک۔کک۔کا۔۔نا۔م۔۔۔۔۔۔ہے۔۔نام سن۔کر۔۔سالار سمیت اُن دونوں کو بھی زوردار جھٹکا لگا۔۔۔سالار کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔۔۔

سالار ساکت نظروں سے بادشاہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اُس واقعے کو گزرے دو ہفتے سے اُوپر ہو گیا تھا۔۔۔ سالار نے اِن گزرے دو ہفتے میں دعا کو پلکوں پہ بٹا کر رکھا تھا۔۔۔ سلال اور تابش شرارت سے اُسے جورو کا غلام بھی کہتے تھے۔۔۔

لیکن سالار بھی اُن کی بات کسی خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ ہر روز سب آتے تھے باری باری دعا سے ملنے۔۔۔۔ دعا ابھی چل نہیں سکتی تھی اِس لیے اُسکو ابھی اپنے ٹھیک ہونے کے بارے میں پتہ نہیں تھا۔۔۔

آج دعا کی پٹی کُھلنی تھی۔۔۔ دعا کے ساتھ سالار گیا ہوا تھا ہوسپٹل۔۔۔۔

دعا پریشانی سے گھبرا رہی تھی۔۔۔ اور سالار اُسکے پاس بیٹھا اُسے دیکھے بس مسکرائے جا رہا تھا۔۔۔۔ دعا کو اِس وقت سالار کی مسکراہٹ زہر لگی۔۔۔ خان اپنے بتیس دانتوں کی بار بار نمائش کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ دعا آخر کار چڑ کر بولی۔۔۔ میری یہاں ڈر اور گھبراہٹ کی وجہ حالت بری ہو رہی ہے اور آپ بیٹھے ہنس رہے ہے۔۔۔ دعا بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

اچھاااا۔ اچھا۔ سوری میری جان اب نہیں کرتا رونا نہیں۔۔ سالار نے اُسے بچوں کی پچکارا۔۔۔ کہ تبھی ڈاکٹر روم میں داخل ہوئی۔۔۔ ہیلو۔۔ مسٹر۔۔ اینڈ۔۔ مسز سالار۔۔۔ ڈاکٹر مسکرا کر بولی۔۔۔ ہیلو ڈاکٹر۔۔۔ پھر کچھ ہی دیر میں دعا کی اسٹیچز کھولے گئے۔۔۔۔ ہو گیا۔۔ مسٹر سالار ابھی کچھ دن اور زیادہ آرام کرے گی تو مکمل طور پر ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ اب آپ اِنہیں گھر لے جا سکتے ہیں۔۔۔ شکریہ ڈاکٹر۔۔ سالار نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔ ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

چلے مسز۔۔۔ سالار شرارت سے بولا۔۔۔اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے بیڈ سے کھڑا ہونے میں مدد دی۔۔۔ دعا جیسے ہی دو قدم چلی۔۔۔اُسے اپنے اندر کچھ تبدیلی سے لگی۔۔۔ پھر سر جھٹک کر دوبارہ چلنے لگی۔۔۔ سالار اُس کے چہرے پر چھائے ایکسپریشن سے محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔ دعا جیسے ہی دو تین قدم اور چلی۔۔۔اُسے زوردار جھٹکا لگا۔۔۔۔ بے یقینی سے وہ کبھی اپنے پاؤں اور کبھی سالار کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو مسکرا کر اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

خاا۔ن۔۔ مم۔۔ میں۔۔۔ٹٹ۔۔ ٹھیک۔۔ہہ۔۔ ہو گئی۔۔یہ۔کہ۔۔کیسے۔۔۔ دعا آنسوؤں سے بھری آنکھیں اُسکی طرف گھماتے ہوئے اٹک اٹک کر بولی۔۔۔۔اور اُسکے سینے لگی زور قطار رو دی۔۔۔۔ ششششش۔۔۔۔۔۔۔۔ میری جان رونا بند کرو۔۔۔ اللہ پاک نے میری جان کو اُسکے اِتنے سالوں کے صبر کا پھل دیا ہے۔۔۔اور تم ایسے رو کر اپنے رب کی ناشکری کر رہی ہوں۔۔۔ ویری بیڈ۔۔۔ سالار مصنوعی ناراضگی سے

بولا۔۔۔۔ مم۔۔میں۔۔ت۔۔تو۔۔ نہیں۔۔رہ۔۔رہی۔۔۔ دعا جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتے بولی۔۔۔۔ تو پھر یہ کیا

ہیں۔۔۔۔یہ۔۔یہ۔تو۔۔خو۔د۔۔ہی۔۔ نکل۔۔رہے۔۔ہیں۔۔۔ دعا معصومیت سے سوں سوں کرتے بولی۔۔۔ سالار کو اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔اُس نے آگے بڑھ کر اُسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔ میں آپ سے بات نہیں کر رہی۔۔۔ دعا کچھ یاد آنے پر جلدی سے بولی۔۔۔ ہیے۔۔ کیوں۔۔ بھائی۔۔اب ایسا کیا کر دیا میں

جو۔میری۔۔جان۔ناراض۔۔ہوگئی۔ہے۔۔سالار حیرانگی سے اُسکی چھوٹی سی ناک دباتے ہوئے بولا۔۔۔آپ کو پتہ تھانہ یہ سب ؟۔۔۔ہاں۔۔میری چھوٹی سی جان تمہارے علاؤ گھر میں سب کو پتہ ہے۔۔۔سالار اُسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے شرارت سے بولا۔۔۔

میں بھی اب کسی سے بات نہیں کرو گی سب نے مجھ سے چھپایا دعا نروٹھے پن سے بولی۔۔۔کہ تبھی سالار کے فون پر میسج ٹن بھیجی۔۔۔اِسنے فون نکال کر میسج دیکھا اور جلدی سے دعا کا ہاتھ پکڑے ہوسپٹل سے نکل گیا۔۔۔

وہ دونوں جیسے ہی فلیٹ پر آئے ہر طرف کالا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔تم یہاں پر روکو میں لائٹ اون کرتا ہوں۔۔۔سالار کہتے ہی سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ون۔۔ٹو۔۔تیری۔۔۔ سب یک زبان ہو کر بولے۔۔۔دعا تو سب کو ایک جگہ پر ایسے congratulations ساتھ دیکھ کر ہی ساکت ہوگئی۔۔۔ہوش میں آتے ہی اُسنے بے یقینی سے سب کو دیکھا۔۔۔پورا گھر وائٹ اینڈ پنک غباروں سے سجایا ہوا تھا۔۔۔زمین پر بھی ہر طرف رنگ برنگے غبارے پھیلے ہوئے تھے۔۔۔جن کے درمیان ایک گول میز پر چوکلیٹ کیک رکھا ہوا تھا۔۔۔دعا نم آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔حماد صاحب اُسکی طرف بڑھے

۔۔۔بابا۔۔۔

دعا نے نم آنکھوں سے مسکرا کر پکارا۔۔۔ ہمم۔۔۔ رونا نہیں۔۔ حماد صاحب اُسکا ماتھا چومتے ہوئے بولے۔۔۔ پھر باری باری وہ سب سے ملی۔۔۔ سب نے اُسے زندگی میں ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی۔۔۔ اچھاااا اب یہ رونا دھونا چھوڑو۔۔۔ تابش اُن کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔ کیوں تمہاری رخصتی پر روئے ایشل چبا کر بولی۔۔۔ تو سب ہی مسکرا دیے۔۔۔ یار میں صرف یہ کہ رہا تھا۔۔ کہ۔ کیک کٹ کر رہے۔۔۔ ہاں۔۔ ہاں۔۔ چلو۔۔۔۔

پھر سالار اور دعا نے ملکر ایک ساتھ کیک کٹ کیا۔۔۔ پھر دونوں نے باری باری سب کو اپنے ہاتھوں سے کھلایا۔۔۔ بہت ہی خوشگوار ماحول میں دن کا اختتام ہوا۔۔۔ شام کو سب باری باری دعا سے ملکر جا چکے تھے۔۔۔۔ ایمان بھی زبردستی حوریہ کو اپنے ساتھ ملک ہاؤس لے گئی۔۔۔۔

سالار بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔۔۔ جب اُسکا فون رنگ ہوا۔۔۔ اُسنے فون اُٹھا کر نمبر دیکھا۔۔۔ نمبر دیکھ کر اُس نے ایک لمبی سانس لی۔ اور فون لے کر بالکنی میں چلا گیا۔۔۔۔ دعا واشروم میں تھی۔۔۔

ہیلو اسلام علیکم۔۔۔۔ واعلیکم سلام۔۔۔ کیسے ہو۔۔۔ ہمم ٹھیک ہو۔۔۔ دعا بچی کیسی ہے۔۔۔ جی وہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔۔ ہمم

سالار۔۔ کچھ دیر بعد فون کے ائیر سپیکر سے آواز اُبھری۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ اب کیا کرنے کا ارادہ ہے دوسری طرف سے سوال کیا گیا۔۔۔۔

اریسٹ۔۔۔بغیر کسی جذبات کے یک لفظی جواب دیا۔۔۔تو کیا تم اپنے ہی۔۔۔۔ملک کی خاطر ایک سپاہی اپنی جان دینے سے پیچھے نہیں ہٹتا انکل۔۔۔تو میں کیسے پیچھے ہٹ سکتا ہو یہ سوچ کر کے میرے وطن کی بہو بیٹیوں کی عزت بیچنے والا کوئی اور نہیں میرا سگا باپ ہے۔۔۔سالار تکلیف اور وحشت سے سختی سے آنکھیں بند کرتا ہوا بولا۔۔۔۔اب بہت جلد اُن کو اپنے کرموں کا حساب دینا ہو گا۔۔۔سالار ایک عظم سے بولا۔۔۔۔

آئی ایم پراؤڈ اوف یو مائی سن۔۔۔جنرل وقاص محبت سے چور لہجے میں بولے۔۔مجھے تم سے یہی اُمید تھی۔۔۔پھر ایک دو باتوں کے بعد رکھ دیا گیا۔۔۔۔سالار کتنی ہی دیر بالکنی میں کھڑا آسمان میں چمکتے چاند کو دیکھتا رہا۔۔۔پھر واپس کمرے کا رُک کیا۔۔۔

دعا فریش ہو کر شیشے کے سامنے کھڑی اپنے لمبے بال سلجھا رہی تھی۔۔۔وہ قدم قدم چلتا ہوا اُسکے پاس آیا اور اُسکے پیچھے کھڑا اُسکے لمبے بالوں سے اُٹھتی خوشبو محسوس کیے۔۔اُن میں منہ چھپانے لگا۔۔۔سالار کی اِتنی قربت سے دعا کا ننھا سا دل کانپنے لگا۔۔اُسکے ہاتھ سے برش چھوڑ کر زمین پر گرا۔۔خاا۔ن۔۔کہ۔۔یا۔۔۔کیا۔۔

کہ۔۔ابھی اُسکے الفاظ منہ میں ہی تھے۔۔۔سالار اُسے کوئی بھی موقع دیے بغیر گھما کر اُس کا رُک اپنی طرف کیے۔۔۔اُسکے گلابی لبوں پر جھک گیا۔۔۔دعا تو اِس اچانک افتادہ پر بوکھلا گئی۔۔۔سالار نے لبوں سے گلے تک کا سفر سیکنڈ میں طہ

کیا۔۔۔خا۔۔خان۔۔نہی۔۔نہیں۔۔کر۔۔کرئے۔۔پلیز۔۔۔وہ اٹک کر بے مشکل بولی۔۔۔

ششش۔۔۔دعا اب تمہارے منہ سے کوئی آواز نہ نکلے۔۔۔نہیں تو تم میری اِس سے بھی زیادہ جنونی شدت جھیل نہیں پائو گی۔۔۔میری ننھی سی جان۔۔۔اُسکی کان کی لو دانتوں سے کاٹتا ہوا بولا۔۔۔اور اُسے بازوں میں بھرے بیڈ لایا۔۔۔نرمی سے اُسے بیڈ پر لٹا کر اپنی شرٹ اُتار کر اُسنے سائیڈ پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر سائیڈ لیمپ اوف کیے۔۔۔ایک بار پھر اُسکے لبوں پر جھک کر اپنی اِتنے دنوں کی پیاس مٹانے لگا۔۔۔رات گزرنے کے ساتھ ساتھ سالار کی شدتوں میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔۔۔

جس سے اُس معصوم کے اوسطا خطا ہونے لگے۔۔۔۔دعا نے بھی مزمت ترک کر کے اپنے آپ اُس کے حوالے کیے آنکھوں موند گئی۔۔۔۔دل سے اُسنے کتنی ہی بار اپنے رب کا شکر ادا کیا۔۔کہ اُس نے اُسے سالار جیسا محبت کرنے والا اُسکی ہر قدم پر حفاظت کرنے والے شوہر سے نوازا۔۔۔۔

چاند بھی اُن کے اِتنے خوبصورت ملن ہر شرما کر بادلوں کی اُوڑھ میں چھپ گیا۔۔۔۔

اگلے دن دعا کی آنکھ فون کے مسلسل بجنے کی آواز سے کھلی۔۔۔۔دعا نے کسمسا کر آنکھیں کھولی۔۔۔سامنے سالار کسی معصوم بچے کی طرح شرٹ کے بغیر سو رہا تھا۔۔سارے بال پیشانی

پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔دعا نے مسکرا کر اپنے ہاتھوں سے اُسکے بال پیچھے کیے اُسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔۔۔اور اُسے کندھے سے پکڑے اُٹھانے لگی۔۔۔خاان۔۔خان۔۔۔اُٹھے آپ کی دوسری بیوی آپ کو کب سے بلا رہی ہیں۔۔۔دعا کے نروٹھے پن سے دوسری بیوی کہنے پر سالار نے پٹ سے آنکھیں کھولی۔۔۔دوسری بیوی کون۔ہیے یہ

کب۔کیسے۔۔کہاں۔۔۔سے۔آئی۔سالار نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔دعا نے اُسکے سامنے فون کیا جہاں سلال کی کال آرہی تھی۔۔۔دعا کی بات سمجھ آتے ہی سالار کا کمرے میں قہقہہ گونجا۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔میری جان اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔سالار اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اُسے اپنے نزدیک کرتے اُس کے چہرے پر جابجا اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔ایسی ہی بات ہے۔۔۔مجھ سے زیادہ تو آپ اپنی اِن دوسری بیویوں کے پاس رہتے ہیں۔۔۔پیچھے ہٹے کیا آپ پر ہر وقت رومانس کا بھوت سوار رہتا ہے۔۔۔دعا اُسے پیچھے ہٹاتے ہوئے بولی۔۔۔فون سن لے کہی کوئی ضروری کام نہ ہو میں فریش ہو کر آتی ہو۔۔۔دعا اُسکے پاس سے اُٹھتی الماری سے اپنے کپڑے لے کر واشروم میں گھس گئی۔۔۔۔۔

سالار بھی سر کجا کر مسکراتا ہوا فون اُٹھا کر بالکنی کی جانب بڑھ گیا۔۔

فون جیسے ہی یس کیا گیا سامنے سے گڈ مارننگ کہا گیا۔۔۔

کیسے ہو جناب۔۔۔ہم الحمد للہ ٹھیک۔۔۔سالار نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔خیریت آج صبح صبح اِتنا مسکرایا جا رہا ہے۔۔

سلال شرارت سے بولا۔۔۔ہاہاہاہا کیا بتاؤ تمہاری دعا بھی تم لوگوں کو میری دوسری تیسری بیویاں بول رہی ہے۔۔۔ کہتی ہے ہر وقت مجھ سے زیادہ تو اپنی اُن دوسری تیسری بیویوں کے پاس رہتے ہو۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔بدلے میں سلال بھی مسکرا دیا۔۔۔۔

سالار۔۔۔ سلال نے سنجیدگی سے اُسے پکارا۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔اب آگے کیا کرنا کا ارادہ ہے۔۔۔ سلال سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔اریسٹ۔۔۔یک لفظی جواب آیا۔۔۔۔ایک گھنٹے میں نکلے گئے حویلی کے لیے۔۔۔فورس تیار کرو۔۔۔۔وطن کے آگے کچھ بھی نہیں۔۔۔ فیملی بھی نہیں۔۔۔کہتے ساتھ اُس نے فون رکھ دیا۔۔۔اور ایک سرد سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔۔

جب تک وہ کمرے میں آیا دعا شاور لے چکی تھی۔۔۔میں فریش ہو کر آتا ہو تب تک آپ ناشتہ لگائے۔۔۔سالار ایک نظر اُسے کہتا واشروم میں گھس گیا۔۔۔۔

پندرہ منٹ بعد سالار واشروم سے نکلا۔۔۔شیشے کے سامنے کھڑا بالوں میں کنگھی کرنے لگا۔۔۔ایک نظر شیشے سے اپنے اُوپر ڈالی۔۔۔پاک آرمی کی یونیفارم پہنے۔۔۔۔سر پر آرمی کیپ لیے۔۔۔

سبز آنکھوں میں سرد پن سموئے۔۔۔ہلکی پر کشش بیرڈ۔۔۔

وہ اِنتہائی دلکش اور ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔بیڈ سے اپنا فون اُٹھائے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔جہاں دعا ڈائنگ ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھی۔۔۔اُسکی نظریں جیسے ہی سامنے اُٹھی۔۔۔وہی ساکت رہ گئی۔۔۔۔کہی پل وہ اُسے ایسے ہی یک ٹک دیکھی گئی۔۔۔۔لگتا ہے

آج میں کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا ہو سالار ایک آنکھ ونگ کرتا شرارت سے بولا۔۔۔دعا نے اُسکی بات پر گھبرا کر نظریں جھکالی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اُن دونوں نے ساتھ مل کر ناشتہ کیا۔۔۔۔

ناشتے کے بعد سالار اُسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اُسکی طرف دیکھ کر بولنا شروع ہوا۔۔۔۔دعاااا۔۔۔۔جی۔۔۔آج میں ایک بہت اہم مشن پر جارہا ہوں۔۔۔کوئی پتہ نہیں واپس آؤ بھی یہ نہیں۔خاان۔۔دعا اُسکی بات پر تڑپ گئی۔۔۔دعا کیجیے گا کہ میں اِس امتحان میں کامیاب ہو کر آو۔۔۔اُسے زور قطار روتا دیکھ اُسنے اور کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا اور اُسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔اور ایک نظر اُس پر ڈالے باہر نکل گیا۔۔۔۔پیچھے روتے ہوئے وہ اپنے رب سے اپنے محرم کی سلامتی کی دعائیں کرنے لگی۔۔۔۔

داجی ڈارئنگ روم میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔۔۔جب سے سالار حویلی چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔تب سے وہ کافی مرجھا گئے تھے۔۔۔ہر وقت سالار کو یاد کرتے رہتے تھے۔۔۔اُن کی حالت دیکھ کر وہ اب کہی سے بھی پہلے والے سردار جہان سکندر خان نہیں لگتے تھے۔۔۔۔جب اچانک پاک آرمی کی یونیفارم میں ملبوس سیکورٹی فورسز کی ٹیم حویلی کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔داجی اچانک آرمی کے جوانوں کو اپنی حویلی میں دیکھ کر چونکے۔۔۔تم لوگ کس کی

اجازت سے حویلی کے اندر داخل ہوئے ہو۔۔۔داجی غصے اور سختی سے بولے۔۔۔۔شور سُن کر سب گھر والے ڈرائنگ روم میں اکٹھے ہوئے حیرانگی سے سب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

میری اجازت سے۔۔۔۔داجی سمیت سب نے آواز کی سمت نظریں گھمائی۔۔۔جہاں۔۔۔میجر سالار خان آرمی یونیفارم میں ملبوس آنکھوں پر بلیک گوگلز لگائے۔۔۔سر پر آرمی کیپ پہنے اپنی تمام تر وجاہت سے چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔سلال اور تابش بھی اُسی کے پیچھے تھے۔۔۔۔۔داجی بی جان سمیت سب ساکت نظروں سے سامنے کھڑے شخص کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔۔۔

اپنے داجی کی ایسی حالت دیکھ کر ایک پل کو سالار کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔۔لیکن پھر اپنے آپ کو مضبوط کیے وہ اُن سے نظریں چرا کر کھڑا رہا۔۔۔س۔سالا۔۔ر۔۔۔داجی کے لب پھڑپھڑائے

۔۔۔۔

جی نہیں۔۔۔آپ کے سامنے اِس وقت آپ کا پوتا سالار خان نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔اِس ملک کا اِس ملک کی ہر ماں۔بہن۔بیٹی کی عزت کا رکھوالا میجر سالار خان کھڑا ہے۔۔۔سالار نے اُن کے سروں پر دھماکہ کیا۔۔۔۔

لل۔۔لیکن۔۔سالار۔۔یہاں۔۔حویلی۔۔میں۔۔ایسے پوری فورس کے ساتھ تم شہریار خان نے سوال کیا۔۔۔ایک مجرم کو گرفتار کرنے آئے ہے۔۔۔سالار کی جگہ سلال نے جواب دیا

۔۔۔۔

مجرم۔۔سب ایک دوسرے کی طرف دیکھ حیرانگی سے بولے۔۔۔۔

کک۔۔کون۔۔۔ہے کی۔۔کیوں نیچے اِتنا شور مچایا ہوا۔۔۔ہے۔۔چین سے سونے بھی نہیں دیتے۔۔۔دارم خان اپنی ہی دھن میں بولتا ہوا نیچے آرہا تھا۔۔۔کہ سامنے آرمی کے اِتنے سارے اہلکاروں کو دیکھ کر ٹھٹکا۔۔۔۔میجر سلال اریسٹ ہر۔۔۔۔سالار دارم خان کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے سختی سے بولا۔۔۔یس سر۔۔۔سلال سالار کی بات پر عمل کرتا ہوا اُسکی جانب بڑھا۔۔۔یو آر انڈر اریسٹ مسٹر دارم خان۔۔۔سلال دارم خان کو ہتکڑی لگاتا ہوا بولا۔۔۔۔مم۔۔۔مجھے۔۔کک۔۔کیوں۔۔۔اریسٹ۔کر رہے۔۔ہو۔۔دارم خان ہوش میں آتا ہوئے چلایا۔۔۔دارم خان کے چلانے پر سب ہوش میں آئے۔۔۔۔سالار یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔کس جرم میں تم اپنے ہی باپ کو اریسٹ کر رہے ہوں۔۔۔داجی غصے سے تلملاتے ہوئے بولے۔۔۔یہ درندا صفت انسان میرا باپ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔سالار بھی اُن سے زیادہ غصے اور نفرت سے دھاڑا۔۔۔۔آنکھیں آگ برسانے کو تیار تھی۔۔۔۔

کہ وہاں کھڑا ہر انسان اُسکی دھاڑ اُسن کر سہم گیا۔۔۔۔

آپ کا لاڈلا بیٹا ایک گینگسٹر ہے۔۔۔۔دوسرے گینگسٹر کے ساتھ ملکر کالج سے لڑکیاں اُٹھوا کر باہر کے ممالک میں سپلائی کرواتا ہے یہی نہیں لڑکیوں کے ساتھ ساتھ ڈرگز کا بھی اچھا خاصا کاروبار چلاتے ہیں۔۔۔۔

سالار نے سب کے سامنے دارم خان کا کالا چٹا کھول کے رکھ دیا۔۔۔ جیسے سن کر کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلنے کے قابل نہیں بچا۔۔۔

داجی تو حیران کن نظروں سے کبھی دارم خان کو کبھی سالار کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

باباجان یہ۔۔ س۔۔ سب۔۔ جھوٹ۔۔ ہے۔۔۔ میں۔۔ نے ایسا۔۔ کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔ یہ۔۔ سب۔۔ مجھ ہر جھوٹا الزام لگا۔۔ رہے ہے۔۔۔ دارم خان گھر والوں کے سامنے اپنا سب کچھ کُھلتا دیکھ گڑ بڑا کر بولا۔۔۔

اِنہوں نے تو گھٹیا پن کی حد یہاں تک پار کر دی کہ اپنی ہی بہو کی عزت کے ساتھ کھیلنے چلے تھے۔۔۔ اُسے بیچ رہے تھے۔۔

سالار بے مشکل خود پر ضبط کرتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔

داجی تو اِتنا سب سُننے کے بعد نظریں اُٹھانے کے قابل ہی نہیں رہے۔۔۔ اُن کی اولاد اِس حد تک گر سکتی ہے اُنھوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ بابا۔۔ جان۔۔ میں۔۔۔ ابھی دارم خان کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ کہ چٹاخ چٹاخ۔۔۔ ایک پھر دوسرا۔۔۔ داجی نے دارم خان کے چہرے پر تھپڑوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔ وہاں کھڑا ہر انسان نفرت اور حقارت سے اُنہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

آج مجھے شرم آتی ہے کہ تم میری اولاد ہو۔۔۔ کیا کمی رہ گئی تھی میری پرورش میں کہ تم اِتنا گر سکتے ہو۔۔۔ داجی دارم خان کا گریبان پکڑ کر چلائے۔۔۔

ابے بوڈھے اپنی اوقات میں رہ زیادہ بڑھ بڑھ نہ کر۔۔۔ہاں۔۔میں نے یہ سب کیا ہے کیا کرلے گا تو دارم خان داجی کو دھکا دیتے ہوئے پھنکارا۔۔۔آہہہ۔۔داجی۔۔۔سالار نے آگے بڑھ کر اُنہیں گرنے سے بچایا۔۔۔داجی تو دارم خان کے اندازے پر ہی ساکت رہ گئے۔۔۔۔میجر سلال اریسٹ آر۔۔۔اِنہیں بھی اِن کے قابلے اعتماد دوست کے پاس لے جائے۔۔۔سالار اُن کی طرف دیکھ کر نفرت سے بولا۔۔۔۔سالار میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں تم اپنے ہی باپ کو گرفتار کر رہے ہوں۔۔دارم خان مسلسل چلا رہے تھے۔۔۔۔سلال اور کچھ دوسرے آفیسرز اُنہیں گھسیٹتے ہوئے حویلی سے لے کر جا رہے تھے۔۔۔کسی نے بھی اُن کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔

اُن کے جانے کے بعد سالار نے بھی واپس جانے کے لیے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔کہ تبھی داجی کی آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔سالار پُتر مجھے معاف کر دے۔۔۔میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔داجی شرمندگی سے اُس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے نم آواز سے بولے۔۔۔۔سالار نے تڑپ کر آگے بڑھ کر اُن کے جوڑے ہاتھوں کو تھاما۔۔۔۔پلیز داجی میرے سامنے ہاتھ جوڑ کر مجھے کیوں خدا کے حضور گناہ گار کر رہے ہیں۔۔۔پتر مجھے معاف کر دے دعا بہو کے ساتھ جو دارم نے سلوک کیا۔۔۔دادم کی باتوں میں آکر میں نے بھی اُسے کچھ نہیں کہا۔۔۔لیکن مجھے نہیں پتہ تھا وہ اِس حد تک گھٹیا کام کرتا ہے۔۔۔۔اپنے داجی کو

معاف کر دیے۔۔۔ پلیز داجی آپ ایسے بار بار معافی مانگ کر مجھے کیوں شرمندگی کر رہے ہیں۔۔۔ آپ مجھ سے بڑھے ہے آپ کا حق ہے ہم چھوٹوں کو مارنے ڈانٹنے کا۔۔۔ مجھے بھی آپ معاف کر دیجیے۔۔۔ جان انجانے میں اگر میرے منہ سے کوئی غلط بات نکلی ہو تو۔۔۔

سالار بھی اُن کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے ندامت سے بولا۔۔۔ سب کھڑے مسکرا کر دادا پوتے کا پیار دیکھ رہے تھے۔۔۔ آج مجھے اپنے پوتے ہر فخر ہے۔۔۔ ہمیشہ ایسے ہی اپنے ملک کی حفاظت کرنا۔۔۔

داجی سالار کو گلے لگاتے ہوئے محبت سے مسکرا کر بولے۔۔۔

برخوردار واپس حویلی آجاؤ دعا بہو اور حور بچی کے ساتھ۔۔۔ تمہارے جانے کے بعد مجھے احساس ہو گیا ہے۔۔۔ کہ میں تم دونوں کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔ میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں۔۔۔ ہو سکے تو اِس بڈھے کے آخری دن سمجھ کر ہی واپس آجاؤ۔۔۔ داجی نم آنکھوں سے بولے۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ داجی سالار تڑپ کر بولا۔۔۔ اللہ آپ کو میری عمر بھی لگا دیے۔۔۔ ابھی تو آپ نے میرے بچوں کے بچوں کو اپنی گود میں کھلانا ہے۔۔۔ سالار ماحول میں چھائی افسردگی کو ختم کرنے کے لیے شرارت سے بولا۔۔۔ تو سب ہی مسکرا دیے۔۔۔

تو پھر تم ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو حکم داجی۔۔۔آپ کے لیے تواِس میجر کی جان بھی حاضر ہے سالار اُن کے گلے میں بانہیں ڈالے لاڈ سے مسکرا کر بولا۔۔۔۔ جس سے اُسکے شرارتی ڈمپل واضح نظر آنے لگے۔۔۔۔

اب سب ایک ساتھ ہنسی خوشی حویلی میں رہتے تھے۔۔۔دعا کو ابھی تک یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔کہ اُسکا شوہر اُسکا خان ایک آرمی آفیسر ہے۔۔۔اُس ملک کا رکھوالا۔۔ہر ماں، بہن، بیٹی کی عزتوں کا محافظ۔۔۔اُسے آج اپنے خان پر فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔دعا کو جب دارم خان کی کرتوتوں کے بارے میں پتہ چلا تو اُسے بہت دکھ ہوا۔۔۔۔لیکن سالار کے لیے اُسے زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔پھر اُس۔نے خود سے وعدہ کیا کہ وہ ہر مشکل وقت میں ہر طرف سے اپنے محرم اپنے خان کا خیال رکھے گی۔۔۔۔۔

پھر اُسے واپس حویلی جانے کا پتہ چلا۔۔۔وہ سالار کے اِس فیصلے سے بہت خوش ہوئی وہ خود نہیں چاہتی تھی کہ اُسکی وجہ سے سالار یا حویلی کے لوگ اُس سے دور رہے۔۔۔۔رب سے جتنا بھی شکر ادا کرتی کم تھا۔۔۔۔

دعا اب مکمل طور پر ٹھیک ہو گئی تھی۔۔۔حویلی میں سب اُسکا بہت خیال رکھتے تھے۔۔۔آنیہ بیگم کا رویہ اُس کے ساتھ بہت اچھا ہو گیا تھا۔۔۔۔داجی تو اب دعا سے باتیں کرتے تھکتے ہی

نہیں تھے۔۔۔اب بھی وہ دعا سے کسی بات پر مسکرا کر بات کر رہے تھے۔۔۔جب۔۔سالار حویلی کے اندر داخل ہوا۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔کیا ہو رہا ہے۔۔بھائی۔۔۔کس۔۔۔بات۔۔۔ہر اِتنی۔۔ مسکرا مسکرا کر باتیں ہو رہی ہے۔۔سالار حویلی میں داخل ہوتے مسکرا کر

بولا۔۔۔واعلیکم سلام۔۔۔کچھ نہیں برخوردار بس ہم دعا بچے کو اپنے بچپن کا ایک قصہ سنا رہے تھے۔۔۔داجی سالار کی طرف دیکھ مسکرا کر بولے۔۔۔آپ دونوں باتیں کرے۔۔میں آپ کے لیے پانی لاتی ہوں۔۔۔دعا کہتے ساتھ اپنی جگہ سے اُٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی وہ ابھی جا ہی رہی تھی۔۔۔کہ اچانک اُسے چکر آنے لگے۔۔۔

دعا زمین پر گرتی اِس پہلے ہی سالار نے اُسے اپنی باہوں میں تھام لیا۔۔۔جو اُسے ہی جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔دعا۔۔۔دعا۔۔آنکھیں کھولے۔۔۔کیا۔۔ہوا۔۔آپ کو۔۔۔سالار فکر مندی سے اُسکا چہرہ تھپتھپا ہوا بولا۔۔۔سب ہی سالار کی آواز سُن کر ہول میں اکٹھے ہو گئے۔۔۔

برخوردار جائو دعا بہو کو کمرے میں لے جاؤ۔۔۔میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں داجی فکر مندی سے بولے۔۔۔جی داجی۔۔۔کہتے ساتھ وہ اُسے اپنی باہوں میں اُٹھائے اُوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر آگئی تھی۔۔۔اور دعا کا چیک اپ کر رہی تھی۔۔۔سالار فکر مندی سے ہول میں چکر لگا رہا تھا۔۔۔جب ڈاکٹر اُسے نیچے آتے ہوئے دیکھی۔۔۔ڈاکٹر کیسی ہے میری بیوی۔۔کوئی پریشانی والی بات تو نہیں نہ۔۔سب ٹھیک ہے نہ۔۔سالار اُن کی طرف بڑھتا ہوا

پریشانی سے سوال پر سوال کرتا بولا۔۔۔ مسٹر خان وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔ایسی سچویشن میں چکر آنا عام سی بات ہے۔۔۔ کیسی سچویشن سب نے سوالیہ نظروں سے ڈاکٹر کی جانب دیکھا۔۔۔ مبارک ہو چھوٹے خان صاحب۔۔آپ۔۔ بابا۔۔ بنے والے ہے۔۔۔ڈاکٹر مسکرا کر بولی۔۔۔ڈاکٹر کی بات سُن کر اُسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔میں۔۔میں۔۔ باپ۔۔۔بنے۔۔ والا۔۔ ہوں۔۔ سالار خوشی سے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

جی آپ بابا اور سردار صاحب۔۔پردادا بنے والے ہے۔۔۔ڈاکٹر مسکرا کر بولی۔۔۔سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔۔

اور۔۔اور دعا کیسی ہے سالار نے دعا کے بارے میں پوچھا۔۔۔وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔بس کمزوری کی وجہ سے وہ بہوش ہو گئی تھی۔۔میں نے انجکشن لگا دیا ہے۔۔۔کچھ ہی دیر میں اُنہیں ہوش آجائے گا۔۔۔ شکریہ ڈاکٹر۔۔۔۔ڈاکٹر کے جانے کے بعد۔۔داجی سالار کی طرف بڑھے۔۔۔مبارک ہو برخوردار۔۔۔ تم باپ کے عہدے پر فائز ہونے والے ہو۔۔۔داجی اُسکے گلے ملتے ہوئے مسکرا کر بولے۔۔ شکریہ داجی۔۔۔سالار کے چہرے سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔بی جان نے اُسے دیکھ کر دل سے اُن دونوں کو خوش رہنے کی دعا دی۔۔۔۔

سالار جیسے ہی کمرے میں آیا تو وہ آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ سالار قدم قدم چلتا اُسکے پاس آکر بیٹھا۔۔۔ اپنے پاس سالار کی موجودگی محسوس کر کے اُسنے آنکھیں کھولی۔۔۔ تو سالار اُسے ہی نظروں کے حصار میں رکھے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔ شکریہ میری جان مجھے زندگی کی اِتنی بڑی خوشی دینے کے لیے۔۔۔ سالار نے آگے کو جھک کر اُسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔ تو وہ شرم وحیاء سے اُسی کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

تین سال بعد۔۔۔

خان اپنے نمونوں کو سنبھالے۔۔۔ مجھ سے یہ دونوں نہیں سنبھل رہے ہیں۔۔ دعا روہانسی ہوئی۔۔۔ میری جان میں دیکھتا ہوں آپ فکر کیوں کرتی ہے۔۔۔ سالار اُسے دلاسا دیتا ہوا۔۔۔ خود کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔ ایان۔۔ پری۔۔۔ کہاں ہو آپ دونوں۔۔ سالار اُن دونوں شرارتی بہن بھائی کو آوازیں لگاتا ہوا بولا۔۔۔ سالار کچن کے پاس سے گزرنے لگا۔۔۔ تو اُسے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔۔۔ آواز سُن کر دعا بھی کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔ کیا ہوا خان کس چیز کی آواز ہے۔۔ دعا اُسکی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔ پتہ نہیں کچن سے آرہی ہے۔۔۔ میں دیکھتا ہوا۔۔ سالار سنجیدگی سے کہتا۔۔۔ جیسے ہی کچن میں داخل ہوا۔۔۔ تو سامنے ہی دونوں شیطان فریج میں رکھی آئسکریم بڑھے مزے سے کھا کم ایک دوسرے پر لگا زیادہ رہے تھے۔۔۔ دعا نے جیسے ہی سامنے دیکھا۔۔۔ کچن کی حالت دیکھ کر اُسکا دماغ ہی گھوم

گیا۔۔۔اُن دونوں کی حالت دیکھ کر سالار کا قہقہہ بے ساختہ نکلا۔۔۔اُسکے قہقہہ لگانے سے دعا نے اُسے گھورا تواُس نے بے مشکل خود کو دوبارہ قہقہہ لگانے سے روکا۔۔۔۔۔۔

ایان۔۔پری۔۔۔کچن میں کسی کی اجازت سے داخل ہوئے تھے تم دونوں۔۔۔دعا خطرناک تیور لیے اُن کی طرف بڑھی۔۔۔اپنی ماں کواِتنے غصے میں دیکھ کر دونوں ب۔بابا بابا کرتے سالار کی ٹانگوں سے لیپٹ گئے۔۔۔سالار نے اپنے دونوں شیطانوں کو اپنی گود میں اُٹھایا۔۔۔جی بابا کی جان سالار دونوں کے گال چٹاچٹ چومتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔۔خان آپ اِن دونوں کو کچھ زیادہ ہی سر چڑھا رہے ہیں۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے میں نے اِن دونوں کو اِتنی مشکل سے نہلایا تھا۔۔۔اب دوبارہ میں نہیں نہلا سکتی۔۔۔دعا نے صاف انکار کیا۔۔۔ٹھیک تو اِس میں کیا۔۔ہے۔۔۔میں اپنے بچوں کو خود نہلا دیتا ہوں۔۔۔سالار کہتا۔۔۔بغیر دعا کی کوئی اور بات سننے اُن کو لے کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔دعا تو سالار کی حالت کا سوچ کر مسکرا گئی اور کچن صاف کرنے لگی۔۔۔۔

دعا اور سالار کے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش ہوئی۔۔ایک بیٹی جسکا نام پری تھا۔۔۔اور ایک بیٹا جسکا نام ایان رکھا تھا۔۔۔پری کی آنکھیں نیلی اور ایان کی آنکھیں سبز تھی۔۔۔دونوں ہی بہن بھائی کے سالار کی طرح گالوں میں ڈمپل پڑھتے تھے۔۔۔دونوں ہی سالار اور دعا سے زیادہ حسین اور دلکش تھے۔۔دیکھنے والے دیکھتے رہ جاتے۔۔۔اور دونوں ہی اِنتہا کے شرراتی تھے بچارا شیطان بھی اِن دونوں پناہ مانگتا ہوگا۔۔۔اِن کی حد درجہ بڑھتی شرارتوں سے دعا بہت

تنگ آگئی تھی۔۔۔حویلی میں دعا سمیت کوئی بھی اُن دونوں کو کچھ نہیں کہا سکتا تھا۔۔۔دونوں ہی داجی کے بے حد لاڈلے تھے۔۔۔

حوریہ کا رشتہ دعا کی ماں عائشہ بیگم نے ہادی کے لیے مانگا تھا۔۔۔عائشہ بیگم کو بھی ہادی کے لیے حوریہ بہت پسند آئی تھی۔۔۔جو سالار اور داجی نے خوشی خوشی قبول کر لیا تھا۔۔۔حوریہ کی ہادی کے ساتھ شادی ایک سال پہلے ہی کر دی تھی۔۔۔حوریہ اور ہادی کے ہاں ایک بیٹی۔۔۔مانیہ تھی۔۔دعا کی طرح معصوم سی۔۔۔۔۔

ایمان کی رخصتی دعا کے ٹھیک ہونے کے بعد کر دی گئی تھی۔۔۔اُن کے بھی دو بچے تھے۔۔۔ہادیہ اور حمدان۔۔۔۔

دعا جیسے ہی کچن صاف کر کے کمرے میں آئی۔۔سالار اپنا سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اور اُسکے دونوں نمونے اُسکے بال پکڑ پکڑ کر کھینچ رہے تھے۔۔۔دعا کو اُسکی حالت دیکھ کر بہت ہنسی آئی۔۔۔

خان دعا نے اندر داخل ہوتے ہوئے اُسے پکارا۔۔۔یار تم اُن دونوں کو کیسے سنبھال لیتی ہو۔۔۔سالار اُسکی طرف دیکھ کر بے بسی سے بولا۔۔جو پری کو پکڑ کر اُسے کپڑے پہنا کر ایان کو کپڑے پہنا رہی تھی۔۔۔سالار کی بات سن کر دعا مسکرا دی۔۔۔۔

دعا کل شام کو تیار رہیے گا۔۔۔شام کو ہمیں تابش اور ایشل کے نکاح میں جانا ہے۔۔سالار اُسکی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔جی مجھے یاد ہے۔۔دعا اُسکی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔اور اپنے دونوں نمونوں کو سلانے لگی۔۔۔۔

اگلی صبح کی شام کو وہ چاروں تیار ہو کر تابش اور ایشل کے نکاح میں پہنچے۔۔۔دعا نے بلیک نٹ کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی جس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔سالار بھی بلیک تیری پیس سوٹ پہنے بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔پری پنک کلر کی باربی فراق پہنے کیوٹ سی باربی ڈول لگ رہی تھی۔۔۔ایان نے بھی سالار جیسی ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔۔وہ چاروں ایک دوسرے کے ساتھ بلکل مکمل لگ رہے تھے۔۔اُن کی چھوٹی سی فیملی کو ہر کوئی رشک سے دیکھ رہا تھا۔۔۔دلہا دلہن سمیت وہاں موجود سب کی نظریں اس چھوٹی سی فیملی پر ٹھہر سی گئی۔۔۔

دعا اور سالار اُن دونوں کو اپنے بازوؤں میں اُٹھائے سٹیج پر آئے۔۔۔اور دلہا دلہن کو مبارکباد پیش کی۔۔۔شایان اور ایشل اُن دونوں سے ملکر۔۔۔۔پری اور ولی کی طرف آئے۔۔۔ایشل نے پری کو گود میں اُٹھایا اور شایان نے ولی کو گود میں اُٹھا کر چٹاچٹ پیار کیا۔۔۔۔

ہادی اور حوریہ بھی آئے ہوئے تھے۔۔۔سلال بھی اپنی بیوی سانیہ اور بیٹے ارسلان کے ساتھ آیا ہوا تھا۔۔۔

سب اپنی فیملی کے ساتھ آج مکمل اور خوش حال لگ رہے تھے۔۔۔

اتنے مشکل وقت کے بعد آج سب اپنی اپنی فیملی کے ساتھ خوش اور مکمل تھے۔۔۔۔

کہتے ہے نہ کبھی رب سے مانگ کر نا اُمید نہیں ہونا چاہیے۔۔۔دیر سے ہی سہی مانگے پر وہ اپنے بندے کو نواز تا ضرور ہے۔۔۔انسان کو صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔۔۔بے شک وہ دیر سے ہی سہی لیکن نواز تا ضرور ہے۔۔۔

ختم شد